قاتل کلب
طلعت فاطمہ
جاسوسی ناول
Paksociety.com
Pakistanipoint
Learning Point

Downloaded from https://paksociety.com

ایک زہریلی ناگن کی سچّی کہانی

جس نے بھیانک انتقام لینے کے لئے اپنا روپ بدل لیا تھا

وہ ناگن تھی

www.pakistanipoint.com

طلعت فاطمہ

نور ستارا اکیڈمی
حبیب بنک بلڈنگ اُردو بازار لاہور

Downloaded from https://paksociety.com

میڈم ٹیمپا کے ہوٹل میں آرکسٹرا بج رہا تھا۔ایک صبیح صورت نوجوان لڑکی جس کے بال مٹیالے رنگ کے تھے گا رہی تھی۔ ہوٹل کا ہال گاہکوں سے پُر تھا۔ نینا سیلوں سگریٹ اور سگار کے ڈبوں سے بھری ہوئی کشتی گلے میں لٹکائے ہوئے گاہکوں کی میزوں کے درمیان سے گزری۔وہ مغنیہ کے گیت کو اپنی سریلی اور پرسوز آواز میں گنگنا رہی تھی۔ کاش کہ اس مغنیہ کا وجود ہی نہ ہوتا تو وہ اس کی جگہ مغنیہ و رقاصہ کا فرض انجام دیتی اور اس طرح اس کو شہرت حاصل کرنے اور دولت کمانے کا موقعہ ملتا شراب سے مدہوش لوگوں کے درمیان گھوم گھوم کر سگریٹ سگار اور شراب فروخت کرنے سے تو یہ کام لاکھ درجہ بہتر ہوتا۔

''او حسینہ ایک ڈبیہ سگریٹ'' نینا نے مڑ کر دیکھا۔ایک فربہ اندام شخص جس کی عمر تخمیناً چالیس سال کی ہوگی' ایک میز کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر شراب کی بوتل اور گلاس رکھا ہوا تھا شراب میں معمولی قسم کی آمیزش تھی۔مگر دس ڈالر فی بوتل کی قیمت پر شیمپین کے نام سے گاہکوں کو دی جاتی تھی۔ یہ شخص شراب نوشی میں مصروف تھا۔وہ بے صبری سے مسکراتی ہوئی اور کمر لچکاتی ہوئی وہ اسکی میز کے قریب گئی اس شخص نے اس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ دیا نینا نے ایک ڈبیہ سگریٹ کشتی میں سے اٹھا کر اس کو دی۔

جان من آج رات تو بڑے مزے میں نظر آ رہے ہو نینا نے دلکش آواز میں کہا اور دس ڈالر کا نوٹ اپنی جیب میں رکھ لیا مگر ریز گاری اتنی ہی واپس کی گویا کہ گاہک نے پانچ ہی

Downloaded from https://paksociety.com

ڈالر کا نوٹ دیا تھا۔

"تمہارے رخ تاباں کا دیدار کر لینا میرے لئے کافی ہے" نظر اٹھا کر اس نے نینا کو سر سے پاؤں تک دیکھا اس کے سر کے کالے بالوں نازک گردن، گداز بھرا ہوا سینہ پتلی کمر سے نگاہ گزرتی ہوئی اس کی بھری بھری مخمل جیسی رانوں پر آ کر رک گئی اس نے ریز گاری جیب میں رکھ لی اور کچھ نہ کہا۔ نینا کے بازو میں ان نے پھر چٹکی لی۔

نینا کا گلا نفرت کے جذبہ سے خشک ہو گیا۔ مگر بظاہر وہ ہونٹوں کو سکیڑ کر مسکرائی اور ادائے دلربا سے اپنے پستان عریاں کر دیے پھر کہنے لگی: جان من!

"میرا ہاتھ تو تم مت [illegible] میں حائل کرنے کے قابل نہیں [illegible] جاؤ [illegible] ہے [illegible] لگا کر [illegible] اپنے ہاتھ نینا کی کمر کو [illegible] لینے کیلئے بڑھائے پلک جھپکتے ہی نینا [illegible] کی اور [illegible] ہوگی دوسرا کونے کا [illegible]

ان عیاش لوگوں کو قابو میں رکھنے کا [illegible] تھا۔ پہلے ان کے [illegible] پھر اس کی دسترس سے دور ہو جائے۔ میڈم ٹیمپا نے اپنے ہوٹل کی نوجوان ملازم عورتوں کو یہ ہدایت کر رکھی تھی۔ علاوہ اس طور پر کسی گاہک کے ہاتھ ہر چیز فروخت کی جا سکتی تھی اور ملازموں کا فرض تھا کہ گاہک کی جیب میں ایک ڈالر بھی باقی نہ چھوڑیں مگر کمال تو جب ہے کہ پھر بھی گاہک کے دل میں وہاں دوبارہ آنے کی خواہش باقی رہے۔

ہال کے ایک مخصوص کونہ میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو بظاہر بے حد دولتمند نظر آ رہا تھا۔ اس کے ہمراہ ایک عورت بھی تھی جو کہ غالباً اس کی بیوی نہ تھی۔ یہ عورت ہیرے کے بہت سے زیورات پہنے ہوئے تھی نینا کی نظر برابر انہی کے چہرے پر تھی سر شام ہی سے یہ دونوں شراب پینے میں مصروف تھے۔ اور نینا نے یہ بھی دیکھا کہ جب شراب ختم ہو جاتی ہے تو میڈم ٹیمپا خود دوسری شراب کی بوتل لے جا کر ان لوگوں کی میز پوش کے نیچے ہاتھ کر کے رکھ دیتی تھی۔ اس طرح

Downloaded from https://paksociety.com

کا سلوک میڈم ٹیمپا کا خاص گاہکوں کیلئے مخصوص تھا۔ کمر لچکاتی اور نیلی آنکھوں کو چمکاتی وہ اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں پر تھرکتی ہوئی ہال میں گھومتی رہی۔ ہال میں بہت سے لوگ اس کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ایک شخص نے آہستہ سے اپنے ساتھی سے کہا بالکل آتش کا پرکالہ ہے اس کے قریب جانے والا بھی جل کر راکھ ہو جائے گا سنا ہے نئی آئی ہے'' بہت سیکس کرتی ہے۔ پھر وہ رفتہ رفتہ اس دولتمند کی میز کے قریب ہوتی گئی۔ اسی وقت دونوں کی نگاہیں ٹکرا گئیں حسینہ کا جسم شباب کی مستی سے جھوم رہا تھا اور قدم آہستہ آہستہ محو خرام تھے۔'' سگار سگریٹ'' اس نے سریلی آواز میں کہا دونوں کی نگاہیں پھر ملیں۔ مرد نے اشارہ کیا اس کی ہمراہی عورت نے دوسرا سگریٹ جلایا اور نینا کی نوخیز جوانی کو ترچھی نظروں سے دیکھا اور کندھوں کو لاپرواہی سے جنبش دی تھوڑی ہی دیر بعد فربہ اندام شخص ہوٹل سے باہر چلا گیا۔

نصف گھنٹہ بعد نینا ہوٹل کی مسموم ہوا سے اکتا کر دروازہ کی طرف بڑھی اور تازہ ہوا کا دم لینے لگی اور دروازہ کھولا اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں۔ فربہ اندام شخص پھر تنہا واپس آ گیا تھا ملازم لڑکی نے اس کا ہیٹ اور چھڑی لے لی۔ کوٹ اتارتے وقت اس کی نظر نینا پر پڑی اور اس نے فوراً اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔ فربہ اندام شخص نینا کے قریب گیا'' حسینہ میں واپس آ گیا ہوں'' صرف تیرے لئے میری جان'' پیار سے میں نے تو تم کو جاتے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا'' نینا نے شکایتاً کہا۔ اور یکا یک نینا کو دس ڈالر والے نوٹ کا خیال آ گیا اور یہ بھی یاد آیا کہ اس نے پانچ ہی کی ریزگاری واپس کی تھی اور تب وہ بولی یہ شخص وہ گاہک نہ تھا' یہ کوئی اور شخص تھا نینا کی جان میں جان آئی اور اس نے اطمینان کی سانس لی۔

جان من کیا بات ہے ٹھنڈی سانس کیوں لے رہی ہو کیا تم کو کسی سے محبت ہے'' بالکل غلط'' اور تب وہ دھیرے دھیرے ہوٹل کی رقاصہ کی نظم گانے لگی جس کا مفہوم تھا مجھے محبت کرنے کے لئے ایک مرد کی تلاش ہے وہ مسکرا کر چلی گئی اور مڑ مڑ کر فربہ اندام شخص کو دیکھتی رہی اور مسکراتی رہی۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

تھوڑی دیر بعد میڈم ٹیمپا اس کے قریب آئی۔

''یہ سگار کشتی میں رکھ آؤ'' اور چہرہ پر پھر سے پاؤڈر لگا کر باہر آؤ میرا ایک دوست تم سے ملنا چاہتا ہے۔ نینا حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگی ٹیمپا عیاشوں کی کبھی امداد نہ کرتی تھی ضرور کوئی خاص بات ہے۔

دو ہفتہ بعد بھی نینا کو اس مراعات کی وجہ نہ معلوم ہو سکی اس فربہ اندام شخص کا نام کلفٹن تھا وہ نینا کے لئے دیوانہ ہو رہا تھا۔ اس کی ہر طرح سے امداد کرنے کو آمادہ تھا۔ ٹیمپا کو بھی احساس ہو گیا تھا کہ نینا میں غیر معمولی کشش اور جاذبیت ہے اور ایک رات ریسٹوران بند ہونے سے قبل اس نے نینا کو بلوایا۔

''سگریٹ فروشی کے علاوہ تم کو کچھ اور بھی آتا ہے کیا تم کو گانا اور رقص کرنا آتا ہے'' نینا نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیمپا نے پھر کہا ''کل ذرا جلدی آجانا تم کو ایک نیا کام دیا جائے گا۔ کلفٹن جیسا لاپروا اور آوارہ شخص مسلسل تمہاری وجہ سے اس ریسٹوران کا دو ہفتہ تک چکر لگا سکتا ہے تو یقینا تمہارے اندر کوئی خصوصیت ہے''

اس کے بعد نینا کو کبھی کبھی گانے کا موقعہ بھی دیا جانے لگا جب کبھی ریسٹوران کے اندر گاہکوں کی دلچسپی میں کمی نظر آنے لگتی تھی۔ تو ٹیمپا اس کو سگریٹ فروشی سے روک کر گانے کیلئے بھیج دیتی تھی۔ اکثر اس کو دو تین بار یہ فرض انجام دینا پڑتا تھا۔ وہ نو آموز کی طرح اسٹیج پر کھڑی ہو جاتی تھی۔ بدن کانپتا اور جھومتا رہتا تھا۔ ہاتھ متحرک رہتے تھے اور آنکھیں مسکراتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ اور تب اس کی سریلی آواز کسی عامیانہ گیت کو گاتی ہوئی بلند ہوتی تھی اور رفتہ رفتہ وہ مشتاق مغنیہ بن گئی۔

اسی دوران میں ایک دن کلفٹن شراب سے مدہوش آیا۔ آنکھوں کی چمک غائب تھی اور چہرہ ٹمٹمایا ہوا تھا۔ اپنی خاص میز کے پاس بیٹھ گیا اور رومال نکال کر اپنے چہرہ پر رکھا ہیلو کلفٹن نینا نے کہا اور اس کے اوپر جھک گئی اسنے آنکھ اٹھا کر دیکھا وہ مسکرایا ''ہیلو حسینہ'' اس نے نینا کا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

بازو پکڑ لیا "میں بہت افسردہ ہوں میری خاطر آج رات میرے تنِ مردہ میں جان ڈال دو۔ میری جان

صرف تمہاری خاطر ہر طرح مجھے منظور ہے اس نے جذباتی آواز میں کہا۔ اس شخص نے نینا کو حاصل کرنے کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہایا تھا کچھ تو عیش کرنی چاہئے اور میڈم ٹیمپا نے بھی تو اجازت دے رکھی ہے کہ اس شخص کے ہمراہ وہ کسی وقت بھی باہر جا سکتی ہے اور رات عیش کرا سکتی ہے۔

کل ہی ڈیسی کہہ رہی تھی کہ اس نے پچھلے دو ہفتوں کے اندر دو سو ڈالر کی رقم پیدا کر لی ہے اور اس کو اس رقم کا کوئی معاوضہ بھی ادا نہیں کرنا پڑا۔ نینا کو آخری بات کا یقین نہ ہوا تھا مگر نینا کو خود اپنے لئے یقین تھا کہ وہ اپنی حفاظت کامیابی کے ساتھ کر سکتی ہے وہ مقدر آزمائی ضرور کرے گی اس نے اپنی پس ماندہ رقم نئے کپڑے بنوانے میں صرف کر دی تھی اور مالک مکان کرایہ کے لئے کل سختی سے مطالبہ کرے گی کہ مکان مالک کوئی مرد ہوتا تو اسے آسانی سے ٹالا جا سکتا تھا" نینا ریسٹوران بند ہونے کے بعد آج میرے ساتھ چل کر کھانا کھاؤ کافٹن نے کہا نینا نے اس کو دیکھا کہ وہ سن رسیدہ ہے اور چہرہ پر جھریاں نمودار ہیں اور شراب سے بدمست ہو رہا ہے۔ کیا وہ اس کو قابو میں رکھ سکے گی۔ کچھ بھی ہو کوشش کرنا مقدم ہے ان کو روزی حاصل کرنے کیلئے سگریٹ اور سگار اور دیگر اشیاء بیچنا پڑتی ہیں۔ اگر میں کسی کی ہمنوائی اور میں دوسروں کے ساتھ سیر سپاٹا کرنے جانے لگوں تو میڈم ٹیمپا مجھ کو جواب دیدے گی میں اپنی ملازمت کو چھوڑ نہیں سکتی ہوں" میری یہ مجبوری ہے میری سرکار

"اے حسینہ تم کو کوئی اس جگہ سے نکال نہیں سکتا کبھی سامان کو نیلام کرو میں اسکی قیمت اتنی زیادہ ادا کروں گا کہ میڈم ٹیمپا کو تم سے کوئی شکایت باقی نہ رہ جائے گی"

نینا نے ایک نازک بہت حسین بیت پر بہترین نقاشی کی ہوئی تھی ہاتھ میں لیکر اس کے چہرہ کے سامنے گھمایا "بہت خوب اس خوبصورت اور نازک بیت کا کتنا دام ادا کرنے کو تیار ہو" نینا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے گدگداتے ہوئے پوچھا اسی وقت چار اندر اشخاص داخل ہوئے۔ یہ اول ہفتہ کی چھٹی منانے کے لئے آئے تھے چہرہ سے نوجوان اور ناتجربہ کار معلوم دیتے تھے اور کالج کے لڑکوں کی طرح اپنی محبت اور شوق مہ نوشی کی نمائش کیلئے بیتاب نظر آرہے تھے۔

''اس خوبصورت اور سبک بیت کا کیا دام ہے؟'' نینا کی سریلی اور بے خود بنا دینے والی آواز بلند ہوئی نوجوان لڑکوں نے مڑ کر دیکھا۔ ''دس ڈالر اور ایک پیار'' ایک خوبصورت لڑکے نے کہا صرف ایک پیارا سا جذباتی پیار پچیس ڈالر اور دو پیار دوسرے نوجوان نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اور سنے نوٹوں کو نکالتے ہوئے کہا نینا کی نظر بے ساختہ اتی میز کے قریب والی دوسری میز پر پڑی ایک ''بھوری آنکھوں والا'' شخص پیشانی پر بل ڈال کر نینا کو گھور رہا تھا مگر اس کی نظر میں نینا کو وہ جذبات نظر نہ آئے جس کو اس کلب میں دیکھنے کی وہ عادی تھی۔ وہ اس پُر مذاق نیلام کی کارروائی کو حیرت سے دیکھ رہا تھا اسی وقت نینا نے محسوس کیا کہ کثرت مے نوشی کی بدولت یہ شخص آپے میں نہیں ہے اس کے ہمراہ ایک اور بھی نوجوان شخص تھا اور دونوں شور وغل مچا رہے تھے ''پچاس ڈالر اور پیار کی شرط تمہاری مرضی پر موقوف رہے گی'' دونوں کی نگاہیں ٹکرائیں نینا کے چہرہ پر حیا کی سرخی دوڑ گئی مگر سنبھل کر اس نے پھر صدا لگائی اس خوبصورت بیت کے دام صرف پچاس ڈالر؟''

ایک سو ڈالر کلنٹن نے گونجتی ہوئی آواز میں کہا نیلام ختم ہوا کلنٹن نے پرس کھول کر سو ڈالر کا نوٹ نکالا اور میز پر اچھال دیا۔ دونوں نوجوانوں نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا اور باہر چلے گئے نینا نے تہ کر کے نوٹ جیب میں رکھا اور ناز سے کہا

''تم تنہائی محسوس کر رہے ہو اور تم کو یقیناً کسی ساتھی کی ضرورت ہے وہ کلنٹن کے بالکل قریب کھڑی تھی اور اس کا ہاتھ کلنٹن کے ہاتھ سے مس ہو رہا تھا کلنٹن نے نینا کے ہاتھ میں ایک لڑکھڑاتا ہوا کاغذ پکڑا دیا اور یہ دوسرا سو ڈالر کا نوٹ تمہارے لئے ہے اور اب ٹیمپا کو بلاؤ میں اپنے ساتھ ناشتہ کرنے کیلئے تم کو اجازت دلا دوں گا۔

Downloaded from https://paksociety.com

"مگر میں پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ ٹیمپا ایسی باتوں کو ناپسند کرتی ہے"

"اس کی ذمہ داری میرے سر پر" جان مین

نصف گھنٹہ بعد آ سرا بند ہو گیا۔ صبح ہو رہی تھی اور پونے پانچ بج رہے تھے میڈم ٹیمپا کو کرفیو قانون کا علم نا تھا کسی نے مخبری کر دی تھی اور میڈم کو سو ڈالر فی ہفتہ تاوان ادا کرنا پڑتا تھا مگر اس قانون شکنی کی بدولت تاوان کی پرواہ نہ کرتی تھی۔

لیونا کلب کے دیر تک کھلے رہنے سے اسکی آمدنی بہت بڑھ گئی تھی۔

نینا نے گھر جانے کیلئے اپنے کپڑے پہنے وہ تھک کر چور ہو رہی تھی۔ کلب کے ہال میں دھواں بھرا ہوا تھا اور اس دھواں نے بھی اس کو پژمردہ بنا دیا تھا۔ وہ گھر جا کر سونا چاہتی تھی۔ اس کو کسی بدمست شرابی کی مزید ایک گھنٹہ تک دلداری کرنیکی خواہش نہ تھی اس نے سو ڈالر کا نوٹ نکال کر دوبارہ دیکھا نئے نوٹ کی کرکراہٹ نے اس کی تھکان کو کم کر دیا۔ ابھی تک اس نوٹ کا معاوضہ ادا نہیں کرنا پڑا تھا اس نے نوٹ کو تہ کر کے اپنی ڈائری میں رکھ لیا۔ سر پر ٹوپی پہنی اور چہرہ پر تھوڑا سا پاؤڈر چھڑکا اور کلفٹن سے ملاقات کیلئے باہر چلی گئی۔

☆☆☆

موٹر باہر ایک موٹر پر انتظار میں کھڑی تھی پیلی وردی پہنے ہوئے ایک شوفر اگلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا نینا نے سوچا کہ یہ کرایہ کی موٹر ہے ذاتی موٹر ہوتی تو شوفر اس طرح منتظر نہ ہوتا۔ کرایہ کی موٹر ہمیشہ پھاٹک ہی پر کھڑی رہتی ہے کہ کہیں گاہک کرایہ دیے بغیر چپکے سے چلا نہ جاوے۔ ذاتی موٹر کے شوفر عموماً دیر لگانے کے موٹر لانے کے عادی ہوتے ہیں کلفٹن موٹر کے پاس کھڑا ہوا لڑکھڑا رہا تھا نینا کا انتظار کرتے کرتے بھی اس نے تین چار جام چڑھا لئے تھے نینا پچھلی سیٹ پر اس کے جسم سے لگ کر بیٹھ گئی اور اپنا ہاتھ اس نے اس کے کندھے پر ٹکا دیا "تھوڑی سی تازی ہوا کا بھی مزا لے لینا چاہئے ڈرائیور موٹر پارک کی طرف سے لے چلو (نینا کا خیال صحیح تھا۔ یہ کرایہ کی موٹر تھی ممکن ہے اس کی دولت کا اس نے غلط اندازہ لگایا مگر

Downloaded from https://paksociety.com

پھر بھی کم از کم اس کی جیب نوٹوں سے بھری ہوئی ہے۔

صبح کی تازہ ہوا نے اس کے اندر جان پیدا کر دی۔ اب وہ ہر بات کے لئے تیار تھی کلفٹن بھی اس معاملہ میں اس سے پیچھے نہ تھا کلفٹن نے اس کی کمر کے گرد اپنے ہاتھ کر دیئے نینا کھسک کر اس کے اور قریب ہو گئی۔ نینا کا سر اس کے سینہ سے جا لگا یہ حالت بدر جہاں بہتر تھی بہ نسبت اس کے کہ سردی میں صبح کے وقت میلوں پیدل چل کر وہ اپنے کمرے پر پہنچی تھی اور راستہ میں بدمست شرابی اس پر آوازے کستے تھے اسے چھیڑتے ایکا یک گرم گرم ہونٹ اس کے لبوں سے پیوست ہو گئے۔ گستاخ ہاتھوں نے اسکے جسم پر دست درازی شروع کر دی۔ گھبرانے کی بات نہیں۔ محض ایک پیار سے کچھ نہیں بگڑتا'' شاید اسے اس کی ان حرکتوں کا عادی بننا پڑے گا مگر اس کی گرم سانسوں سے نینا کا دم گھٹنے لگا نینا کا بدن گرم ہو گیا جلد کوئی ترکیب کرنا چاہئے اس شرابی کی گرفت سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔ ورنہ یہ میرے ہونٹ چبا ڈالے گا۔

''ڈرائیور دیکھ لیگا'' نینا کے منہ سے نکلا کلفٹن نے آگے جھک کر پردہ گرا دیا اس اثنا میں ایک سیکنڈ گزرا اور نینا کو موقع مل گیا اور وہ اس کے بازو سے آزاد ہو کر سیٹ کے کونہ میں کھسک کر بیٹھ گئی۔

کلفٹن نے شاید اس حرکت کو دیکھا ہی نہیں پھر اس نے اس کو اپنے بازوؤں میں لے لیا۔ گرم ہونٹ پھر اس کے لبوں کو چومنے لگے اور ہاتھ مصروف ہو گئے نینا کے حواس معطل ہونے لگے۔ صورت حال اس کیلئے ناقابل برداشت ہو گئی تھی جنگلی بلی کی طرح نینا نے کلفٹن کے منہ کو اپنے ہاتھوں سے ہٹانا شروع کیا اور اس کی گرفت سے آزاد ہو گئی'' کیا بیوقوفی کر رہی ہو آؤ پھر مجھ سے ہم آغوش ہو جاؤ'' اس کے بے رحم ہاتھوں نے پھر ایک بار نینا کو جکڑ لیا۔ اس کا دم نکل رہا تھا'' میں تم کو اچھی محبت کرنا سکھا دونگا'' نہیں نہیں نینا دیوانی ہو رہی تھی موٹر تیزی سے جا رہی تھی وہ کھڑکی کے دوسری جانب تھی غصہ سے پاگل ہو کر اس نے پیر اٹھایا اور کھڑکی پر لات دے ماری شیشہ کے ٹکڑے اڑ کر نینا اور کلفٹن کے لگے شوفر نے بڑبڑاتے ہوئے موٹر روک لی۔

Downloaded from https://paksociety.com

''تم لوگوں نے کیسی اودھم مچا رکھی ہے'' شوفر کا چہرہ غصہ سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

کلنٹن کے چہرہ سے خون بہہ رہا تھا اور نینا کے پیر میں خراش تھی۔ نینا کی شرٹ تار تار ہو گئی تھی۔ اور جوتے کی ہیل الگ ہو کر صرف ایک کیل سے لٹک رہی تھی۔

کلنٹن نینا کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہلا رہا تھا اور چلا چلا کر کہہ رہا تھا ''چور کی بچی'' میرے نوٹوں کی گڈی چرانا چاہتی ہے۔ آوارہ۔ بدمعاش'' نینا سیٹ پر سمٹ کر بیٹھ گئی خوف سے اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ ڈرائیور موٹر سے نیچے اترا اور اپنے دستانہ پر سے شیشہ کے ٹکڑے جھاڑنے لگا۔

''مہربانی کر کے شیشہ کا دام فوراً میرے حوالے کر دیجئے میں نے موٹر توڑنے کیلئے تم کو نہیں بٹھایا تھا اور میں نے اس بدمعاش کو اس لئے اپنے ساتھ نہیں لیا تھا کہ میری جیب ہلکی کر دیے ڈرائیور سب سے قریبی پولیس چوکی پر موٹر لے چلو میں چور کی بچی کو ایسا سبق دونگا کہ زندگی بھر نہ بھولے گی'' نہیں ایسا نہ کیجئے نینا خوف اور انجام سے سہم کر چلا اٹھی۔

''ہر بات جواب میں نہیں کہنے کے علاوہ تم نے اور کچھ بھی سیکھا ہے کلنٹن نے حقارت سے مدہوش لوگوں کی طرح قہقہہ لگا کر کہا ''میں آج تم کو کئی بار نہیں کہنے کا موقع دونگا اور تم اپنی اچھائی میں ثبوت دیتی رہنا''

نینا نے رحم کرنے کے لئے کہا کلنٹن نے اس کو غور سے دیکھا ''تمہارا خیال ہے کہ تم مجھ کو فریب دے سکتی ہو تم کو معلوم ہے کہ کلب میں کس کی سفارش کی بدولت تم کو کام دیا گیا تھا۔ ٹیمپا نے کیوں تم کو سگریٹ فروشی کے علاوہ تم کو دوسرا کام بھی دیا تھا تمہاری خوبصورتی یا پاکدامنی کی وجہ سے تم کو ترقی نہیں ملی تھی۔ میں نے تم کو حاصل کرنے کے لئے ایک رقم ٹیمپا کو دی تھی جسکی وجہ سے تمہاری اتنی قدر ہونے لگی تھی اور اس کے بدلے میں آج تم الٹا مجھ کو بیوقوف بنا رہی ہو ایک عورت شب میں مجھ کو دھوکہ دے چکی ہے ایک ہی رات میں دو بار فریب کھانے کے لئے تیار نہیں ہوں میں قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہوں مگر مجھ کو مال بھی ملنا چاہئے نینا

Downloaded from https://paksociety.com

کانپ اٹھی کلنٹن اس کے خلاف بات کر کے پھنسا دیگا کیونکہ وہ اس کی ہوس رانیوں کی شکار بننے کو رضا مند نہ تھی۔ اقدام سرقہ کا الزام اب اس کو بھگتنا پڑے گا۔

زیادہ سوچنے کا موقع نہ تھا موٹر پولیس چوکی کے قریب پہنچ گئی تھی ڈرائیور نے اتر کر دروازہ کھولا تم دنوں باہر آؤ اور چل کر تھانہ میں اپنا اپنا بیان لکھاؤ''

نینا نے ایک بار پھر ملتجی نگاہوں سے کلنٹن کی طرف دیکھا پھر اسکی نگاہوں کا نور غائب ہو چکا تھا اس نے بوتل نکال کر شراب حلق میں اونڈیل لی کندھوں کو سیدھا کیا ''میرے ہمراہ آؤ'' نینا کی آنکھوں میں خون اتر آیا ''تم میرے خلاف جعلی الزام اگانا چاہتے ہو۔ ذرا کوشش کر کے دیکھو مجھ کو خود تمہارے رویہ کے متعلق بہت کچھ کہنا ہے۔ اور وہ موٹر سے اتر کر سیڑھیوں پر چڑھنے لگی ڈرائیور اور کلنٹن لڑکھڑاتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ دروازہ تک پہنچتے پہنچتے ڈرائیور اور کلنٹن نے اس کا ایک ایک بازو پکڑ لیا اس کی آنکھوں میں غصہ اور نفرت برس رہی تھی اور اس حال میں وہ سارجنٹ کی میز کے پاس پہنچ گئے ایک نوجوان شخص سارجنٹ سے بحث کر رہا تھا اور ایک باوردی پولیس افسر چلا چلا کر کچھ کہہ رہا تھا نینا کو یکا یک خیال ہوا کہ اس نے اس نوجوان شخص کو کہیں دیکھا ہے کلنٹن نے کہنا شروع کیا ''اس لڑکی کو گرفتار کرلو میرے نوٹ لی لڈی چرانا چاہتی تھی یہ چور ہے''

''میں چوری نہیں کر رہی تھی'' نینا نے بھی چلا کر کہا یہ سراسر بہتان ہے میں اسکے ہمراہ پارک میں ہوا خوری کے لئے گئی تھی۔ وہاں پر یہ شخص جذباتی ہو گیا''

سارجنٹ نے میز پر گھونسہ مار کر کہا ''باری باری سے بیان دو'' کلنٹن اکڑ کر میز کے قریب گیا ''سارجنٹ'' اس نے مصنوعی شائستگی کے ساتھ کہنا شروع کیا مجھے رپورٹ کرتے ہوئے افسوس معلوم ہوتا ہے مگر اس لڑکی نے میرے نئے نوٹ چرانے کی کوشش کی تھی میں ہاٹ اسپاٹ کلب سے اس کو کار میں بیٹھا کر اس کے گھر تک پہنچانے جا رہا تھا راستہ میں ہم لوگ ایک جگہ کچھ کھانے کے لئے رک گئے اور پھر کار میں بیٹھ کر روانہ ہوئے آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ کتنی

Downloaded from https://paksociety.com

خوبصورت ساحرہ ہے راستہ میں وہ مجھ سے چمٹ کر بیٹھ گئی میں نے خود اس کو اپنی جیب میں سے نوٹوں کی گڈی پرس سے نکالتے ہوئے دیکھا میں رپورٹ درج کرانا چاہتا ہوں''

''جناب عالی یہ شخص سراسر جھوٹ بول رہا ہے'' نینا اس کی دیدہ دلیری اور دروغ بیانی سے متحیر ہوگئی تھی اور اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

'خاتون مجھے افسوس ہے مگر تمہاری جامہ تلاشی لی جائے گی'۔

''ضرور تلاشی لیجئے آپ کو کچھ بھی نہ ملے گا''

سارجنٹ نے اس کے بیگ کو کھولا چند سکے سو ڈالر کا نوٹ اور اسکے قریب بہت سے نوٹوں کی موٹی گڈی نظر آئی۔ یہ گڈی اس طرح رکھی ہوئی تھی گویا کہ کسی نے جلدی میں بیگ کے اندر ٹھونس دی ہے نینا کی آنکھیں حیرت زدہ ہوگئیں یہ نوٹوں کی گڈی کس طرح بیگ کے اندر پہنچ گئی۔

''یہی نوٹ چرائے گئے تھے''

''ہاں''

''مگر پرس کہاں ہے'' نینا نے متفکر انداز سے افسر کی طرف دیکھا ''جب ہم لوگ یہاں آرہے تھے تو شاید اس نے باہر پھینک دیا موٹر کار کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اس کو موقع مل گیا تلاش کرنے پر سنٹرل پارک میں پڑی ہوئی مل سکتی ہے'

نینا نے مایوس ہوکر نگاہ اٹھائی اس کی نگاہ بھوری آنکھوں سے ٹکرائی جن سے رحم لی جھلک رہی تھی یہ اس نوجوان کی آنکھیں تھیں جو لمرے میں کھڑا ہوا تھا اس میں ہمدردی کا جذبہ نظر آرہا تھا پھر نینا نے میز کے پیچھے سارجنٹ کی طرف دیکھا اس کے اندر ہمدردی کا شائبہ بھی نہ تھا!

''جناب عالی! ان کا بیان سراسر غلط ہے۔ یہ میرے خلاف بہتان تراشی کر رہا ہے کیونکہ میں اس کی جنسی خواہش پوری کرنے کے لئے رضامند نہ تھی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ کو چھپالیا جو کہ شرم وحیا سے سرخ ہورہا تھا۔

Downloaded from https://paksociety.com

''مجھے افسوس ہے صبح تم کو جج کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ وہیں پر اپنا بیان دینا اس شریف شخص نے تمہارے خلاف رپورٹ کی ہے نوٹوں کی شناخت کی ہے۔ اس کونے میں جا کر بیٹھو۔'' اور آپ اس فارم کی خانہ پری کر دیں۔'' اس نے کانسٹن کو ایک کاغذ دیا: نینا کے پیر کانپ رہے تھے۔ وہ کونے میں ایک کرسی پر بیٹھ گئی کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اس نے اوپر دیکھا ایک پستہ فربہ اندام شخص دھیرے سے اس سے کہہ رہا تھا

''تمہارے پاس کچھ رقم بھی ہے یا نہیں اپنا نام غلط بتانا۔ سو ڈالر کا ایک نوٹ چپکے سے میرے حوالے کر دو اور کل میں تم کو بری کرا دوں گا۔ نینا کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا

''میرے پاس ایک ڈالر بھی نہیں ہے''

''مجھ کو دھوکا مت دو۔ آج رات تم نے غلط شخص پر وار کیا۔ وہ تم کو سزا کرانے کی کوشش کرے گا مگر تم مجھ کو پیروی کرنے دو گی تو میں تم کو صاف بچالوں گا۔''

''تمہاری مدد بالکل درکار نہیں'' کسی شخص کی آواز سنائی پڑی۔ اس کی طرف دیکھنے سے بیشتر ہی نینا کو معلوم ہو گیا کہ یہ آواز اسی رحمدل بھوری آنکھوں والے نوجوان کی ہے۔'' یہاں سے کھسک جاؤ۔ تم ایسے لوگوں کی حرکتوں سے میں بخوبی واقف ہوں۔ اس لڑکی کو بے گناہ پھنسانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں خود اس مقدمہ کی پیروی کروں گا۔''

پستہ قد فربہ اندام شخص مایوس ہو کر چلا گیا۔ اس نے کہنا شروع کیا۔ ''اس بندر کی باتوں پر دھیان مت دو۔ ان لوگوں کا یہی پیشہ ہے۔ پولیس چوکی کا چکر لگا کر شکار پھانسنے کے لئے لگاتے رہتے ہیں۔ جب تمہاری طلبی ہو لی تو اپنا اصلی نام بتانا اور اپنا پتہ کسی دوسرے کی معرفت بتانا اس کے سوالات کا جواب دینا۔ اور پھر ضمانت کیلئے کہنا میں تمہاری ضمانت کرانے کو تیار ہوں۔ وہ ذلیل شخص تم کو پھنسانا چاہتا ہے''

''صحیح بات یہی ہے'' نینا کا دل اس دراز قد نوجوانوں کیطرف کھینچنے لگا۔ دوبارہ دیکھنے پر یاد آیا اس نوجوان نے کلب میں بیت کے بارے میں بولی دی تھی۔

Downloaded from https://paksociety.com

''میں نے نوٹ نہیں چرائے اس نے مجھ کو بیت کی قیمت میں سو ڈالر کا نوٹ دیا تھا میں نہیں کہہ سکتی کہ میرے بیگ میں دوسرے نوٹ کس نے رکھ دیئے میں تمام باتیں سمجھ رہا ہوں تم کو یاد رہے آج رات میں ہاٹ اسپاٹ کلب میں موجود تھا۔'' میں کس زبان سے آپ سے امداد طلب کر سکتی ہوں میں آپ سے واقف بھی نہیں ہوں۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔''

''گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ بھوری آنکھوں والے نے کہا'' میری ہدایت پر عمل کرو میں خود تیز رفتاری اور ایک پولیس افسر سے جھگڑا کرنے کی وجہ سے یہاں لایا گیا ہوں۔ ممکن ہے مجھ کو خود جیل خانے کی ہوا کھانی پڑے۔ مگر میں تم کو رہائی دلا دوں گا۔ یاد رہے میری ہدایت سے انحراف نہ ہونے پائے''

☆☆☆

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

www.pakistanipoint.com

ان باتوں نے نینا کے جسم میں نئی روح پھونک دی نینا نے افسر کے سوالات کا جواب دیا ''تم کو جرم کا اقبال ہے یا انکار''

''انکار''

''اور کچھ کہنا چاہتی ہو؟''

''کیا میں اب گھر جا سکتی ہوں؟''

''کوئی شخص تمہاری ضمانت کرانے کو تیار ہے؟''

نینا خوف زدہ ہو کر ''نہیں'' کہنے ہی والی تھی کہ ایک آواز نے کہا ''میں ضمانت کرانے کو تیار ہوں کتنے کی ضمانت درکار ہے۔ اور یہ سنکر کلنٹن نے گھور کر دیکھا۔

''کتنا دیدہ دلیر نوجوان ہے اور موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے'' یہ کہہ کر کلنٹن باہر چلا گیا۔ نوٹ دوسری جیب سے نکال کر شوفر کا ہرجانہ اور کرایہ ادا کیا اور روانہ ہو گیا۔

پولیس چوکی کے اندر نینا کے ضمانت نامہ کی خانہ پوری کی گئی۔ نینا نے شکریہ ادا کرنا چاہا۔ مجھ کو نہیں معلوم کہ کن الفاظ میں آپ کا شکریہ ادا کروں میں اس کا معاوضہ ادا کرنا چاہتی

Downloaded from https://paksociety.com

ہوں اگر مجھے موقع ملے آپ کا نام کیا ہے؟''

''دوسری باتیں بھول جاؤ میں کسی نہ کسی دن پھر تم سے ملوں گا۔ میرے مقدمہ کی پکار ہو رہی ہے مجھے اپنی گلو خلاصی بھی کرانی ہے۔'' اس کے بعد وہ جلدی جلدی چلا گیا۔ نینا سڑک پر آئی سویرا ہو رہا تھا وہ لنگڑا رہی تھی اور چوٹ کی وجہ سے پیر میں درد ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے بیگ کے اندر ہاتھ ڈال کر ٹٹولا چند سکے موجود تھے۔ گھر تک کے کرایہ کے لئے کافی تھے۔ اس نے ٹیکسی والے کو آواز دی ڈرائیور نے کار کو روکا اور وہ نشست پر گر پڑی اور اپنا پتہ بتایا تھکاوٹ سے اس کا عضو عضو درد کر رہا تھا۔ گھر پہنچ کر جلدی سے کپڑے اتار ڈالے گرم پانی سے نہایا اور کچھ تسلی پا کر وہ سونے کے لئے لیٹ گئی اور سوتے میں بھی ڈراؤنے خواب دیکھتی رہی۔

دوپہر بعد اپنے دروازے کی گھنٹی کے زور زور سے بجنے کی آواز سن کر جاگ پڑی۔ ایک لبادہ جسم سے لپیٹ کر دروازے تک گئی شاید کوئی ملنے آیا ہے۔ وہ دروازہ کھولتے ہی گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی دروزے پر چار پانچ آدمی کھڑے ہوئے تھے کسی خوفناک خواب کی طرح رات کے تمام واقعات اس کو یاد آ گئے وہ کانپنے لگی اور دروازہ بند کر دیا' پھر گھنٹی بجنے لگی اس نے زنجیر چڑھا دی اور دروازے کی دراز میں سے کہا ''مہربانی کر کے آپ لوگ چلے جائیں''

''مس میلون ہم لوگ آپ کی تصویر چاہتے ہیں اور رات کے واقع کی سرگشت سننا چاہتے ہیں'' مہربانی کریں اس نے رو کر کہا آپ لوگ میرے حال پر رحم کیجئے''

مس میلون اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے تمام اخبارات میں یہ واقعہ چھپ چکا ہے اور ایک اخبار میں تو آپکی تصویر بھی چھپی ہے تصویر پہلے صفحہ پر چھپی ہے پھر ایک اخبار کا پرچہ دراز کے سامنے کر دیا گیا۔ یہ اسی تصویر کی نقل تھی جس کو میڈم ڈیانا نے دو ہفتوں قبل چھپوایا تھا اور نمائش کے بورڈ پر کلب کے باہر لگایا تھا۔

مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد اس نے سنا تھا کہ اخبار والوں سے رنجش مول لینے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا ہے۔ اگر وہ ان لوگوں سے ملاقات نہ کرے گی تو ان لوگوں کو خبر کو مزید سنسنی خیز

Downloaded from https://paksociety.com

کہ کوئی بات چھپائی جا رہی ہے اور شاید وہ چور ہے۔ضروری ہے کہ تصویر لینے کا موقع دیا جاوے۔اخبارت کو اپنے شرمناک واقعہ کو اچھالنے کا موقعہ دیا جائے اور اسی طور سے نجات مل سکتی ہے۔

''تھوڑی دیر ٹھہر جائیں اس نے کسی طرح کہا میں کپڑے پہن لوں اور تب آپ لوگ اندر آسکتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ اندر گئی اور جلدی جلدی کپڑے پہننے لگی جو کچھ بھی ہاتھ لگا اس کو پہن لیا رات والے کپڑے کرسی پر رکھے ہوئے تھے۔ان کو پہن لیا ایک آستین پھٹ گئی تھی اب کسی بات کی پرواہ کرنا بے سود تھا۔

کاش کوئی تجربہ کار اور جہان دیدہ شخص اس کی ہدایت کے لئے موجود ہوتا تو اس کو منع کر دیتا کہ اس لباس کو نہ پہنے کیونکہ ان لوگوں نے پھٹے کپڑے دیکھ کر یہ سوال کر ہی لیا کہ اسی کپڑے کو وقوعہ کی شب وہ پہنے ہوئے تھی۔

اور مجبوراً اس کو تسلیم کرنا پڑا بڑی نادر تصویر ہے۔مس اس تصویر کو دیکھ کر دوسرے اخبارات سکتہ میں آجاویں گے'' اس غریب کو معلوم نہ تھا کہ شام کے اخبارات میں یہی تصویر اولین صفحہ پر موٹی موٹی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوگی۔

''کلب کی رقاصہ پر دوران ہواخوری سنٹرل پارک میں حملہ''

''کلب کے لکھ پتی ممبر کا اس کے خلاف اقدام سرقہ کا سنسنی خیز الزام''

''اس نے مجھے ایک سو ڈالر ایک چھڑی کی قیمت ادا کی اور اسکے بعد میرے جسم کے سارے کپڑوں کو تار تار کر ڈالا کتنی قابل افسوس بات تھی۔''

مگر نینا کا دل ڈوبا جا رہا تھا کسی نہ کسی طرح دن کاٹا۔وہ کمرے سے باہر نکلی اور دن بھر واپس نہیں آئی شام کے وقت ہاٹ اسپاٹ کلب اپنی ڈیوٹی انجام دینے کے لئے گئی میڈم تھیما نے اس کو دروازے پر روک دیا۔

''بیوقوف لڑکی'' اس نے خفگی سے کہا'' تمہارے ساتھ بھلائی کرنے کا مجھ کو یہ پھل ملا تم

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

ایک بھلے آدمی کے ساتھ تفریح کرنے کے لئے جاتی ہو اور اسکے بعد اس کی اس طرح درگت بنائی۔ میں اپنے کلب کی ایسی بدنامی برداشت نہیں کرسکتی ہوں تم نے مجھ کو بے وقوف بنایا میں تم کو سمجھدار سمجھتی تھی۔

"مگر ٹیمپا وہ بہت ہی خطرناک آدمی ہے اس نے میرے خلاف جھوٹا الزام لگایا ہے۔ میں نے اس کے نوٹ نہیں چرائے تھے۔ وہ اس وجہ سے ناراض ہو گیا کہ میں نے اس کا کہنا نہیں مانا میرے کلب کے بہترین ممبر کی آنکھیں نوچنے موٹر کی کھڑکی توڑ ڈالنے اور اقدام سرقہ میں پولیس چوکی پر پیش کیے جانے کے علاوہ اور بھی بہت سے طریقے پاک دامن رہنے کے ہو سکتے تھے۔ میری بات اچھی طرح سمجھ لو میں نہیں جانتی تم نے چوری کی ہے یا نہیں علاوہ اس کے مجھ کو حقیقت جاننے کی پرواہ بھی نہیں ہے جو چیز مجھ کو کھٹک رہی ہے وہ اس واقعہ کی شہرت اور بدنامی ہے اس طرح کی باتیں مجھ کو پسند نہیں ہیں۔ اخبار میں کسی کی تصویر چھپنا معیوب بات نہیں ہے، مگر اچھے اور ناموروا قعات کے سلسلہ میں چھپنا چاہئے کسی دوسری جگہ ملازمت کرو میں اس بات کو گوارا نہیں کر سکتی کہ میرے کلب کے متعلق یہ مشہور ہو جاوے کہ اسکی ملازمین چور ہیں۔ مجھے تم کو برخاست کرنے کا افسوس ہے مگر مجبوری ہے تمہاری تلاش میں پولیس اب میرے کلب آئے گی یہ مناسب بات نہیں ہے میں نہیں چاہتی کہ میرے کلب کے ممبران کا علم پولیس کو ہووے"۔

نینا نے اپنی صفائی میں بہت کچھ کہا مگر ٹیمپا اپنے فیصلہ پر اٹل رہی نینا کے لئے ملازمت چھوڑ دینے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ وہ جانے کے لئے مڑی ٹیمپا نے اس کو واپس بلا کر کہا "تمہارے پاس کچھ روپیہ بھی ہے یا نہیں" نینا نے نفی میں سر ہلایا۔ ٹیمپا نے اپنی موٹی رانوں پر سے کپڑا سرکایا چند نوٹ نکالے اور دو نوٹ نینا کو دیکر کہا تمہاری ملازمت سے علیحدگی میں یہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ اس رقم سے غالباً تمہارا کام چل جاوے گا"

نینا نے نوٹوں کو دیکھا بیس ڈالر کے دو نوٹ اس کے ہاتھ میں تھے۔ "ٹیمپا مجھے افسوس ہے

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

کہ میری وجہ سے تمہارے کلب کی بدنامی ہوئی''۔

''افسوس مت کرو تم بھوکوں نہیں مر سکتی ہو۔ ایسی جگہوں پر کام کرنے کے لئے تمہارے جیسا دم خم رکھنے والی لڑکیوں کی ضرورت ہے۔ تم کو نکالتے ہوئے مجھ کو خود سے نفرت ہو رہی ہے مگر کاروبار میں مروت کو دخل نہیں دے سکتی ہوں۔ تم نے خود کو ایسے جنجال میں پھنسا دیا ہے کہ تمہاری امداد کرنے پر میری سخت بدنامی ہوگی۔ واپس جاتے وقت بار نے میک کے کلب میں جا کر دریافت کر لینا۔ شاید اس کلب میں کوئی جگہ خالی ہو۔ مگر مت بتانا کہ میں نے تم کو بھیجا ہے ٹیمپا مسکرا دی۔ باز و میں اس کا بدترین دشمن تھا۔ محض عداوت کی بنا پر وہ نینا کو یقیناً ملازم رکھ لے گا۔ بے کس اور بے بس لڑکی کو جگہ مل جائے گی اور فاقہ نہ کرنا پڑے گا۔ جس بدنام اور پر خطر جگہ پر وہ نینا کو بھیج رہی ہے اس کا قصور ٹیمپا کے ضمیر کو زیادہ عرصہ تک ملازمت نہ کرے گا۔

نینا بار نے میک کے کلب کو جانتی تھی اور اسکی شہرت سے بھی واقف تھی۔ یہ کلب بے حد بدنام تھا اور افیون کوکین اور شراب اس کلب میں کھلم کھلا فروخت ہوتی تھی۔ اس کے کمروں سے ملحق دوسرے کمرے میں ہوٹل کا بھی انتظام تھا۔ اسی وجہ سے کرفیو قانون کی گرفت سے یہ کلب بے نیاز تھا۔ اس طرح سے اس نے خود کو قانون کے شکنجہ سے بچا لیا تھا۔ اور بہت سے معاملات میں بھی وہ قانون کی زد سے دور تھا۔ افواہ گرم تھی اعلیٰ مجرمانہ سرگرمیاں لاتعداد ہیں مگر اس کے خلاف کوئی ثبوت آج تک نہ مل سکا

فرانس مارٹن اور اسکی نوجوان بیوی اس کلب میں رقص و سرود کے رکن خاص تھے۔ صبح ہونے تک ان دنوں کا پروگرام جاری رہتا تھا۔ رقص کرتے وقت فرانس مارٹن نازک نظر آتا تھا مگر حقیقت یہ تھی کہ اگر موقع آنے پر اس نے اپنے حریف کو اپنے سخت گھونسہ کے ایک ہی وار سے فرش زمین پر گرا دیا تھا۔ بار نے میک کا کلب سرکش اور تند مزاج لوگوں کی آماجگاہ تھا' مگر اس واقعہ کے بعد نینا نے بھی غیر معمولی شہرت حاصل کر لی تھی۔ جس کی طرف آسانی سے نظر اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

وہ تلخی سے مسکرائی اور اپنے کندھوں کو ہلایا۔ بارنے کے کلب کے پاس پہنچنے کے بعد اس نے چہرہ پر بشاشی پیدا کر لی ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور آنکھیں چمکنے لگیں۔ بارنے کے کلب میں ملازمت حاصل کرنے کیلئے اس کو اپنی شوخی اور جذبات کی ضرورت تھی۔ پھاٹک سے گزر کر کلب کے دروازے پر پہنچی ہوٹل کے ہیڈ ویٹر نے اس کو اندر جانے سے روکا مگر نینا نے کوئی پرواہ نہ کی۔

نینا نے اس کو اپنی پُرسحر نیلی آنکھوں سے گھور کر دیکھا اور بلند آواز میں کہا "بارنے کو اطلاع کر دو میں اس سے ملنا چاہتی ہوں وہ میرا منتظر ہوگا۔ میرا نام نینا میلون ہے۔ چند منٹ کے بعد بارنے اس کے پاس آیا اچھا تو میلون نینا

میلون میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ معاملہ کیا ہے اس واقعہ کی شہرت سے ٹیمپا کا دل دہل گیا۔ تمہارے مقدمہ کی پیروی کرنے اور رشوت دینے کے لئے اس کے پاس روپیہ نہیں تھا۔

"تمہارا قیاس بالکل صحیح ہے" نینا نے شوخی سے کہا وہ کہتی ہے کہ ہیڈ کوارٹر والوں کو وقت معینہ کے بعد تک کلب کھلا رکھنے کی وجہ سے کافی رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلنٹن اسکا خاص منظور نظر ہے" بارنے نے اس کی طرف اطمینان سے دیکھ لیا۔ وہ اسکا جائزہ لے رہا تھا تم نے فی الواقع نوٹ چرائے تھے" یہ ایک بہتان ہے ٹیمپا کی اجازت سے میں اس کے ہمراہ تفریح کیلئے گئی۔ ایک کرایہ کی موٹر میں اس نے ناشائستہ اور شرمناک حرکات شروع کر دیں میں نے ٹھوکر مار کر کھڑکی کا شیشہ توڑ ڈالا اور اس نے چوکی پر لے جا کر مجھے پولیس کے حوالہ کر دیا"

"اور اب تم میرے کلب میں کام کرنا چاہتی ہو"

ہاں اور اس کے بعد اس نے اپنی ٹوپی سر سے اتار لی اور اپنی انگلیاں اپنے الجھے ہوئے بالوں میں پھیرنے لگی اس نے بارنے کی طرف دیکھنا شروع کیا اس کی خاموش نگاہوں کا پیام تھا۔ میرے قریب آؤ مگر نازیبا حرکت کی ہمت نہ کرو۔

Downloaded from https://paksociety.com

"کیا تمہارے کلب میں مجھ جیسی عورت کی گنجائش ہے۔"

"ضرور"

کیا اس کے معنی یہ ہے کہ مجھ کو ملازم رکھ لیا جائیگا"

"ہاں مگر تم کیا کام کر سکتی ہو"

"میں گیت گا سکتی ہوں میں میڈم ٹیمپا کے کلب کی رقاصہ سے کہیں بہت اچھا گا سکتی ہوں اس کے علاوہ اور کئی گیت مجھ کو یاد ہیں۔"

بہت خوب چلو میں تمہیں کلب کے دوسرے لوگوں سے تعارف کرادوں مگر ان لوگوں سے زیادہ غلط ملط ہونے کی کوشش نہ کرنا اور خود کو ذرا ہوشیار رکھنا۔

اسی وقت ایک سرخ بالوں والی لڑکی ادھر سے گزری۔

"بوٹس یہاں آؤ نینا میلون سے ملو تم نے اسکی تصویر اخبار میں دیکھی ہوگی"

ہاں مجھے یاد ہے میں نے اسکی تصویر دیکھی تھی"

"سنو بوٹس اندر لے جا کر نینا کا تعارف دوسری لڑکیوں سے کرادو اور کسی کی فاضل نیکر اور بلاؤز لے کر نینا کو آج رات کیلئے دے دو۔ آج کی تاریخ سے نینا اس کلب میں ملازم رکھ لی گئی ہے۔

بہت اچھا نینا میرے ساتھ آؤ" اور بوٹس نینا کو کپڑے بدلنے کے لئے کمرے میں لے گئی۔

یہ نینا میلون ہے بوٹس نے کا ب لی اور لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہا" اور یہ آج سے ملازم رکھ لی گئی ہے۔ سب لڑکیاں خاموش رہیں اور کسی نے جواب نہ دیا یہ لڑکیاں اپنے کپڑے اتار چکی تھیں اور دوسرے سین کیلئے کپڑے بدل رہی تھیں سب نے نینا کو سر سے پیر تک دیکھا مگر کسی نے ایک لفظ بھی نہ کہا۔ بوٹس نینا کو ایک میز کے قریب لے گئی۔

"یہ میرا آئینہ ہے اور آج سے نصف آئینہ تمہاری ملکیت ہے ان لڑکیوں کی پرواہ نہ کرو۔ نو وارد کے ساتھ ہمیشہ ان کا برتاؤ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور تب اس نے سر اٹھا کر اور چلا کر کہا میج ایک لڑکی نے سر اٹھا کر دیکھا مگر کچھ نہ بولی

Downloaded from https://paksociety.com

''مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہو''

''ہاں، کان کھول کر سنو اور زبان بند رکھو نینا یہاں پر کام کرے گی اور بارنے نے کہا ہے کہ تم اسکو، پنی نقرئی رنگ کی نیکر عاریتاً دیدو۔

''کس نے کہا ہے''

''بارنے نے''

بارنے کو کیسے معلوم ہو گیا نینا نیکر پہنے ہوئے نہیں ہے۔

بوٹس نے بے صبری سے کہا'' حجت نہ کرو۔ بارنے کا حکم نہیں ٹل سکتا ہے''

''بہتر ہے'' میج نے اپنے کپڑوں کو الٹ پھیر کر نکالا اور بوٹس کی طرف اچھال دیا۔ یہ بوٹس نے لے لیا اور نینا سے کہا کپڑے اتار کر جلدی سے نیکر پہن لو مجھ سے جلدی باہر پھر ملاقات ہو گی۔''

نینا نے کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی اس کمرے کی بھی وہی نوعیت تھی جیسی کہ ٹیمپا کے کلب میں کپڑا بدلنے کے کمرے کی تھی۔ اس نے اپنے کپڑے اتار کر نیکر پہن لیا نیکر بہت چھوٹا تھا، مگر اس وقت دوسرا نہ مل سکتا تھا۔ کل صبح وہ اپنے کپڑے میج کے ہاں جا کر لے آئے گی۔

''نینا میلون'' بارنے نے باہر سے آواز دی''

''آرہی ہوں'' نینا نے جواب دیا نینا کمرے سے باہر نکلی کپڑوں کی کمی نے اس کے جسم کو بے حد جاذب نظر بنا دیا تھا۔ بارنے کے منہ سے بے ساختہ نکلا تم کو دیکھ کر ہی یہ ان کلب والے بخود ہو جاویں گے' تم کو گانے کی ضرورت بھی نہ پڑے گی۔

''بارنے تعریف کر کے میرا دماغ نہ پھیرو'' نینا نے کہا'' وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ہال کے فرش کے وسط میں لے گیا حضرات میں نے آج آپ لوگوں کی تفریح طبع کے لئے نیا انتظام کیا ہے آپ لوگ متحیر ہو جاویں گے میں آپ لوگوں کا تعارف ایک نہایت ہی مشہور لڑکی سے

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

کراتا ہوں۔ شاید آپ لوگوں نے اخبار پڑھا ہو گا آپ لوگ اخبار کی بہت سی باتوں کو باور نہ کریں نینا بے حد شریف لڑکی ہے۔ آج وہ آپ لوگوں کو اپنا گانا سنا کر محظوظ کرے گی۔ نینا آگے آؤ اور گیت سناؤ''۔

ہال کی روشنی بجھا دی گئی، اسٹیج پر روشنی کر دی گئی، آرکسٹرا سے سریلی دھن کی آواز بلند ہوئی۔ شاید بیس گھنٹہ کی پریشانی اور دماغی کاوش کی وجہ سے یا اسی غیر متوقع طور سے روزی ٹھکانہ لگ جانے کی بدولت۔ خیر وجہ کچھ بھی ہو۔ نینا سٹیج پر لرزاں کھڑی تھی۔ اور اپنی سریلی دلکش آواز میں گانے لگی اس کے گانے کی آواز ہر مدہوش شخص کے دل کو گرمانے لگی بار نے بھی کھڑا سن رہا تھا۔ اس کی آنکھیں جوش سے چمک رہی تھیں اور دل خوشی سے ناچ رہا تھا اس کے دماغ میں خیالات گونج رہے تھے۔ مجھ کو یہ غیر متوقع نعمت مل گئی ہے' لوگ اس کو آنکھوں سے کھائے جا رہے ہیں اور جذبات سے بے قابو ہو رہے ہیں۔ مگر یہ لڑکی بدقماش نہیں معلوم دیتی ہے۔ اپنی عزت کی قسم یہ لڑکی نیک چلن ہے۔ دیکھوں گا سیالک اس کو اس مقدمہ سے بری کر کے اپنے متعلق کیا کہتا ہے'

☆☆☆

صرف بار نے مفیک نے تنہا اس کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔ ایک گوشہ میں میز کے قریب دو اشخاص بیٹھے ہوئے تھے جس جگہ وہ لوگ بیٹھے تھے وہ جگہ خود کافی اہمیت رکھتی تھی' یہ میز ایسے مقام پر لگی ہوئی تھی جہاں سے دونوں طرف کے دروازوں کا رخ اس کے سامنے پڑتا تھا۔ کلب کے اندر اور باہر آنے جانے والوں کو یہ لوگ آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ ان لوگوں کی پیٹھ کی طرف دیوار تھی۔ جس کی وجہ سے کوئی شخص ان لوگوں کے پیچھے نہیں جا سکتا تھا۔ بار نے کے علاوہ کلب کے ہر معمولی ملازم تک کو معلوم تھا کہ اس میز پر صرف چند مخصوص اور چند مہمانوں کو ہی بیٹھنے کی اجازت تھی ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم تھی۔ بار نے کلب کا یہ دستور سب کو معلوم تھا۔

Downloaded from https://paksociety.com

آج شام کو اس مقام پر جیک گولڈ اور فیکن بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وسکی اور سوڈا پی رہے تھے۔ جس وقت بارنے نے نینا کا تعارف کرایا یہ دنوں باتیں کرنے میں منہمک تھے۔ جیک نے نظر اٹھا کر نینا کی طرف دیکھا اور عیارانہ مسکرا کر کہا ''بارنے نے اس حسین دوشیزہ کو کہاں سے پا لیا۔ اور اس کا مطلب کیا ہے'' فیکن نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔

''شاید یہ وہی لڑکی ہے جسکو ٹیمپا کے ہوٹل والے واقعہ میں ایک سانحہ پیش آیا تھا'' ''یقیناً وہی ہے۔ اس کو دیکھنے کے بعد مجھ کو یقین ہو گیا کہ کلنٹن کی دیوانگی حق بجانب تھی۔ اگر مجھ کو موقع ملے تو اس حسن بے پناہ سے وارفتہ ہو کر شاید میں بھی جذبات سے بے قابو ہو جاؤں''

''ہوشیار رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری یہ باتیں بوٹس کے کانوں تک پہنچ جاویں''

فیکن تم کو معلوم ہے کہ میں مذاق کر رہا ہوں''

مگر پھر بھی میں پسند نہیں کرتا ہوں کہ تمہارے اس مذاق کی بھنک بوٹس کے کانوں میں پڑے اور یہ دوشیزہ بارنے کی نظر میں بھی سما چکی ہے''

''کیا تم ایسا خیال کرتے ہو''

ہاں۔ یہ صورت حال مجھ کو پسند نہیں ہے اگر میرے دل کی بات پوچھو تو میری نظر میں یہ دوشیزہ نیک چلن معلوم پڑتی ہے''

''ممکن ہے تمہارا خیال درست ہو میں نے کلنٹن کے بارے میں سنا ہے کہ نہایت اوباش اور آوارہ مزاج شخص ہے چند ماہ قبل اس کو عدالت میں جرم کی جوابدہی کے سلسلہ میں حاضر ہونا پڑا تھا، کوئی عورت اس کے اطوار سے تنگ آ کر اس کے کمرہ خوابگاہ کی کھڑکی سے باہر کود پڑی تھی''

''یقیناً یہ وہی شخص ہے۔ جیک شرط لگانے کو تیار ہوں

''کس بات پر شرط لگانے کو تیار ہو۔

''یہ کہ یہ لڑکی نیک معاش ہے، اگر میری بات غلط ثابت ہو تو دس گلاس شراب تاوان میں

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

پلاؤں گا' میں ہرگز یہ باور کرنے کو تیار نہیں ہوں کہ اس دوشیزہ نے نوٹوں کی گڈی چرائی تھی۔ اگر اسے روپیہ کی ضرورت تھی تو اس حسین خدوخال اور دلاویز جسم کے ہوتے ہوئے اس کو چنداں چوری کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ کوئی بھی شخص اسے چند سوڈالر بخوشی دے سکتا ہے۔

''شاید تمہارے دل میں بھی محبت کی ٹیس اٹھ رہی ہے''

فیکن نے جیک کو گھور کر دیکھا ''تمہارا خیال غلط ہے تم کو معلوم ہے کہ عورتوں کے متعلق میرے کیا خیالات ہیں'' اور یکا یک اس کی آواز میں تلخی پیدا ہوگئی عورت کی تصویر کے دو رخ ہوتے ہیں'' ایک مرد سے محبت کرتے ہوئے اس کی ساری دولت ہضم کرنے میں مصروف رہتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس سے بھی زیادہ دولتمند شخص کو شکار کرنے کی فکر میں لگی رہتی ہے۔''

''کیا آج کل کسی خاص عورت کی علمبرداری کر رہے ہو'' جیک نے طنزاً مسکرا کر کہا۔ فیکن نے اس کو خفگی سے دیکھا بارنے کی کسی دوشیزہ کے متعلق رائے زنی کرنے کیلئے میں نے تم کو نہیں بلایا ہے۔ بلکہ مجھ کو کاروبار کے متعلق گفتگو کرنا ہے''

''بتاؤ کیا بات ہے''

''جیک میں عام طور سے تنہا کام کرنے کا عادی ہوں''

''بہت عمدہ خیال ہے''

''لیکن ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت مانوس ہیں اور اسی وجہ سے میں تم کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں''

''جو کچھ کہنا ہو صاف صاف بتاؤ''

''تمہارا ہیلوران سے تعلقات پیدا کرنا مجھے پسند نہیں ہے''

''اس میں کیا برائی ہے''

''تم خود سمجھ سکتے ہو'' جیک نے فیکن کو گھور کر دیکھا۔ اپنا سگریٹ کیس نکال کر ایک سگریٹ سلگایا اور تب پُرطنز آواز میں کہنے لگا'' اگر میں خود ہی سمجھ سکتا ہوں تو پھر تمہاری یاد دہانی

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

کرانیکی کیا ضرورت تھی''

''بارنے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے''

''جب تک تم مخبری نہ کرو گے اس کو نہیں معلوم ہو سکتا ہے''

''جیک ہوش کی باتیں کرو۔ بارنے بیوقوف نہیں ہے اگر اس کو معلوم ہو گیا کہ تم ایک دوسرے شخص سے ساز باز کر کے اس کے خلاف غداری کر رہے ہو تو جانتے ہو کیا حشر ہو گا''

''جیک کا ہاتھ فوراً پتلون کی جیب کے اندر گیا اور وہ غصہ سے کانپتا ہوا کہنے لگا'' زبان بند کرو کسی اور شخص نے اگر یہ الفاظ زبان سے نکالے ہوتے تو اب تک میں نے اس کے جسم میں پستول کی گولیاں بھر دی ہوتیں'' اسی وقت کمرے کے دوسرے کونے پر فیکن کی نگاہ بارنے پر پڑی۔ وہ ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کی آنکھیں فولاد کی طرح سخت تھیں اور ان سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ آہستہ آہستہ وہ ان لوگوں کی میز کی طرف بڑھنے لگا۔ فیکن نے میز کے نیچے سے جیک کو ٹھوکر مار کر دھیرے سے کہا'' ہوشیار ہو جاؤ'' بارنے کی نگاہ ہم لوگوں پر پڑی ہوئی ہے اور وہ ادھر ہی آ رہا ہے کسی معمولی بات کے متعلق گفتگو کرو''

جیک نے نظر اوپر اٹھائی مسکرا کر بارنے کو اشارہ سے بلایا اور آہستہ سے کہا'' دوست تمہارا خیال صحیح ہے میں اس برمحل تنبیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں''

''میرا بھی یہی مقصد تھا تم بہت خطرناک کھیل کھیل رہے ہو۔ تم دو گروہوں کو تختہ مشق نہیں بنا سکتے ہو اور نہ ان کے انتقام سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہو؟''

اسی وقت بارنے بھی انکی میز کے قریب آ گیا۔ اس کی آنکھوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کبیدہ خاطر ہے مگر جیک کے الفاظ سن کر اس کی خفگی جاتی رہی۔

تم کو تو سونے کی چڑیا مل گئی ہے۔ بڑی شوخ و طرار معلوم دیتی ہے''

ہاں امید کرتا ہوں کہ اس کی آمد سے کلب میں مزید دلچسپیوں کا اضافہ کر سکوں گا اور تب فیکن سے کہا'' کیا تم اس کے خلاف مقدمہ کی کارروائی ختم کرا سکتے ہو''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''ضرور مگر معقول رقم خرچ کرنی پڑے گی''

''کتنی؟''

''حسب حیثیت۔شاید تمہارا ارادہ اصل کاروبار میں شامل کر لینے کا ہے''ہاں ارادہ تو یہی ہے''

''تو کل میں سیلک سے ملاقات کروں گا کیس اجلاس میں اسکی پیشی ہو گی''

''میرا تو خیال ہے کہ مارٹل کے اجلاس میں اس کا مقدمہ ہے''

''سخت آدمی ہے کاش اس کی پیشی بالڈی کے اجلاس میں ہوتی تو آسانی سے معاملہ ختم کرالیا جاتا''میرا بھی یہی خیال ہے اس نے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا'' کاش اس کے اجلاس میں پیشی ہوتی تو کل عدالت کھلنے کا بھی انتظار نہ کرنا پڑتا۔اسی وقت ٹیلیفون پر بات کر کے سب معاملہ طے کر لیا جاتا اور معاملہ اس رات میں رفع دفع ہو جاتا''تینوں نے قہقہہ لگایا۔ان لوگوں کو بخوبی معلوم تھا کہ مارٹل نے جونئی جائیداد خریدی ہے اس کے لئے روپیہ کس طرح فراہم ہوا تھا۔ان لوگوں کو یہ بھی معلوم تھا کہ نئی بادبانی کشتی خریدنے کے لئے بھی روپیہ کس نے ادا کیا تھا''مگر اب از مجبوری ہے''اب دوسرے کاروباری معاملات کیلئے بات چیت شروع ہونا چاہئے''جیک نے نظر اٹھائی۔بار نے لی آنا ہیں اس کا جائزہ لے رہی تھیں ہم لوگوں کو جو مال شکاگو روانہ کرنا ہے اس کے متعلق کیا انتظام ایا ہے''۔

''مال قریب قریب مہیا ہو چکا ہے اور بہت جلد جہاز پر اا نے لے لئے روانہ کر دیا جائے گا''جیک نے کہا

''اور ہاں اب کی بار کون ساتھ جائے گا میرین یا بوٹس''

''تم اس سوال کو کیوں کر رہے ہو''

''میں چاہتا ہوں کہ اس بار مال کو فروخت کرنے کیلئے میرین کو بھیج دیا جاوے''

''کوئی خاص وجہ ہے''

Downloaded from https://paksociety.com

''میرا خیال ہے وہ بوٹس سے زیادہ بہتر کام کر سکے گی''

''تم کو کوئی دقت تو نہیں ہو رہی ہے''

''بالکل نہیں'' جیک نے بلا ضرورت بلند آواز سے کہا۔ اس نے زبان نکال کر اپنے خشک لب تر کئے بارنے واپس جانے لگا اور یکا یک مڑ کر کہنے لگا'' جیک اگر میں تمہاری جگہ پر ہوتا تو ہر طرح سے اطمینان کر لیتا کہ کوئی رکاوٹ یا مصیبت راہ میں حائل نہ ہونے پاوے'' اور بارنے جواب سنے بغیر ہی وہاں سے ہٹ گیا۔ جیک نے فیگن سے آہستہ سے کہا'' میرے خیال میں تمہارا قیاس صحیح تھا'' جین میری بات مانو اور غافل مت رہو''

دونوں نے بارنے کو کمرے کے دوسرے سرے پر جاتے ہوئے دیکھا بوٹس اپنا رقص ختم کر کے لباس تبدیل کرنے کے کمرے کی طرف جا رہی تھی کہ اتنے میں بارنے نے پہنچ کر اس کا بازو پکڑ لیا تھا تھکاوٹ کی وجہ سے وہ زور زور سے سانس لے رہی تھی۔ کوئی خاص بات ہے ورنہ بارنے اس کو رقص کے بعد دم لینے کے مہلت ضرور دیتا'' بوٹس جلدی میرے ساتھ آؤ تم سے پچھ کہنا ہے''

''بارنے کیا بات ہے جلدی بتاؤ میں بے دم ہو رہی ہوں۔ اور کھڑی رہنے کی تاب نہیں ہے'' ''زیادہ دیر نہ لگے گی۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ دوسری لڑکیوں نے نینا کا خیر مقدم اُس طرح کیا تھا''

''اچھی طرح نہیں میج منہ بنانے لگی تھی''

''کچھ پرواہ نہ کرو۔ یہ بتاؤ''

''کیا''

کلب کے لوگوں سے نینا کا تعارف کرانے کے بارے میں تمہاری ایا رائے ہے''

''کون لوگوں سے تمہارا کیا مطلب ہے''

''مجھ سے بنو مت۔ میرا مطلب جیک اور فیگن سے ہے اس بات کو تم بخوبی جانتی ہو۔ میں

Downloaded from https://paksociety.com

چاہتا ہوں کہ فیگن اس کے مقدمہ کی کارروائی کو ختم کرا دیوے اور تب اس سے دوسرا کام لیا جاوے تم سے اس کا برتاؤ کیسا ہے"۔

"بارنے میرے خیال میں یہ لڑکی بدقماش نہیں ہے۔ میرے خیال میں تم اس سے دوسرا کام نہیں لے سکتے ہو۔ میرے خیال میں کافی سخت جان اور سرکش ہے ممکن ہے ظاہر داری کرتی ہو۔ مگر مجھے یقین ہے کہ وہ دنیا کی سیاہ کاریوں سے بالکل بے خبر ہے عجلت کرنا نادانی ہے میرا مطلب ہے کہ بہت سی باتوں کا سردست اس کے علم میں نہ آنا بہتر ہے" بارنے نے سر ہلایا۔

"بوٹس تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ مگر یہ بڑے کام کی لڑکی معلوم دیتی ہے"

"مگر یہاں کے رازوں کا اس سے پوشیدہ رکھنا ہی عقلمندی ہے"

"میں سمجھ گیا۔ کلنٹن کے مقدمہ سے گلو خلاصی حاصل ہونے کے بعد میں اس سے ضرور کام لوں گا"

بوٹس نے قدرے تامل کے بعد بارنے کی آنکھوں میں آنکھ ملا کر کہنا شروع کیا "مجھ کو ذاتیات سے کوئی سروکار نہیں ہے لیکن اس لڑکی کو میری نگرانی میں دیا جا رہا ہے تو میں ایک بات معلوم کرنا چاہتی ہوں"

"کیا بات ہے"

"کہیں اس کو تم خود اپنے لئے تو نہیں حاصل کرنا چاہتے ہو"

بارنے خوش فعلی سے ہنسنے لگا۔

"بالکل نہیں۔ یہ یاد رکھو کہ میں کاروباری نکتہ نظر سے ہر چیز دیکھنے کا عادی ہوں۔ لڑکی میں وہ کشش اور جاذبیت ہے جو انسان کو بے ساختہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔ ٹیمپا نے اس کو جواب دیکر سخت غلطی کی ہے اور نینا میں وہ خوبیاں موجود ہیں جن کیلئے کلب گھروں میں لکھ پتی لوگ اپنی دولت کو پانی کی طرح بہانے کیلئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ انجام پر نظر رکھنے والے لوگوں کیلئے مارٹل ہی کافی ہے مگر نا عاقبت اندیش نوجوان نشہ دولت سے سرشار نینا جیسی لڑکی کے پیچھے دیوانہ

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہو جائیں گے۔

"بہت اچھا بارنے" اور بوٹس نے بارنے کو اس طرح کہا جیسے کہ وہ اس کے دلی منشا کو سمجھ گئی ہے۔

اسے تمہارے حسب خواہش میں اس کو اس راستہ پر لانے کی کوشش کرونگی میرا خیال ہے کہ زیادہ زحمت نہ اٹھانی پڑے گی ابھی سے وہ مجھ سے مانوس ہو چلی ہے"

☆☆☆

کئی مہینہ بعد نینا کو معلوم ہوا کہ کتنی پیچدار چالوں کے بعد بارنے میک کلنٹن کے دعویٰ کو خارج کرانے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اصلیت اس کو کبھی نہ معلوم ہوسکی۔ مگر اس کے مقدمہ کی سماعت کے وقت مدعی غیر حاضر رہا۔ عدم ثبوت کی بنا پر دعویٰ خارج ہو گیا۔ عدالت نے اس کو تنبیہ کی کہ کلب گھروں کے لاابالی اور آوارہ مزاج ممبروں سے محتاط رہا کرے۔ بارنے کے ایما ہی پر اتوار کے اخبارات میں ایک مضمون اس سرخی کے ساتھ شائع ہوا۔ "نیو یارک کی تنہا اور بے بس لڑکیوں کو اس واقعہ سے سبق لینا چاہیئے اور اس کے بعد اخبارات نے نینا کے معاملہ میں دلچسپی لینا چھوڑ دی۔ دنیا کی نگاہوں میں اس کی صفائی ہو گئی۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ لوگ اب بھی انگشت نمائی کرتے تھے" کہ یہ وہی دوشیزہ ہے جو ہاٹ اسپاٹ کلب کے واقعہ کے سلسلہ سے ماخوذ ہوئی تھی"

"بھوری آنکھوں والا نوجوان" مقدمہ کی سماعت کے دن عدالت میں حاضر نہ تھا۔ اس کی ضمانت کرانے کے بعد پھر وہ نہیں دکھائی پڑا۔ پولیس کے دفتر سے اس کو معلوم ہوا کہ اس کا نام اسٹیونس ہے۔ اور اس کا پتہ بھی نینا نے نوٹ کرلیا۔ نینا اسکی تلاش میں گئی۔ مگر جس شاندار حویلی کا پتہ اس نے درج کرایا تھا وہاں پر وہ نہ ملا۔

"خاتون مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس نام کا کوئی شخص اس حویلی میں نہیں رہتا ہے۔ پھاٹک کے نگہبان نے کہا تھا کیا وہ سچ بول رہا ہے یا وہ دیدہ دانستہ "بھوری آنکھ" والے

Downloaded from https://paksociety.com

کے وجود کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ کیا اس نے خود نگہبان کو ہدایت کر رکھی ہے کہ اگر نینا اس دریافت کرنے آوے تو اس طرح کا جواب دیدیا جاوے۔

دن بیتتے گئے اور نینا اور بوٹس ایک جان دو قالب ہوگئیں۔ واقعہ یوں آیا کہ نینا کے گانے کے وقت تین رات سے مسلسل ایک لڑکی کھانسنے لگتی تھی تا کہ اسکی اداکاری بدمزہ ہو جاوے۔ اس لڑکی کی موجودگی میں نینا نے تبدیلی لباس کے کمرے میں بوٹس سے کہا

''عجیب مسخرہ پن کی بات ہے میرا گانا شروع ہوتے ہی ایک لڑکی کو کھانسی کا دورہ پڑنے لگتا ہے اور حیرت ہے کہ میرا گانا ختم ہوتے ہی اسکی کھانسی بھی بند ہو جاتی ہے''

''ہاں میں نے بھی اس بات کو محسوس کیا ہے ایسی مرداروں کو تو اس جگہ بھیج دینا چاہئے جہاں پر یہ جلد از جلد کیڑے مکوڑوں کی خوراک بن جاویں'' اور بوٹس کی نگاہیں میج پر پڑیں جو کمرے کے ایک گوشہ میں بیٹھی ہوئی خلاف قاعدہ سگریٹ پی رہی تھی۔

''میرے ڈاکٹر نے مجھ کو بتایا ہے کہ سگریٹ پینے سے کھانسی اور زیادہ آتی ہے'' ''اور میرے ڈاکٹر کو کبھی یہ معلوم کرنے کی زحمت نہیں گوارا کرنی پڑی کہ میں کسی شخص کے ہمراہ اس کے نوٹوں کو چرانے کی غرض سے تفریح کرنے گئی تھی یا نہیں'' نینا فوری دم بھر میں اس کے قریب پہنچ گئی ''پھر سے تو کہنا اس نے تمہارے الفاظ اچھی طرح نہیں سنے'' اور نینا نے اس کے بالوں کو بے رحمی سے اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھینچنا شروع کیا لڑکی کی آنکھیں خوف سے باہر نکل آئیں۔ بوٹس بھی پہنچ گئی اور دوسری جانب دھمکی دیتے ہوئے کھڑی تھی۔

''خدا کے لئے میری جان نہ لو میں بیمار ہوں میج نے رو کر کہا''

''باہر جا کر اپنا علاج کراؤ اور دیکھو اب کبھی نینا کے گاتے وقت تم کو کھانسی نہ آنے پاوے'' بوٹس نے فولاد جیسی سخت آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ورنہ بار نے سے شکایت کر دی جائے گی اور پھر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کلب کا مالک کیا ہے نینا اب اسکے بالوں کو چھوڑ دو ورنہ اس کے مصنوعی بال اکھڑ جائیں گے اور پھر اس گنجی کو نزلہ کی شکایت ہو جائیگی''

Downloaded from https://paksociety.com

مینج نے کھسیا کر آنکھیں بند کرلیں۔ نینا نے اس کے بالوں کو ایک جھٹکا دیا۔ اس کے سارے بال نیچے گر پڑے۔

''بوٹس تم نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے'' اس نے رو کر کہا تمہارے علاوہ کوئی شخص اس راز سے واقف نہیں ہے۔''

''اچھا نینا کے پیچھے اب نہ پڑنا۔ یاد رکھو اب ان کو تمہارا راز معلوم ہو گیا ہے'' اُدا اب ایسی غلطی نہ ہو گی'' مگر خدارا بار نے سے اس راز کو نہ بتا دینا'' اسنے گھگھیا کر کہا اور اپنے مصنوعی بالوں کو پھر لگانے لگی۔

کمرے سے باہر جا کر بوٹس نے نینا کو بتایا یہ لڑکی بڑی پرفتنہ اور شر انگیز ہے اسکے ساتھ نرمی سے پیش آنا غلطی ہے پہلے کورس کی لڑکیوں کے ساتھ کام کرتی تھی مگر مقدار خراب ہے ایک مرض کی علت میں دو گنجی ہو گئی۔ اس کی حالت قابل رحم ہے اس کو صرف گانا آتا ہے اور اسی وجہ سے ہر گانے والی کو حسد سے دیکھتی ہے کہ کہیں اس کی روزی نہ چھین لے''

''مجھ کو نہیں معلوم تھا ورنہ میں کبھی اسکے بالوں کو نہ کھینچتی۔ مگر اس وقت میری آنکھوں میں خون اتر آیا تھا'''' خیر اس کی زبان بند کرنے کیلئے تو کچھ تدبیر تو کرنی ہی پڑتی۔ اب میرے خیال میں تمہارے سایہ سے بھی دور رہے گی۔

اور اسی وقت سے دونوں کے تعلقات بہت گہرے ہو گئے اور اسی سلسلہ میں ایک رات بوٹس نے نینا کا تعارف جیک گولڈ اور فیگن سے کرا دیا'' نیویارک کے دو بہترین نوجوانوں سے ملو یہ لوگ میرے خاص دوست ہیں اور جیک تو میرا منظور نظر ہے۔ اس پر ڈورے مت ڈالنا۔ وہ میری آنکھوں کا تارہ ہے۔ نینا نے ان دونوں کو آنکھ لڑاتے ہوئے دیکھ لیا دونوں کی آنکھوں سے محبت چھلک رہی تھی۔

''بوٹس کے دوستوں سے ملکر مجھے بے حد مسرت ہوئی ان دونوں نے بھی رسمی الفاظ میں جواب دیا۔ اور فیگن نے اپنی نگاہیں نینا کے چہرہ پر مرکوز کر دیں نینا کے چہرہ پر حیا آلود سرخی دوڑ

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

گئی اس نے بہت سے مردوں کی آنکھوں کو اسی طرح نظر مرکوز کرتے ہوئے دیکھا تھا فیگن کی نظروں میں وہ سما گئی تھی اسکے جسم میں ایک خوف کی لہر دوڑ گئی۔ تب وہ ہنسنے لگی۔ ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہ لوگ بوٹس کے دوست ہیں اور ہرگز خراب و بداطوار نہ ہوں گے۔

''تم اس جگہ پر تو نئی آئی ہو'' اسپائیک نے کہا۔

''ہاں مگر مجھ کو یہ کلب بہت پسند ہے'' نینا نے شوخی سے مسکرا کر کہا ''آپ پہلے تو ٹیمپا کے کلب میں ملازم تھیں اور نینا کے چہرہ سے مسکراہٹ غائب ہوگئی۔

''میں اس بات کو اب بھول جانا چاہتی ہوں''

''بہتر ہے میں بھی اس کا تذکرہ نہ کروں گا۔ میری بیوقوفی تھی مجھ کو معلوم نہ تھا کہ تم کو اس تذکرہ سے تکلیف پہنچتی ہے میں کچھ عورتوں کو جانتا ہوں جو اس طرح کی شہرت حاصل کر کے بہت مسرور ہوتیں ہیں''

مگر میں تو ایسی شہرت کو دور ہی سے سلام کرتی ہوں۔ مجھ کو ایسی شہرت پسند نہیں ہے'' ''میں تمہارے اس خیال کی قدر کرتا ہوں۔ یقیناً تم بہت خوبیوں والی لڑکی ہو'' اور اس نے نینا کے کندھوں کو اپنے پتلے لمبے ہاتھ سے تھپتھپایا حیرت کی بات ہے۔ اسپائیک کی اس حرکت سے نینا کے دل سے خوف بالکل نکل گیا۔ اس حرکت سے نفرت کی بو نہیں آتی تھی۔ اس کے ہاتھوں کی حرکت کلنٹن کے ہاتھوں کی طرح نہ تھی اور نینا کے دل میں یکبارگی یہ خیال پیدا ہوا کہ آج اس شخص کی صورت میں اس کو ایک اچھا دوست مل گیا ہے۔

''مسٹر اب میں جا رہی ہوں میرے گانے کا وقت آ رہا ہے''

''اب مجھے اسپائیک کہا کرو۔ آج کی رات سے ہم اور تم دوست بن گئے''

''بہت اچھا۔ اسپائیک۔''

نینا اور بوٹس لباس تبدیل کر رہی تھیں بوٹس نے کہا تم جانتی ہو کہ یہ دونوں کون ہیں بلی کنڈ کے بعد گولڈ جیک پستول چلانے میں اپنا نظیر نہیں رکھتا ہے اور اسپائیک فیگن جو کہ تم سے اس

Downloaded from https://paksociety.com

قدر مانوس ہو گیا ہے راتھ اسٹین کی سزایابی کے بعد پانسہ پھینکنے میں بے درد ہے"

نینا خوف زدہ ہو کر آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگی "تمہارا مطلب ہے کہ یہ لوگ مجرم گروہ کے افراد ہیں۔"

"ہاں! مگر جہاں تک عورتوں کی ذات کا تعلق ہے اس سے زیادہ نیک اطوار شخص اس شہر میں نہ ملے گا"

"مگر بوٹس مجھے ڈر لگ رہا ہے"

"ڈرنے کی بات نہیں ہے۔ ان لوگوں کی شناسائی سے ہم لوگوں کو بڑا فائدہ ہے۔ اسپائیک کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتی رہو۔ سارا راز اس میں مضمر ہے اپنے چہرہ پر پاؤڈر لگا لو تمہارا چہرہ برف کی طرح سفید ہو رہا ہے"

نینا اسٹیج پر گیت گا رہی تھی گانے کے دوران میں وہ محسوس کرتی رہی کہ اسپائیک کی نظریں برابر اس کا تعاقب کر رہی ہیں۔ جب وہ گیت کے اس موڑ پر پہنچی "مجھے محبت کرنے کے لئے ایک مرد کی تلاش ہے تو اس نے اس کو مسکراتے دیکھا مگر اس مسکراہٹ سے اس کی رحم دلی نمایاں تھی۔ اور ایک لمحہ کے لئے نینا کے دل سے اس کا خوف زائل ہو گیا۔

اس کے بعد نینا نے گھر جانے کیلئے کپڑے پہن لئے۔ کلب بند ہونے کا وقت قریب آ رہا تھا بارنے کا دستور تھا کہ روزانہ باری باری سے اپنے کلب کی لڑکیوں کو دو دو کی ٹولی میں ممبران کلب سے ملنے کا موقعہ دیا کرتا تھا آج رات بوٹس اور نینا کی باری تھی تھوڑی ہی دیر بعد دونوں جیک اور اسپائیک کی میز کے قریب پہنچ گئیں۔

اسپائیک نے کہا "آؤ رقص کریں"

"ضرور" نینا نے جواب دیا۔ اور فوراً اسپائیک نے بازو نے اس کو حلقہ میں لے لیا۔ نینا کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ وہ کسی پیشہ ور کی طرح اچھا رقص کرتا ہے نینا کی پشت دروازے کی طرف تھی اسی وقت تین اجنبی اشخاص کمرے میں داخل ہوئے نینا کو اس کی آمد کا علم بھی نہ ہوتا

Downloaded from https://paksociety.com

اگر اس نے اسپائیک کی آنکھوں کو سکڑ کر تنگ ہوتے نہ دیکھ لیا ہوتا۔ وہ اس کی نظروں کا تعاقب کرنے لگی فطرتاً اس کا ہاتھ نینا کے کندھے سے ہٹ کر پتلون کی جیب کی طرف گیا۔ وہ ایک لفظ بھی نہیں بولا مگر نینا نے میز کے قریب جاتے وقت اس کی رانوں سے رگڑ کھاتے وقت محسوس کیا کہ کوئی سخت چیز اس کی جیب میں موجود ہے۔ یقیناً یہ چیز پستول تھا۔ نینا کانپنے لگی مگر بظاہر ہنسنے لگی اور زندہ دلی کا مظاہرہ کرتی رہی۔

تھوڑی دیر بعد نینا کو دوسری میز پر بلایا گیا۔ اور اس نے دیکھا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں جیک اور اسپائیک وہاں سے غائب ہو گئے۔ کیا اس تین اجنبی اشخاص کی موجودگی کی وجہ سے وہ لوگ چلے گئے اس کو اسپائیک کی آنکھوں کے حلقہ کا تنگ ہونا اور جیب کی طرف ہاتھ لے جانا یاد آ گیا اور اس کے بعد بارنے کا قریب آ کر اسپائیک کو اشارہ کرنا اور نینا کو دوسری میز پر لے جانا بھی یاد آیا۔ بوٹس بھی جیک کے پاس سے ہٹ گئی تھی۔ نینا نے اپنی گھڑی کو دیکھا گھر جانے کا وقت ہو گیا تھا کلب کے کمرہ کے دھوئیں سے اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو رہی تھی۔ اس کو تبدیلی لباس کے کمرہ میں داخل ہوتے وقت بوٹس تیزی سے باہر نکلتی ہوئی ملی اسکی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں۔

"بوٹس کیا بات ہے۔"

"کوئی خاص بات نہیں ہے"

"تم جھوٹ بول رہی ہو۔ دوست سے راز نہ رکھو"

"کوئی راز نہیں ہے۔ بوٹس نے اپنی ٹوپی سر پر پہنتے ہوئے کہا۔"

"مجھ کو بتلاؤ کہ میں کس طرح تمہارے کام آ سکتی ہوں"

افسوس تم میرے لئے کسی کام کی نہیں ہو۔ مجھے ہی سب کرنا پڑے گا۔ مجھے جیک کو تلاش کرنا پڑے گا۔ آدھا گھنٹہ ہوا وہ چلا گیا۔

اتنا کہہ کر وہ عقبی دروازے سے باہر نکل گئی نینا کا سارا بدن سرد ہو رہا تھا اور اس کے

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

پیر دہشت سے کانپ رہے تھے اور اس کیلئے کھڑا رہنا بھی محال ہو رہا تھا۔ تھوڑے عرصہ بعد نینا بھی کلب سے باہر نکل آئی۔ اس وقت دروازے کے سامنے ایک کار آ کر رکی۔ ایک دراز قد شخص موٹر کے پہیہ کے پاس سے اٹھ کر نیچے اترا۔ اس کی ٹوپی اسکے سامنے کی طرف آنکھوں کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔ یہ شخص تیزی سے دروازہ کی طرف لپکا۔ نینا اس سے ٹکرا کر گرتے گرتے بچی، نینا نے نظر اٹھا کر دیکھا وہ وہی بھوری آنکھوں والا شخص تھا جس نے اتنے پراسرار طریقہ سے نینا کی ضمانت کرائی تھی۔ نینا نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

''ذرا سا ٹھہر جایئے'' مگر اس نے جھٹکا دے کر کہا'' بیوقوفی مت کرو مجھے اندر جانے دو'' اور یہ کہتا ہوا وہ سیڑھیوں پر چڑھ کر کلب کے کمرہ میں داخل ہو گیا۔

☆☆☆

نینا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ کیا اس نے اس کو پہچاننے میں غلطی کی ہے اس کے چند جملوں کو سن کر اس کی آواز کو پہچان لیا تھا۔ مگر اس سے قبل وہ کلب میں کیوں نہیں آیا اس کی حرکت سے صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ سے بخوبی واقف ہے۔

تب اس کو شرارت سوجھی اور ایک خیال اس کے دل میں پیدا ہوا وہ کار کے قریب گئی کار قیمتی تھی اور یورپ کے کسی کارخانہ کی بنی ہوئی تھی۔ سیٹ پر ایک لبادہ پڑا ہوا تھا نینا کار کے اندر داخل ہوئی اور سیٹ پر لیٹ کر لبادہ اوڑھ لیا اور سر کو بند کر لیا اور انتظار کرنے لگی۔ حالانکہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا مگر نینا کو محسوس ہوتا تھا کہ کئی گھنٹے گزر گئے اس نے تیزی سے آتے ہوئے قدموں کی آواز سنی کار کے قریب آ کر قدم کی چاپ بند ہوئی کسی نے دروازہ کھولا کسی وزنی شخص کے بیٹھنے سے کار ہل گئی۔ انجن کے اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی اور کار روانہ ہو گئی۔

نینا اپنی حرکت سے خوف زدہ ہو گئی اور اب یہ بھی ہمت نہ پڑتی تھی کہ اپنی موجودگی کو افشا کر دیوے اور تب اپنی اس حرکت کو مزاحیہ رخ کا خیال کر کے اس کو ہنسی آ گئی۔ کار موڑ پر پہنچ کر رک گئی۔ نینا کے کندھے پر کوئی سخت چیز گرنے لگی۔

Downloaded from https://paksociety.com

''باہر آؤ۔ آہستہ سے اٹھو۔ میرے پستول کی نالی کا رخ تمہاری طرف ہے'' آواز یقیناً بھوری آنکھ والے کی تھی۔ مگر آواز سے سرد مہری اور سختی سی ظاہر ہوتی تھی۔ نینا نے کبھی اس کو اس آواز میں بولتے ہوئے نہ سنا تھا۔ خوف زدہ ہو کر وہ لبادہ سے باہر نکلی۔ نینا کی نظریں اسکی نظر سے ٹکرائیں۔ اس شخص کے چہرہ پر پہلے حیرت اور اس کے بعد پہچاننے کے علامات ظاہر ہوئے پھر وہ مسکرا پڑا۔

''خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم نکلیں'' اس نے کہا

''اور آپ کس کو سمجھ رہے تھے۔

''مجھے خود نہیں معلوم تھا کہ کون لیٹا ہوا ہے خدا نے رحم کیا میں پستول کی لبلبی دبانے ہی لگا تھا۔

''مگر آپ نے لبلبی دبائی کیوں نہیں''

''تم اس کار میں کہاں سے آگئیں''

''کیا آپ نے اخبارات کو نہیں پڑھا ہے''

''نہیں میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔ آج ہی رات کو واپس آیا ہوں صبح کے وقت تم کلب میں کیا کر رہی تھیں۔''

''میں نے بارنے میک کے کلب میں ملازمت کر لی ہے''

''تم کو اس کلب میں ہرگز ملازمت نہ کرنا چاہیئے تھی'' اس کی آواز سخت تھی ''تمام شہر میں تم کسی جگہ بھی ملازمت کر لیتیں۔ وہ لاکھ درجہ بہتر تھا۔ کب سے یہاں ملازم ہو''

''اس واقعہ کے دوسرے دن سے'' نینا نے کانپ کر کہا۔

''سنو میں اس وقت سخت پریشانی میں مبتلا ہوں اور بے حد عجلت میں ہوں جلد بتاؤ تم کہاں پر رہتی ہو۔ میں تم کو تمہارے گھر پر اتار دوں گا۔ بات کرنے کی مجھ کو فرصت نہیں ہے اور شکریہ ادا کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' اس نے یہ کہہ کر نینا کو بولنے سے روک دیا۔

''مسٹر اسٹیونس میں نے آپ کو بہت تلاش کیا میں نے آپ کا نام اور پتہ پولیس دفتر سے

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

معلوم کر لیا تھا میں آپ سے ملنے گئی مگر وہاں پر تو کوئی شخص آپ کے نام سے بھی واقف نہ تھا''

''ٹھیک بات ہے اس جگہ پر لوگ مجھ کو دوسرے نام سے جانتے ہیں''

''کیا وہ آپ کا اصلی نام نہ تھا''

''حقیقت یہ ہے کہ چند خاص وجوہات کی بنا پر میں نے اپنا اصلی پتہ نہیں بتایا تھا اس جگہ پر میرا ایک دوست رہتا ہے۔''

''اوہ'' نینا کی گھٹتی ہوئی آواز نکلی۔ یہ پراسرار شخص اس کی سمجھ سے بالاتر تھا ''کیا تم بوٹس سے واقف ہو جو کہ بار نے کے کلب میں ملازم ہے۔'' ''وہ میری سب سے گہری دوست ہے''

''اور اس کے دوست جیک کو بھی جانتی ہو''

''اس سے میری ملاقات آج ہی رات میں ہوئی تھی''

''اچھا تو... آج بار نے کے کلب میں موجود تھا'' نینا نے محسوس کیا کہ وہ لفظ پر زور دے رہا ہے۔

''ہاں بوٹس نے اس سے اور اسپائیک سے آج رات میرا تعارف کرایا تھا۔

''اسپائیک بھی وہاں پر موجود تھا۔''

''کیا آپ اس سے بھی واقف ہیں۔''

''معمولی طور پر۔ اچھا اب میری بات غور سے سنو'' کار نینا کے دروازے پر پہنچ چکی تھی اور کار روک کر اس میں بیٹھے اسٹیونس نے کہا'' مجھ سے سوالات مت کرنا جواب دینے کی مجھ کو فرصت نہیں ہے۔ میں جو کچھ پوچھوں گا صرف انہیں باتوں کا جواب دینا۔

''مڑ اسٹیونس معاملہ کیا ہے''

''بہت سی باتیں ہیں۔ مجھ کو تمہاری ذات سے امید ہے کہ میری بات مان لو گی۔ آج رات میں کسی بات کی تفصیل نہیں بتا سکتا ہوں۔ خیال رکھنا دوسری بات جب کہیں مجھ کو دیکھے زیادہ عرصہ لگے تو یہ ظاہر نہ ہونے دینا کہ تم مجھ سے واقف ہو تا وقتیکہ کوئی شخص ہمارا تمہارا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

اقاعدہ تعارف نہ کرادیوے یا جب تک میں خود تمہارے قریب نہ آؤں۔ یہ بات نہایت اہم ہے وعدہ کرو کہ بھول نہ جاؤ گی۔"

"میں اپنے دل کی قسم کھا کر وعدہ کرتی ہوں" نینا نے اس کی طرف دیکھا اور اس کو یقین وگیا کہ وہ کسی قیمت پر اس کے خلاف بدعہدی نہیں کرسکتی ہے۔ نینا نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ 'میں ہاتھ مار کر کہتی ہوں کہ آج تک میلون کے خاندان کے کسی فرد پر بدعہدی کا بدنما داغ نہیں گا ہے۔"

اسٹیونس نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا۔ وہ درد سے تلملا اٹھی۔ مگر ساتھ ہی ساتھ خوشی کی بے پایاں لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔ خواہ کتنا ہی پراسرار شخص کیوں نہ ہو مگر اس کے دل میں خیال جم گیا کہ مجھے محبت کرنے کے لئے ایک مرد کی تلاش ہے اس کے گاتے وقت یہ غیر ممکن ہے کہ اس کو کسی کے "بھورے ہاتھ اور بھوری آنکھوں" کا نقشہ یاد نہ آوے۔

"اسپائیک کس وقت کلب سے چلا گیا تھا۔ اس کی آواز پھر سخت ہوگئی۔ "میرے کلب سے اہر آنے کے آدھ گھنٹہ قبل چلا گیا تھا تین اجنبی اشخاص کی آمد پر وہ چلا گیا"

"کون تین اجنبی"

"میں نہیں جانتی وہ کون لوگ تھے مگر اسپائیک ان لوگوں کو جانتا تھا"

"تم کو کیسے معلوم ہوا"

"ہم دونوں رقص کر رہے تھے، ان لوگوں کو دیکھا اس کا ہاتھ بے ساختہ جیب کی طرف گیا"

"ان لوگوں کی صورت شکل کیسی تھی"

"میں نے اس سے پہلے ان لوگوں کو کبھی نہ دیکھا تھا"

"غور سے سنو" اس نے ملائمت سے کہا "یہ بھول جاؤ کہ تم نے کبھی ان اجنبی اشخاص کو یکھا تھا۔ مجھ سے اس کی وجہ نہ پوچھو۔ مگر وعدہ کرو کہ کسی شخص سے بھی اس بارے تذکرہ نہ کرو گی

Downloaded from https://paksociety.com

کہ تم نے ان لوگوں کو بارنے کے کلب میں دیکھا تھا۔"

"میں وعدہ کرتی ہوں" اسکا دل خوف سے لرز رہا تھا مگر اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔

"مجھے اب جانا چاہئے دس منٹ کے اندر ہی مجھ کو ایک شخص سے ملنا ہے" اس نے اتر کر دورازہ کھولا اور نینا کو باہر آنے میں مدد دی اور پھر کار کے اندر بیٹھتے ہوئے کہا "میری خواہش ہے کہ کل رات کو تم بارنے کے کلب نہ جاؤ۔ سارا دن اپنے کمرے میں رہنا اور جب تک میں نہ کہوں کمرے سے باہر نہ نکلنا" وہ حیرت زدہ کھڑی رہی اور موٹر تیزی سے روانہ ہوگئی۔

نینا کچھ دیر تک اسی حالت میں کھڑی رہی۔ ان مجرم گروہوں سے اسٹیونس کو کیا سروکار ہے پژمردہ اور نڈھال وہ ایلوتیر میں چڑھ کر اوپر گئی اور اپنے دروازہ کے سامنے اتر کر کمرے میں داخل ہوئی بٹن دبا کر بجلی کی بتی جلائی اور کپڑے اتار کر دل برداشتہ سونے کی تیاری کرنے لگی اور یکا یک کمزوری سے نڈھال ہو کر ایک آرام کرسی پر بیٹھ گئی۔ بجلی کی سرعت سے ایک خیال اس کے ذہن میں آیا۔ اسٹیونس سراغرسان ہے۔ نینا نے اس کو بہت سی باتیں بتائی ہیں اور اپنی گفتگو کے ہر جملہ کو دوہرانے لگی۔ اسے بوٹس کا خیال آیا۔ بوٹس اس وقت مصیبت میں ہے۔ اسٹیونس بوٹس اور اس کے محبوب جیک اور دوست اسپائیک کے متعلق بہت سی باتیں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ شاید نینا کی بدولت بوٹس مصیبت میں پھنس جائے گی۔

اس نے ٹیلیفون سے بوٹس کو آگاہ کرنے کیلئے نمبر ملانے کو کہا۔ ٹیلیفون کا سلسلہ مل جانے کے بعد گھنٹی بجتی رہی۔ مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ بوٹس گھر پر موجود تھی۔ آخر وہ گئی کہاں۔

نینا اب خوف سے بدحواس ہو چکی تھی اور اسی حالت میں بستر پر پڑی۔ سارا جسم کانپ رہا تھا اور تھکاوٹ سے مغلوب ہو کر اس کو نیند آ گئی۔ کئی گھنٹے بعد گھنٹی زور زور سے بجنے کی آواز سن کر جاگ گئی اس کو سارے واقعات یاد آ گئے۔ گھنٹی پھر بجنے لگی۔ کوئی شخص گھنٹی کو پاگلوں کی طرح بجا رہا تھا اسٹیونس نے کیا کہا تھا "سارے دن باہر مت نکلنا جب تک وہ اطلاع نہ دے" ہوشیاری سے وہ دروازہ تک گئی۔

Downloaded from https://paksociety.com

''نینا خدا کیلئے مجھ کو جلدی سے اندر آنے دو''بوٹس کی سسکتی ہوئی آواز سنائی پڑی فوراً دروازہ کھول کر نینا نے بوٹس کو اندر کرلیا۔ بوٹس بالکل مخبوط الحواس ہو رہی تھی۔ اس کی ٹوپی کہیں گر گئی تھی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھیں ابرو کے روغن کے بہنے کی وجہ سے کالی ہو گئیں تھیں۔ ایک موزہ پیر پر نیچے کی طرف لٹک رہا تھا اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے اور سسکیوں سے اس کا سارا بدن ہل رہا تھا''نینا میری مدد کرو میں سخت مصیبت میں ہوں''

''بوٹس بتاؤ معاملہ کیا ہے''

''جیک مر گیا ہے''

''بوٹس تم نے تو اس کو قتل نہیں کیا؟''

''میں نے اپنی آنکھوں سے ان لوگوں کو مارتے ہوئے دیکھا اس کے جسم کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا اور اسکا سارا بدن خون سے تر تھا''

وہ کون لوگ تھے''نینا نے اس کا کندھا پکڑ کر پوچھا''میری طرف دیکھو۔ بوٹس اپنے دل کو سنبھالو۔ میری بات کا جواب دو کب کا واقعہ ہے''

تھوڑی دیر پہلے کا واقعہ ہے'بوٹس کانپنے لگی اور نینا سے لپٹ کر پڑی۔ نینا پھر اس کے اوپر جھک گئی''اس طرح بدحواس ہونے کا کوئی فائدہ نہیں دل کو سنبھالو'' اور نینا نے الٹ کر اس کو اوپر کر دیا۔

نینا خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئی۔ بوٹس کے کوٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے اور اس کے کپڑوں پر سرخ دھبہ کا نشان تھا۔ نینا نے انگلی سے چھوا۔ دھبہ گیلا تھا اور اس کی انگلی پر خون کی سرخی لگ گئی۔ اس نے بوٹس کی طرف دیکھا اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا اور جسم میں کوئی حرکت نہ تھی۔

''خدا کیلئے بوٹس کچھ تو بولو'' وہ اس پر جھک گئی مگر کوئی جواب نہ ملا اس کی سانس بھی چلتی ہوئی نہ

Downloaded from https://paksociety.com

معلوم دیتی تھی اور چہرہ پر زردی پھیلنے لگی تھی۔

☆☆☆

کیا بوٹس مر گئی۔ نینا کو بوٹس کے کپڑے پر سرخ لکیر نظر آئی تب وہ کھڑی ہو گئی اس نے بوٹس کے ہاتھ کو چھوا۔ اس کو امید تھی کہ اس کا ہاتھ سرد ہو گیا ہو گا مگر اس کو یہ بھی نہ معلوم تھا کہ مرنے کے کتنی دیر بعد جسم سرد رہنے لگتا ہے اس کے آنسو نکل پڑے اور اس نے محسوس کیا کہ بوٹس ابھی زندہ ہے حقیقتاً بوٹس کی زندگی خطرہ میں نہیں ہے۔ جیک کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا ہے اس کو اس بات کا پہلے کیوں نہیں خیال آیا۔ وہ غسل خانہ میں دوڑی گئی اور ایک تولیہ پانی سے تر کر کے لائی۔ اور تولیہ سے بوٹس کی پیشانی کو رگڑنا شروع کیا۔

بوٹس نے تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھول دیں۔ اب بھی اس کی آنکھوں میں خوف بھرا ہوا تھا۔ اوہ نینا میری مدد کرو۔ مجھ کو فرار ہو جانا چاہیئے ورنہ وہ لوگ مجھ کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے''

''تو یہ بات صحیح ہے کہ تم نے خود جیک کو قتل نہیں کیا''

''نہیں ان لوگوں نے اس کو مارا''

''کن لوگوں نے''

''ان لوگوں کا نام نہ پوچھو۔ مجھ کو بھی مار ڈالیں گے اور تم کو بھی میں ان لوگوں کو نہیں جانتی ہوں اور نہ اس واردات سے قبل ان لوگوں کو کبھی دیکھا ہی تھا''

اور بوٹس نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ نینا سمجھ گئی کہ بوٹس جھوٹ بول رہی ہے۔ مگر کسی اندرونی خیال نے اس کو مزید سوالات پوچھنے سے روک دیا۔ ''اب کیا کرنا چاہیئے'' تمہارے کپڑے خون سے تر ہیں نینا نے آہستہ آہستہ سے کہا۔

''یہ جیک کا خون ہے'' اس نے دھبہ کو چھو کر کہا جو کہ ابھی گیلا تھا وہ اس کو گود میں لئے ہوئے تھی اور خون بہہ رہا تھا۔ مجھے اس کے پاس جانا چاہیئے شاید وہ مرا نہ ہو اور اس کو میری ضرورت ہو۔'' بوٹس اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ''نہیں اب میں نہیں

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

جا سکتی ہوں'' اس نے کانپ کر کہا'' میری ہمت نہیں پڑ رہی ہے۔ نینا برٹل ہوٹل سے فون کا سلسلہ ملا کر پولیس کے متعلق دریافت کرو۔ وہ لوگ تمہاری آواز کو نہ پہچان سکیں گے جب وہ آجائے تو اس سے دریافت کرو نہیں میں خود بات کرلوں گی۔ بوٹس نے نمبر بتلایا اور نینا نے فون پر نمبر ملایا۔ نکولس کو بلانے کے لئے کہہ کر انتظار کرنے لگی کسی غیر ملکی شخص کی بھاری آواز سنائی پڑی۔ بوٹس نے آلہ ہاتھ میں اٹھالیا نکولس میں بوٹس ہوں جیک کس حالت میں ہے۔ خدا کا شکر ہے ڈاکٹر...... پولیس...... اگر اسپتال لے جانا ہے تو پھر ایسا کرنا پڑے گا میں تم کو نہیں بتا سکتی کہ میں کس جگہ سے بول رہی ہوں۔ مگر میں محفوظ جگہ پر ہوں بوٹس نے آلہ رکھ دیا اور پہلی بار اس کے چہرہ پر سکون کے آثار نمایاں ہوئے مگر اس کی آواز میں اب بھی کھوکھلا پن تھا۔

'' جیک زندہ ہے۔ اس کے پانچ گولیاں لگی ہیں۔ ہوٹل کے ڈاکٹر کی رائے ہے کہ اسپتال لے جانا ضروری ہے مگر اسکے معنی ہیں کہ پولیس کو اطلاع ہو جاوے گی۔ وہ لوگ اس کو شہر کے باہر لے جانا چاہتے ہیں۔ مگر جیک کی حالت اس قابل نہیں ہے میرے خدا اب مجبوراً پولیس کو اس واردات کا علم ہو جاوے گا'' تب نینا کو اسٹیونس یاد آیا۔ بوٹس سے تذکرہ کر دینا ضروری ہے نینا نے اس سے قبل بھی بھوری آنکھ والے کا ذکر بوٹس سے کیا تھا اور اب رات کی ساری سرگزشت کہہ ڈالی۔

'' اس بات سے پریشان مت ہو۔ وہ بہت ہی شریف آدمی ہے''

'' تو وہ سراغرسان نہیں ہے''

'' ہرگز نہیں'' بوٹس مسکرا پڑی'' ڈرومت اچھا آدمی ہے اور مجرم گروہ سے بھی اس کا کوئی تعلق نہیں ہے'' نینا کے چہرہ پر آسودگی کی لہر دیکھ کر کہا'' تم کو اس سے محبت تو نہیں ہے''

'' مجھ کو نہیں معلوم ہے' غالباً تمہارا خیال صحیح ہے۔''

'' مبارک ہو مگر تمہاری محبت کی بات گفتگو کرنے کا یہ وقت نہیں ہے۔ ہم لوگوں کو کچھ کام کی باتیں کرنی چاہئے''

Downloaded from https://paksociety.com

''کیا کرنا چاہئے'' نینا کی آواز کانپ رہی تھی۔

بوٹس نے اپنے کپڑوں کو دیکھ کر کہا ''پہلے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہئے'' اور اس نے کپڑوں کو اتارنا شروع کیا اور غسل خانہ میں جا کر کپڑوں کو دھونے لگی۔ پانی سے بھیگنے کے بعد کپڑوں سے سرخ دھار بہہ نکلی۔ نینا گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی۔ اس کو دیکھنے کی تمہاری کس طرح ہمت پڑ رہی ہے؟'' اس کو دھوڈالنا اشد ضروری ہے'' اس کا ہاتھ خون سے تر تھا'' نینا تم مجھے پہننے کے لئے اپنے کپڑے دے دو خدا کرے تمہارے کپڑے میرے جسم پر آجاویں'' نینا اپنے صندوق میں سے ایک کالا لباس نکال لائی۔ یہ اس قسم کا لباس تھا کہ کسی کی بھی ملکیت ہوسکتا تھا۔ بوٹس اور نینا کا قد تقریباً یکساں تھا اور اس لباس کو پہن کر وہ کبھی بارنے کے کلب میں نہ گئی تھی اس لئے کسی کو شبہ ہو نہیں سکتا تھا کہ بوٹس نینا کے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ بوٹس کے کپڑے بجلی کے آتشدان پر خشک ہو رہے تھے اور اس نے نینا کے کپڑے پہن لئے تھے۔ اس کے آدھ گھنٹہ بعد فون کی گھنٹی بجی۔ نینا نے قہوہ تیار کرلیا تھا۔ بوٹس کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی اور قہوہ پی رہی تھی'' ہاتھ میں لے لو خواہ کوئی بھی ہو۔ میں اس کی باتیں سنتی رہوں گی۔ اس سے کہہ دینا کہ میں یہاں پر موجود نہیں ہوں اور کل رات سے مجھ سے ملاقات نہیں ہوئی ہے'' نینا نے رسیور کان میں لگالیا بوٹس کا سر اس کے کانوں کے پاس تھا فون پر آتی آواز دونوں کو سنائی پڑ رہی تھی۔ نینا نے اطمینان کی سانس لی۔ نینا نے اس مردانی آواز کو آہستہ آہستہ بولتے ہوئے سنا۔ یہ اسٹیونس کی آواز تھی ''ہیلو'' نینا نے جواب دیا ''ہیلو نینا کی کوشش رہی تھی ا۔ اس کی آواز مشکوک نہ معلوم پڑے۔ مگر اس کی آواز کسی اجنبی کی آواز معلوم دیتی تھی جو کسی دوسرے کمرے سے بول رہا ہو۔ کیا تم تنہا ہو۔'' ہاں کیوں''

''کل رات میں نے جو بات کہی تھی یاد ہے''

''ہاں''

''ایک واقعہ پیش آگیا ہے۔ میں تم سے فوراً

Downloaded from https://paksociety.com

میں تم سے فوراً ملنا چاہتا ہوں۔" کمرے سے باہر نہ جاؤ میں آرہا ہوں اور نینا اگر تمہارے کمرے میں اگر کوئی شخص میری آمد سے قبل آچکا ہو تو اس کا بندوبست کر لینا میں تم سے بالکل تنہائی میں گفتگو کرسکوں۔

اس امر کا خیال رکھنا۔

آخری جملہ سن کر بوٹس کا چہرہ سفید ہو گیا۔"اس سے پوچھو کہ کس کے آنے کا اندیشہ ہے۔""مسٹر اسٹیونس کس شخص کی میرے پاس آنے کی توقع ہے۔" اسٹیونس نے تامل کر کے کہا:"اگر تھانہ سے پولیس میری آمد سے قبل تمہارے کمرے پر آگئی ہو تو میں اس بات کو پسند نہ کروں گا کہ پولیس کسی شخص کو تمہارے کمرے میں موجود پاوے اور فون کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ وہ کتنا اعلیٰ خیال شخص ہے۔" بوٹس نے متاثر ہو کر تعریف کی' بلا کا ذہین ہے۔ اس نے سوچا کہ واردات کے وقت میں یقیناً جیک کے پاس موجود رہی ہوں گی اور جلد ہی اس نے قیاس لگالیا کہ اب میں کہاں پر ہوں اور اس طرح در پردہ اطلاع کر دی کہ پولیس آرہی ہے۔ نینا خواہ اس شخص کا چہرہ بظاہر خوبصورت نہ ہو مگر اس کا دل سفید ہے۔ اگر تم کو جیک سے محبت نہ ہوتی اور اس کی آواز گلوگیر ہو گئی" تو میں خود کسی ایسے شخص سے محبت کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتی۔

"مگر بوٹس مسٹر اسٹیونس میرے خیال میں بہت خوبصورت ہے"

"میرا بھی یہی خیال ہے قسمت تمہاری یاوری کرے اور خدا کرے تم اسکو حاصل کرنے میں کامیاب رہو"

اسی وقت زینہ کے نیچے گھنٹی بجی"میرے خدا۔ نینا پولیس آ گئی۔ اب میں کیا کروں۔"

"چھپ جاؤ۔" نینا یکا یک بے خوف اور مطمئن ہو گئی۔ اپنے کپڑے مجھ کو اٹھا دو۔ اس نے بوٹس کے کپڑے لیکر اپنے میلے کپڑوں کے صندوق میں سب سے نیچے رکھ دیے"میرے ملاقاتی کمرے میں چلی جاؤ اور پردے کے پیچھے میرے کپڑوں کے نیچے چھپ جاؤ"۔ نینا کے کمرہ خوابگاہ کے پیچھے ایک بڑا کمرہ تھا۔ اس کے کپڑے ایک تار پر لٹک رہے تھے۔ اور کونے میں

Downloaded from https://paksociety.com

ہیٹ رکھنے کیلئے ایک کونے میں بڑا صندوق رکھا ہوا تھا۔دوسری طرف بیت کا ایک بڑا بکس کپڑے رکھنے کا تھا۔

گھنٹی دوبارہ زور سے بجی۔ نینا ٹیوب کے پاس گئی اور ایسی آواز میں بولنے لگی گویا کہ ابھی جاگی ہے"ہیلو۔کون ہے۔

"تار آیا ہے" نینا نے سوچا کہ اوپر آنے کے بعد سے کس سرعت کے ساتھ وہ فریب دہی مکاری اور سازش کے جال مین پھنستی جا رہی تھی۔اوپر کمرے میں لیکر آجاؤ"

اس نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا اور کافی پکانے کا برتن اور دو پیالے پڑے ہوئے دیکھ کر انہیں اٹھا لیا اور میلے برتنوں میں لے جا کر میلے برتنوں میں لے جا کر شامل کر دیا۔اور غسل کرنے کا لبادہ اپنے جسم پر لپیٹ لیا۔خدا کا شکر ہے کہ گھبراہٹ کی وجہ سے اس نے کپڑوں کو ابھی تک پہنا نہ تھا اور صرف شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوئے تھی۔اسی وقت دروازے پر گھنٹی بجی۔اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔

"مس صاحبہ ہم لوگوں کو اندر آنے دیجئے۔کوئی تار نہیں آیا ہے ہم لوگ پولیس ہیڈ کوارٹر سے آئے ہیں۔شاید آپ کو ہم لوگوں کی آمد کی وجہ معلوم ہے

نینا نے حیرت سے آنکھیں کھول کر کہا" آپ لوگوں کی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔شاید آپ لوگ غلط کمرے پر آ گئے ہیں"

"آپ کا نام نینا میلون ہے نا" اچھا تو ہم لوگوں کو اندر آنے دو۔تم بار نے میک کے کلب میں ملازم ہو۔"

"ہاں"

"اچھا سنو" مس دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرو۔جتنی بھی دھوکا دینے کی کوشش کرو گی اتنا ہی پھنس جاؤ گی ہم لوگ تم کو کوئی تکلیف نہ دیں گے اور تم سے صرف چند سوالات پوچھنا چاہتے ہیں۔

"مگر میں اکیلی رہتی ہوں اور ابھی تک میں نے کپڑے بھی نہیں پہنے ہیں۔میں آپ

Downloaded from https://paksociety.com

لوگوں کو ایسی صورت میں اندر نہیں بلا سکتی ہوں"

"ہم کو سب معلوم ہے۔ بار نے کے کلب میں رقص کے وقت جتنے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اس سے بھی کم کپڑے پہن کر کام کرتی ہو۔ بہانہ بازی بند کرو اور ہم لوگوں کو اندر آنے دو۔ ورنہ مجبوراً دروازہ توڑ کر ہم لوگوں کو اندر آنا پڑے گا۔"

"حضرات مجھے افسوس ہے مگر مجھ کو کس طرح یقین آئے کہ آپ لوگ پولیس کے محکمہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اکیلی رہنے والی ہر لڑکی کو چوکس رہنا پڑتا ہے اور وہ کسی شخص کو اپنی خوابگاہ میں داخل نہیں ہونے دیتی ہے۔" ایک شخص نے محکمہ پولیس کا کارڈ ہلا کر اس کو دکھایا۔

نینا نے دروازہ کھول دیا کاش کے اسٹیونس اس وقت آ جاتا' اس نے سوچا کیا یہ دو آدمی سراغرسان ہیں۔ یا مجرم گروہ کے افراد جو کہ ان کو تلاش کر رہے ہیں۔ بہرحال ان سے چھٹکارہ حاصل کرنا ضروری ہے۔

اسٹیونس آنے میں دیر کیوں کر رہا ہے نینا دو آدمیوں کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے ان دونوں کو غور سے دیکھا۔ اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد اس کو اطمینان ہو گیا کہ وہ لوگ افسران پولیس ہیں۔ اسنے ان لوگوں کو لمرے لے چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے دیکھا، تب اس نے پیروں پر نظر ڈالی۔ یقیناً لوگ محکمہ پولیس کے ہیں مجرم گروہ کے لوگوں کے پیر اس طرح کے نہیں ہوتے ہیں اور ان دونوں سے نظر ملاتے وقت وہ پہلی بار مسکرائی

"مہربانی کر کے آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ سگریٹ لیجئے میں آپ لوگوں کی کیا خدمت کر سکتی ہوں کیا آپ لوگ بارنے میک کے کلب کے متعلق مجھ سے پوچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں"

اس نے ان دونوں کو اشارہ بازی کرتے دیکھا اور اس کا دل ڈوب گیا شاید اس کو یہ باتیں نہ کہنا چاہیے تھیں۔

☆☆☆

"مس صاحبہ بڑی حیرت کی بات ہے آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ ہم لوگ بارنے کے

Downloaded from https://paksociety.com

کلب کے بارے میں کچھ پوچھنے کیلئے آئے ہیں۔''

''بالکل آسان بات ہے آپ لوگوں نے آتے ہی پوچھا تھا کہ آیا میں وہاں پر کام کرتی ہوں اور فطرتاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کے شاید آپ لوگ اس جگہ کے بارے میں کچھ معلوم کرنے آئے ہیں'' نینا اس وقت بالکل مطمئن نظر آرہی تھی ہر قسم کے مردوں کی ذہنیت سے وہ واقف تھی، لیکن اگر یہ افسران مرد ہونے کے بجائے عورتیں ہوتیں تو اس آسانی سے وہ اس کو نہ سمجھ سکتی عورت ذات کو دھوکہ دینا آسان نہیں ہے عورتیں کسی نہ معلوم طاقت کی بدولت ہمیشہ یہ معلوم کر لیتی ہیں کہ کس وقت جھوٹ بولا جارہا ہے مگر مردوں کو دھوکا دینا آسان ہے۔ گزشتہ چند ایام سے اس کا یہی مشغلہ تھا کہ کس طرح مختلف مردوں کے عجیب وغریب خیالات اور خواہشات کا جلد اور حاضر دماغی سے جواب دیا جاسکتا ہے۔ اور چند حماقت خیز سوالوں کا جواب دینا تو بالکل آسان بات ہے۔

''اچھا مس چونکہ تم بارنے کے یہاں ملازم ہو۔ تم کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ بوٹس نامی لڑکی بھی اس کلب میں ملازم ہے۔''

''ہاں'' نینا نے بغیر چہرہ کا رنگ تبدیل کئے جواب دیا۔

''بوٹس سے آخری بار تمہاری کب ملاقات ہوئی تھی۔''

''کل رات کلب میں۔ بوٹس کسی زحمت میں تو نہیں پڑ گئی ہے۔''

''شاید تم کو معلوم نہیں ہے'' پولیس آفیسر نے طنزاً کہا'' کہ بوٹس جیک نامی شخص کی محبوبہ تھی اور کل وہ اس کے کمرہ واقعہ ہوٹل برٹن میں جیک کے ساتھ موجود تھی۔ اور آج صبح بیک مردہ پایا گیا۔ اس کے جسم میں پانچ گولیاں لگی تھیں۔''

''یقیناً بوٹس نے اس کو قتل نہیں کیا ہے'' وہ اپنی زبان کو کاٹ ڈالنا چاہتی تھی مگر اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا باوجود محتاط ہونے کے اس نے فاش غلطی کر دی تھی۔

''تم کو اس قتل کے متعلق علم ہے۔ ہم لوگوں کو پہلے ہی سے گمان تھا کہ تم کو اس واردات کا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

علم ضرور ہوگا۔اب بتاؤ کہ بوٹس کہاں ہے" ایک پولیس افسر کھڑا ہوگیا اور دھمکی آمیز طریقہ سے نینا کے قریب آیا۔ نینا ڈر کر کرسی کے اندر سکڑ گئی اسی وقت زینہ کے نیچے کی گھنٹی بجنے لگی۔"

"خدا کا شکر ہے" نینا نے اطمینان کی سانس لیکر کہا اور فون کے قریب گئی۔

یقیناً اسٹیونس آگیا ہے۔اس نے جلد آنے کا وعدہ کیا تھا۔مگر پولیس آفیسر نے نینا کے پہنچنے سے قبل ہی فون کو ہاتھ میں لے لیا۔"خاموش بیٹھی رہو میں خود باتیں کروں گا"

"ہیلو" اس نے کہا "اسمتھ کا کمرہ۔۔۔ذرا ٹھہر جاؤ۔" اور اس نے نینا سے پوچھا "تمہارے ہمراہ اسمتھ نامی کوئی شخص رہتا ہے۔"

"نہیں" نینا نے مسکرا کر جواب دیا۔میرے کمرے کے بغل والے کمرے میں جو لوگ رہتے ہیں اس کا نام اسمتھ ہے جس نے گھنٹی بجائی ہے اس نے غلطی کی ہے ایسی فروگذاشت ہوتی ہی رہتی ہیں"

دوسرے افسر نے کہا "ٹھیک کہہ رہی ہے۔گھنٹیوں کا معقول انتظام نہیں ہے۔ہم لوگوں نے خود پہلے غلطی سے اسمتھ کی گھنٹی بجائی تھی"

"یہ اسمتھ کا کمرہ نہیں ہے۔" افسر نے فون میں جواب دیا "دوسری گھنٹی بجاؤ"

"آپ کی مہربانی کا شکریہ" نینا قریب تھی اور آواز سن لی تھی۔یہ اسٹیونس کے بولنے کی آواز تھی۔تھوڑی دیر بعد پاس والے کمرے کی گھنٹی بجنے لگی۔افسران نے آواز سن کر سر ہلایا۔مگر نینا کو یہ سوچ کر خوشی ہوئی کہ اسمتھ کا خاندان چھٹی منانے باہر گیا ہوا ہے۔اسٹیونس کو کس طرح معلوم ہوا کہ وہ لوگ موجود نہیں ہیں شاید امر اتفاقی ہے۔

"اچھا مس یہ دخل در معقولات ختم ہوگئی اب صاف صاف بتاؤ دو ہم کو معلوم ہے کہ بوٹس یہاں پر موجود ہے ہم کو یہ بھی معلوم ہے کہ اسی نے جیک گولڈ کو گولی کا نشانہ بنایا اور مرنے کیلئے چھوڑ کر بھاگ آئی۔اگر وہ یہاں پر موجود ہے اور تم اس کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہو تو تم کو اعانت مجرم کی وجہ سے بیس سال کی سزا ہو سکتی ہے اور اگر ممبران جیوری کو یقین آگیا کہ دار دلت

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

قتل میں تمہاری بھی سازش ہے تو تم کو پھانسی کی سزا دی جا سکتی ہے بہتر ہے کہ سچ سچ بتا دو"

نینا نے اپنے ہونٹ دانت سے کاٹ لئے اور اب تو بدترین عذاب بھی اس کی زبان نہیں کھول سکتا اور دیگر چند خاص باتیں اس سے قبول کروا سکتے تھے مگر اس طرح کی صفائی گوئی کے بعد اس کا ارادہ مستحکم ہو گیا اگر بوٹس ان لوگوں کے بیان کے مطابق فی الواقعی خطرہ میں ہے تو نینا کے لئے اس کی مدد کرنا لازمی ہے۔

"تمہارا یہ خیال ہے" افسر نے طنزاً کہا تم ہم لوگوں کے لئے آسانی نہیں پیدا کرنا چاہتی ہو۔ ہم لوگ خود اپنی عقل سے کام لیں گے۔" نینا کی نگاہیں بلا ارادہ خواب گاہ کے کمرے کی طرف گئیں۔ دنوں اٹھ کر کمرے کی طرف گئے۔ کیونکہ ان لوگوں نے نینا کی حرکت کو دیکھ لیا تھا۔ نینا کے دل کی حرکت بند ہوگئی خوف سے وہ مبہوت ہوگئی حواس معطل ہو گئے اس کو ان لوگوں کو کمرے میں جانے سے کسی نہ کسی حیلہ سے باز رکھنا چاہئے۔ اگر وہ چلاتی ہے تو ان لوگوں کا شک مستحکم ہو جائے گا۔ وہ ان لوگوں کو باز رکھ سکے اس کمرہ میں کوئی بھی نہ تھا۔

"آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ اس کمرہ میں کوئی نہیں ہے۔"

"کوئی نہیں ہے" ایک افسر نے طنزاً کہا اور کپڑوں والے کمرے میں گیا اور پستول کو نکال کر گرج کر کہا" باہر نکل آؤ۔ مقابلہ کرنا بے سود ہے ہم کو معلوم ہے کہ تم وہاں موجود ہو میں نے تم کو نشانہ پر لے رکھا ہے گولی چلانے کی کوشش نہ کرنا" مگر کمرہ کے اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔ افسر نے دروازہ کھول دیا نینا حیرت زدہ ہوگئی۔ کمرے کے اندر کپڑوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔

اور اب نینا ہمت کر کے بولی" آپ لوگوں کا خیال بالکل غلط تھا۔ میں بالکل تنہا ہوں" اس نے بلند آواز میں کہا بوٹس کس طرح فرار ہوگئی شاید نل کے پائپ کے سہارے نیچے اتر گئی پولیس افسر کا بھی یہی خیال تھا لپک کر اس نے کھڑکی کھول دی اور باہر جھانک کر دیکھا" کھڑکی کے باہر کیا چیز دیکھ رہے ہو" نینا نے حیرت سے پوچھا۔

Downloaded from https://paksociety.com

''پھول ڈھونڈ رہے ہیں'' اس نے انتہائی حقارت سے کہا'' جب ہم لوگ اس لڑکی سے سوال جواب کررہے تھے ہم لوگوں کو مصروف رکھ کر دھوکا دیا گیا اور دوسری لڑکی کھڑکی کی راہ سے فرار ہوگئی۔

اسی وقت کسی کے چھینکنے کی آواز آئی۔ نینا کود پڑی اور افسران پولیس بھی چونک پڑے اور تب نینا نے زور زور سے چھینکنا اور کھانسنا شروع کر دیا۔

''کھڑکی بند کر دیجئے میں ٹھنڈ سے مری جارہی ہوں اور مجھ کو سردی لگ رہی ہے'' ایک پولیس افسر نے اس کو غور سے دیکھا'' تم بڑی ذہین ہو۔ایک بار پھر تم ہم کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو ہی گئی تھیں۔''

''آپ کا مطلب کیا ہے'' اس مرتبہ نینا کو فی الواقعی چھینک آئی۔وہ کانپ رہی تھی معلوم نہیں خوف کی وجہ سے یا بوجہ سردی۔

''اس طرح کی اداکاری کی صلاحیت رکھتے ہوئے بھی خدا معلوم نہیں تم ایک کلب کی ملازمت میں اپنی زندگی ضائع کررہی ہو۔مرفی بولس اسی کمرہ میں کہیں نہ کہیں موجود ہے۔کمرہ کی ہر چیز ادھیڑ ڈالو میں کھڑکی کے پاس کھڑا ہوں کوئی چیز بچنے نہ پاوے۔مرفی نے ہدایات پر عمل کیا پہلے ایک کمرہ میں کوچ کے نیچے باروچی خانہ اور الماری میں تلاش کیا تھوڑی دیر بعد واپس آکر کہنے لگا'' آج صبح سے تمہارے کمرے میں کوئی نہیں آیا۔ہم لوگوں کے علاوہ اور کوئی کمرہ میں داخل نہیں ہوا۔یہ بتاؤ کہ ہم لوگوں کی آمد سے پہلے کس کے ہمراہ قہوہ پیا جارہا تھا۔مجھ کو دو پیالوں میں قہوہ اور شکر ملی ہے اور قہوہ دانی گرم ہے''

نینا نے راز فاش ہوتا نظر آرہا تھا۔مگر اب کوئی شخص اس کے بدن کو گرم لوہے سے داغ کر بھی اس کی زبان کھلوا نہ سکتا تھا اب تو صرف ایک ہی راستہ کھلا رہ گیا تھا۔

''معلوم ہوتا ہے کہ آخرکار آپ لوگ بات کی تہ تک پہنچ ہی گئے۔جب آپ لوگ آئے تب میں اکیلی نہ تھی میرا محبوب میرے ہمراہ تھا وہ اس بات کو گوارہ نہیں کرسکتا تھا کہ کسی شخص کو

Downloaded from https://paksociety.com

اس کمرہ میں موجودگی کا علم ہووے۔ہم دونوں قہوہ پی رہے تھے۔جس وقت آپ لوگ آئے تھے وہ کھڑکی کے راستے نل کے سہارے نیچے چلا گیا۔"

ایک افسر نے دوسرے کی طرف پر معنی اشارہ کر کے کہا" آخر کار یہ پتہ چل ہی گیا کہ کوئی اسمتھ نامی شخص اس کمرہ میں رہتا ہے۔مجھے افسوس ہے کہ ہم لوگوں نے تم دونوں کا مزہ کرکرا کر دیا آج محلّہ کا کوئی شخص ہے تو دوسرے دن کسی پولیس مین کو بھی یہ شرف قربت حاصل ہو سکتا ہے۔" اپنے اس فحش مذاق پر وہ خود ہی ہنسنے لگا۔نینا نے دانتوں سے اپنے ہونٹ کاٹ لئے اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔ان افسران کو یقین ہو گیا کہ وہ بھی بدقماش لڑکی ہے۔مگر اس کو اس بات کی بھی پرواہ نہیں ہے بشرطیہ کہ بوٹس محفوظ رہ سکے بوٹس کی زندگی خطرہ میں ہے تھوڑی سی بدنامی اس کی جان کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی ہے۔

اب آپ لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ آپ لوگوں کی آمد پر میں کیوں اس قدر پریشان تھی "دونوں باتیں قرین قیاس ہیں۔تلاشی کو مکمل کرلو کھڑکی کے پاس والے افسر نے پھر حکم دیا۔"مزید تلاشی لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے" کمرے کے کونے سے آواز آئی۔کوئی شخص کمرہ میں نظر نہ آتا تھا مگر آواز بوٹس کی تھی اور کپڑا رکھنے کے صندوق کا ڈھکن ہلنے لگا۔میں صندوق کے اندر موجود ہوں خدا کے لئے باہر نکالو اگر پانچ منٹ اور اسی حالت میں رہی تو زندگی بھر کے لئے اپاہج ہو جاؤں گی۔" چادر تکیہ اور کپڑوں میں لپٹا ہوا بوٹس کا سر نظر آیا۔"آہستگی سے مجھے باہر نکالو اس نے درد سے چلا کر کہا نینا حیرت میں تھی کہ کس طرح بوٹس اس صندوق میں سما سکتی تھی اور افسران پولیس کو حیرت تھی کہ کس طرح اتنی دیر تک صندوق کے اندر رہ کر وہ اس تکلیف کو برداشت کر سکی۔اگر یہ واقعہ اس پر درد والمیہ ماحول میں رونما نہ ہوا ہوتا تو یقیناً بوٹس کو اس حال میں دیکھ کر ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو جاتا۔

"آخر کار اس کمرہ میں محبت کے شہزادہ کی موجودگی کا خیال باطل نکلا" پولیس افسر نے فخریہ نینا کی طرف دیکھ کر کہا" مجھے پہلے ہی سے اس کے وجود کا اعتبار نہ تھا تم مجھے اس قماش کی

Downloaded from https://paksociety.com

لڑکی نہ معلوم دیتی تھیں اور نینا مسکرا دی۔

پولیس افسر اس طور سے اپنے نامہذب الفاظ کا جس کو چند منٹ قبل اس نے نینا کے خلاف استعمال کیا تھا معذرت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''اس کمرہ میں کوئی مرد موجود نہ تھا'' بوٹس نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا خیر اب تو میں مل ہی گئی مجھ سے آپ لوگ کیا چاہتے ہیں اور اب سب کے سب نشست کمرے میں چلے گئے۔

''یہ سوال مجھ سے نہ پوچھو تم دونوں کو وکیل سرکار کے دفتر تک چلنا پڑے گا مرفی دفتر میں فون کر دو کہ وہ لڑکی اور اسکی ایک دوست ہم لوگوں کے ہمراہ ہیں۔ ویگن بھیج دی جاوے تم جیسی ذہین اور چالاک لڑکیوں سے بات کرنے کے لئے افسران بالا کی ضرورت پڑیگی''

بوٹس نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا ''ہم لوگوں کو وکیل سرکار کے دفتر کیوں لے چل رہے ہو۔''

''ننھی نہ بنو'' تمہارے محبوب کی لاش اسپتال میں پڑی ہوئی ہے اور اسکا جسم گولیوں سے چھلنی ہے پھر بھی تم مجھ سے وجہ دریافت کر رہی ہو اس نے بے رحمی سے جواب دیا اب اس کا حساس دماغ بے قابو ہو گیا وہ پاگلوں کی طرح رونے لگی ''مہربانی کر کے مجھے یہ بتا دیجئے کہ جیک زندہ ہے میں نے اس کو نہیں مارا ہے''

تم نے نہیں مارا تمہارا پستول کہاں ہے مرفی پستول کیلئے پھر کمرے کی تلاشی کرو اور نینا سے جو کہ خوف سے کانپ رہی تھی کہا '' کپڑے پہن لو۔ ورنہ سردی سے ٹھٹھر جاؤ گی اس کمرہ میں تمہاری واپسی عرصہ دراز کے بعد ہوگی نینا اندر کے کمرے کیطرف چلی۔'' مرفی تم بوٹس کی نگرانی کرو اور میں اس لڑکی کی نگرانی کروں گا''۔

''مگر آپ ہی نے تو مجھ کو کپڑا پہننے کی اجازت دی تھی''

''بالکل درست ہے مگر میں تم کو اپنی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دوں گا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کھڑکی کی راہ سے فرار ہو جاؤ کپڑے اٹھا لو ہم لوگ منہ دوسری طرف پھیر لیں گے اور تم

Downloaded from https://paksociety.com

کپڑے اسی کمرے میں پہن لو" مجبوراً نینا نے تعمیل حکم کی۔

☆☆☆

نینا پردے کی آڑ میں کپڑے پہنتی رہی۔ بوٹس افسران پولیس سے ملتجیانہ کہہ رہی تھی "مہربانی کر کے نینا کو چھوڑ دیجیے وہ اس واقعہ کے بابت کچھ نہیں جانتی ہے اور ابھی بالکل بچہ ہے"

"اس کے بچہ ہونے میں کیا شک ہے شاید تم یہ سمجھ رہی ہو کہ ہم لوگ معصوم لڑکیوں کا دیدار حاصل کرنے یہاں پر آئے ہوئے ہیں۔

بوٹس نے تلخی سے کہا "ہم لوگوں کی قربت حاصل کرنے کے لئے دوسرے لوگ زرکثیر صرف کرتے ہیں مگر آپ کو یہ فخر مفت حاصل ہو رہا ہے۔ کیا میں سگریٹ پی سکتی ہوں۔"

"اپنا نہیں مگر میں سیگرٹ دے رہا ہوں اور میں اس کو جلا بھی دونگا اپنے دونوں ہاتھ میز پر رکھو۔"

"آپ لوگ غلطی کر رہے ہیں۔ جیک کے بارے میں صرف مجھ کو واقفیت ہے وہ میرا دوست تھا اور میں اس پر ناز کرتی ہوں۔ مگر نینا کو اس سے نہ تو کوئی سروکار ہے اور نہ اس واردات کے متعلق ہی وہ کچھ جانتی ہے۔"

"یقیناً وہ اتنا جانتی ہے کہ تمہارے لیئے اس نے سیکڑوں باتیں غلط بتائیں" اتنے میں نینا کوٹ اور ٹوپی پہن کر باہر آگئی۔ بوٹس بھی کھڑی ہوگئی "مہربانی کر کے اندر کے کمرہ میں میرا کالا کوٹ لیتے آئیں اور کوئی ٹوپی بھی۔"

"دوسری ٹوپی پہن لینا ہی اچھا ہے ورنہ تمہاری ٹوپی تو پہلے ہی پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی ہے وہ ٹوپی جیک کے کمرے میں پڑی تھی نینا کو حیرت تھی کہ جیک کے کمرے میں بوٹس کی اور کون کون سے چیزیں دستیاب ہو چکی ہیں۔ بوٹس خود یہی سوچ رہی تھی۔

پولیس دفتر جاتے وقت نینا کو معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہی ہے پولیس

Downloaded from https://paksociety.com

ویگن کو تماشائیوں کے ہجوم نے گھیر لیا۔اس تمام ہجوم میں ایک چہرہ کو موجود پا کر نینا کو کچھ اطمینان ہوا۔اور رحمدل بھوری آنکھیں اس کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھیں ان آنکھوں سے ہمدردی اور نزاکت موقع کا احساس ظاہر ہورہا تھا۔دور ایک کار کھڑی ہوئی تھی اسٹیونس ان کی آمد کا انتظار کررہا تھا۔پولیس ویگن ان دونوں کو لے کر روانہ ہوگئی ایک کار ویگن کا تعاقب کرنے لگی بوٹس نے بھی اس کار کو دیکھا اور چپکے سے نینا کو اشارہ کیا نینا نے سوچا کہ کتنی جلدی بری خبر پھیل جاتی ہے دفتر پہنچنے پر فوٹو گرافر تصویر لینے کیلئے موجود تھے دونوں نے اپنے کوٹوں سے چہرہ کو چھپالیا۔اور دفتر میں جلدی سے داخل ہوگئیں۔وہ لوگ ایک سیڑھی پر چڑھے۔

''اپنا منہ کھول لو۔فوٹو گرافروں کو اس عمارت کے اندر آنے کی اجازت نہیں ہے اور اگر فرار ہونے کی کوشش نہ کروگی تو تم کو کوئی مزید تکلیف نہ دی جائیگی'' ان دونوں کو ایک کمرہ میں بٹھا دیا گیا۔مرفی نگرانی کرتا رہا اور دوسرا افسر چلا گیا اور واپس آکر کہا چیف صاحب پہلے نینا میلون کو طلب کررہے ہیں۔''عجب نرالا دستور ہے'' بوٹس نے کہا'' جس کو کچھ واقفیت ہے اس سے تو پوچھتے نہیں اور ایک غریب لڑکی کو بلا کر دھمکی اور اذیت دے کر دریافت حال کرنا چاہتے ہیں'' بوٹس نے کہا اس وقت چپ رہو۔تم کو بھی زبان کھولنے کا موقع ملے گا''

''میں کچھ ایسے لوگوں کو نامزد کرسکتی ہوں کہ جن کا نام سن کر اس دفتر والے بھی سناٹے میں آجاویں گے۔'' بوٹس نے نفرت سے دیکھ کر کہا۔

نینا ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئی۔ایک بڑی میز کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا جس کے چہرہ سے انتہائی سختی برس رہی تھی ۔ ایسے شخص کے روبرو جھوٹ بولنا آسان نہ تھا۔یہ شخص عینک لگائے ہوئے تھا۔

''مس میلون اس نے عینک کے اندر سے دیکھتے ہوئے کہا'' مہربانی کر کے اس کرسی پر بیٹھ جائیے۔'' وہ اظہار تشکر کے ساتھ بیٹھ گئی اس پر غشی کا غلبہ ہورہا تھا۔چند گھنٹوں کے واقعات کی الجھن کی وجہ سے سر چکرا رہا تھا۔

Downloaded from https://paksociety.com

''جہاں تک ممکن ہو سکے آپ کو سہولیات دی جائے گی'' وکیل سرکار نے کہا'' چند سوالوں کے جواب دیجئے اس کے بعد آپ کو فرصت ہے ہم کو یہ بتلایئے کہ آیا آپ بارنے کے کلب میں رقص کا مظاہرہ کرنے کے لئے ملازم ہیں۔ نینا نے دیکھا کہ ایک شخص کاغذ پر ہر لفظ کو تحریر کر رہا ہے۔

''ہاں''

''تم نرائن برٹن عرف بوٹس سے واقف ہو''۔

''ہاں''

''تم سے بوٹس سے آخری ملاقات کب ہوئی تھی''

''چند منٹ قبل ساری رات وہ میرے ہمراہ کمرہ میں مقیم رہی تھی۔'' ''مس میلون۔ آپ غلط بیانی کر رہی ہیں۔ اس طرح آپ کو کوئی فائدہ نہ ہوگا صاف گوئی ہی میں آپ کا مفاد ہے ہم لوگ آپ کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔''

''میرا مطلب ہے کہ آج علی الصبح وہ میرے پاس آئی تھی۔ ہم لوگ کلب میں کافی رات گئے تک کام کرتے ہیں۔ اس طرح وہ ساری رات میرے ہی ساتھ رہتی تھی''

اس نے بوٹس کی ٹوپی دکھا کر پوچھا'' تم نے اس ٹوپی کو پہلے بھی کبھی دیکھا ہے'' اس کو نینا نے پہچان لیا کیونکہ بوٹس نے اس ٹوپی کو اس کی موجودگی میں خریدا تھا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس ٹوپی کو پہچانتی ہو کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ ٹوپی کہاں پر ملی ہے''

''نہیں'' نینا کے حلق سے بمشکل تمام یہ لفظ نکلا۔

''وہ آج صبح دس بجے جس کمرے میں جیک گولڈ کو گولی سے زخمی کیا گیا ہے اسی کمرہ میں یہ ٹوپی ملی ہے۔''

''اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے مس برائن بوٹس میرے کمرے میں دس بجے صبح سے بہت پہلے ہی آ چکی تھی۔ شاید وہ نو بجے آئی تھی۔

''تو پھر یہ بات صحیح ہے کہ مس برائن رات بھر آپ کے ہمراہ نہیں رہی۔ بلکہ نو بجے صبح کے

Downloaded from https://paksociety.com

قریب آئی تھی۔ مس میلون کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ جیک مس برائن کا محبوب تھا۔ اور رات میں تم خود جیک کے ہمراہ اس کے کمرہ میں گئیں مس برائن بھی پہنچ گئی اس نے تم دونوں کو ایک کمرے کے اندر دیکھا اور پستول نکال کر تمہاری موجودگی میں جیک کو گولی ماردی۔ تم بھاگ کر اپنے کمرے پر گئیں اور مس برائن بھی تمہارے تعاقب میں روانہ ہوئی۔ آپ اپنے جرم کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ اتنے میں پولیس پہنچ گئی کیا یہ میرا خیال غلط ہے کہ جیک کو اسی طرح ہلاک نہیں کیا گیا" وکیل سرکار کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی اور وہ غصہ سے نینا کے اوپر جھکا ہوا تھا۔

"نہیں نہیں" نینا نے چیخ کر کہا اور بے ہوش ہوگئی۔

آنکھ کھلنے پر اس نے خود کو دوسرے کمرہ میں پایا اور ایک عورت اس کے چہرہ پر پانی کا چھینٹا دے رہی تھی۔

"ہلکان مت ہو" اس عورت نے کہا۔

"مگر اس کمرہ میں وہ شخص بڑی خوفناک باتیں کہہ رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد مرفی آیا "مس آپ کو چیف صاحب پھر طلب کر رہے ہیں۔"

وہ حرکت کرنے سے معذور تھی۔ مرفی اس کو سہارا دے کر لے گیا۔ وکیل سرکار موجود تھا اور اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہا تھا۔ اسکے سامنے بوٹس مخالف کرسی پر بیٹھی تھی اس کے چہرہ سے حقارت اور نفرت برس رہی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ اسکا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔

نینا نے کچھ کہنا چاہا مگر بوٹس نے روک دیا "اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے تم مجھکو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی ہو تم کو ناکردہ گناہ اپنے ساتھ گھسیٹنا بھی بے سود ہے میں نے سارا حال بے کم وکاست بتا دیا ہے۔ پہلے میری باتوں کا اعتبار نہیں کیا گیا مگر اب میں نے اطمینان دلا دیا ہے کہ ایک دوست کی خاطر تم نے یہ سب زحمت اپنے سر لی ہے اور تم اپنی حرکت کے انجام سے بھی بے خبر ہو۔ خدا حافظ۔ پھر ملیں گے"

Downloaded from https://paksociety.com

اور بوٹس نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

وکیل سرکار نے نینا کی طرف دیکھ کر کہا کاش کہ آپ نے اصلی واقع پہلے ہی بیان کر دیا ہوتا۔غلط بیانی سے کوئی فیض نہیں پہنچتا ہے۔

نینا کے ذہن میں آیا اور کہا کہ پھر آپ نے کیوں غلط بیانی سے ابتداء کی''بوٹس کی طرف آخری بار اشکبار آنکھوں سے دیکھا۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا کسی نہ کسی طرح اتر کر نیچے گئی اور باہر نکلی سر چکرایا اور وہ چلا اٹھی۔چہرہ کو ہاتھ سے چھپا لیا۔اور گرنے لگی اسی وقت مضبوط ہاتھوں نے اس کو سنبھال لیا۔اور اس کے کانون میں آواز آئی ''کوئی خوف کی بات نہیں ہے۔تھوڑی دیر میں ٹھیک ہو جاؤ گی۔مجھ کو اوپر نہیں جانے دیا اسی وجہ سے یہیں پر انتظار کر رہا تھا'' بے ہوشی کی حالت میں کوئی کوئی لفظ اس کے دماغ تک پہنچ رہے تھے۔تم لوگ راستے سے ہٹ جاؤ۔دیکھتے نہیں ہو کہ لڑکی بے ہوش ہوگئی ہے''اس نے ہجوم سے کہا۔اسٹیونس اس کو سہارا دے کر لے چلا اور وہ بالکل بے ہوش تھی۔

☆☆☆

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

اسٹیونس کی تنبیہ کے باوجود نینا حسب معمول بار نے میک کے کلب میں کام کرنے گئی

”آج رات کلب نہ جانا“ اس نے کہا تھا

”مسٹر اسٹیونس میں مجبور ہوں۔ کلب میں پولیس کی وجہ سے یوں بھی ایک لڑکی کی کمی ہو چکی ہے مگر اب وہ کہاں ہے۔“ دونوں نینا کے کمرے میں تھے ہوش میں آنے کے بعد نینا پانچ بجے شام تک سوتی رہی۔ اور وہ بیٹھا نگرانی کرتا رہا نینا اس کی موجودگی میں خود کو ہر طرح محفوظ سمجھ رہی تھی۔ اسٹیونس نے فون کے آلے اور گھنٹی میں روئی بھر دی تھی۔ دودھ گرم کر کے نینا کو پلایا تھا اور سونے کے لئے خوابگاہ میں بھیج دیا تھا۔

”تم کو میری موجودگی سے خوف تو نہیں معلوم ہو رہا ہے“

”نہیں مسٹر اسٹیونس بلکہ میں خوشی محسوس کر رہی ہوں“ اس نے خوابگاہ کا دروازہ بند کر لیا تھا

Downloaded from https://paksociety.com

اور سو گئی تھی جاگنے کے بعد اٹھ کر دوسرے کمرے میں گئی اور دیکھا کہ اسٹیونس کے پاس بہت سے اخبارات پڑے ہوئے ہیں۔

''اب طبعیت کیسی ہے''

''اچھی ہے کلب جانے کی تیاری کرنا چاہئے دیر میں پہنچنے سے بار نے ناراض ہو گا'' ''بار نے کو فون کر کے اطلاع کر دو کہ سر میں سخت درد ہے آج تم کو آرام کرنا چاہئے۔

''کیا آپ کا خیال ہے کہ اس واقعہ کے بعد کلب میں میری صورت دیکھنا پسند نہ کرے گا''

''نہیں ایسی باتوں کی وہ رتی بھر پرواہ نہیں کرتا ہے ایسی معمولی باتوں سے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے میں صرف تمہاری وجہ سے ایسی صلاح دے رہا ہوں۔''

''مسٹر اسٹیونس مہربانی کر کے ان تمام واقعات کے متعلق مجھ کو بھی تفصیل سے بتا دیجئے اگر اسی طرح کے جنجال میں پھنسنا میرے مقدر میں لکھا ہے تو لم از کم کچھ تو مجھ کو معلوم ہونا چاہئے۔

''یہی تو وقت ہے''

''کیا مطلب''

''تم کو پہلے ہی ضرورت سے زیادہ معلوم ہے''

''مگر مجھ کو کچھ بھی نہیں معلوم ہے ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو بہت سی باتیں معلوم ہیں۔ پولیس افسروں وکیل سرکار اور اب آپ خود یہی سمجھتے ہیں مگر میں نے جو کچھ بتایا ہے اسکے علاوہ کچھ نہیں معلوم ہے۔

''تو بوٹس نے رات کے واقعہ کے بارے میں تم کو پتہ نہیں بتایا۔

''اس کو موقع ہی نہیں ملا جیسے ہی وہ کچھ بتانا شروع کرتی تھی کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی۔ یا وہ خود ہی خاموش ہو جاتی تھی اور میرے سواالات کا جواب نہ دیتی تھی۔

''اس نے یہ نہیں بتایا کہ اس نے جیک کے کمرے میں کس کو دیکھا تھا'' نہیں مگر میرا خیال ہے کہ جتنا آپ بتا رہے ہیں اس سے کہیں زیادہ حالات آپکو معلوم ہیں''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''ہاں مجھ کو بہت سی باتیں معلوم ہیں''

''مجھ کو بھی بتا دیجئے''

''میں نہیں بتا سکتا ہوں تم کو میرا اعتبار کرنا پڑے گا وقت آنے پر سب بتا دوں گا مگر اس وقت بعض وجوہات کی بنا پر مجھ کو اپنی زبان بند رکھنی پڑ رہی ہے۔

''آپ کا مطلب ہے کہ آپکی جان بھی خطرے میں ہے اسی طرح جیسے کہ جیک کو خطرہ تھا''

''نہیں اس طرح کا کوئی خطرہ مجھ کو نہیں ہے۔'' کم از کم ابھی نہیں ہے'' میرے بارے میں کوئی بات نہ کرو ان باتوں کو بھول جاؤ۔ اگر کلب جانا ہی چاہتی ہو تو تیار ہو جاؤ۔ راستہ میں کچھ کھا پی لیں گے اور اسکے بعد کلب سے کچھ فاصلہ پر تم کو اتار دوں گا اور اسکے بعد پھر کلب آؤں گا تا کہ گھر تک بخیریت پہنچا دوں'' مگر یاد رکھنا اگر آج رات مجھ کو کلب میں دیکھا تو جب تک کوئی تعارف نہ کرائے مجھ سے بات مت کرنا سچی بات یہ ہے کہ ابھی تک ہمارا تمہارا باقاعدہ تعارف ہی نہیں ہوا ہے اور وہ ہنسنے لگا نینا بھی ہنسنے لگی۔ ''کتنی پر لطف بات ہے کہ ہر موقع پر ضرورت پر آپ میری مدد کے لئے موجود ملتے ہیں حالانکہ میں آپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہوں''

''خیر اس کی پرواہ نہ کرو تیار ہو یا نہیں''

''بالکل تیار ہوں'' گزشتہ چوبیس گھنٹہ کے خوفناک واقعات کے باوجود نینا اس وقت بے حد خوش تھی۔

اس دن کلب میں وہ جب حاضر ہوئی۔ بار نے اسکے پاس آیا۔

''آج رات میں کام کرنے کے لئے آئی ہو''

''کیا آپ مجھ سے کام نہیں لینا چاہتے ہیں''

''ضرور۔ مگر میرا خیال تھا کہ آج کے واقعات کے بعد تم خود میرے کلب میں ملازمت کرنا پسند نہ کرو گی میرے کلب میں ملازموں کی کمی ہو گئی ہے۔ بوٹس ابھی تک حراست میں ہے۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

"بارنے سے نینا نے ہمت کر کے پوچھا۔ "بوٹس نے تو یہ قتل نہیں کیا۔ اخبارات میں تو یہی چھپا ہے کہ کچھ اجنبی لوگوں نے جیک کو ہلاک کیا ہے مگر بوٹس کا کیا خیال ہے" وہ صرف واردات کے وقت وہ جیک کے کمرے میں موجود تھی"

"پھر وہ کیوں حراست میں ہے"

"پولیس کا خیال ہے کہ شاید اس سے قاتلوں کا نام معلوم ہو جاوے تم سے تو اس نے کوئی ذکر کیا تھا یا نہیں"

"بالکل نہیں" نینا نے ہنس کر کہا "مجھ کو کچھ بھی نہیں معلوم ہے۔ اس کو خود ہوش نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے اور نہ میں اس کی باتیں ہی سمجھ سکی۔"

"کیا تم کو کچھ یاد نہیں ہے"

"جو کچھ یاد ہے وہ بھی میں اب بھلا دینا چاہتی ہوں۔"

"اگر تمہاری جگہ پر میں ہوتا تو میں بھی یہی کرتا۔"

☆☆☆

نینا کو اسٹیونس کی صلاح اور امداد کی سخت ضرورت تھی مگر وہ کہیں نظر نہ آتا تھا۔ اس نے بارنے کو دیکھا، وہ نینا کی نقل و حرکت کو بغور دیکھتا رہا تھا۔ اس کی نظریں نینا سے گزر کر مارٹن پر پڑیں اور کچھ اشارہ کیا۔ نینا نے دیکھا کہ مارٹن نے جواب میں سر ہلایا۔ بارنے نینا کی طرف بڑھا۔

یکا یک بارنے سے وہ خائف ہوگئی وہ اس وقت پہلے جیسا نظر آ رہا تھا۔ اسی نامعلوم خیال کی وجہ سے اس نے بارنے سے عبارت کاغذ کا تذکرہ کرنا [illegible] نہ خیال کیا۔ وہ مسکرا کر اس کی طرف بڑھی، بارنے اسپائیک کہاں گیا مجھے اس کو بوٹس کا ایک پیام دینا ہے اس اجنبی کی موجودگی میں میں نے بتلانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ مجھے یہ بھی علم نہ تھا کہ دونوں کے تعلقات کیسے ہیں۔"

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کیا پیام دینا ہے۔ میں خود اسپائیک کو بتادوں گا۔"

"نہیں بارنے' شکریہ۔ پیام ذاتی ہے۔ میں خود اسی کو بتاؤنگی اور اس لیے میں اسپائیک کو تلاش کررہی ہوں۔ مگر وہ ہے کہاں پر۔"

"وہ فون پر بات کرنے گیا ہے' وہ دیکھو واپس آرہا ہے۔" دونوں کی نظریں اسپائیک پر پڑیں۔ اور دونوں نے حیرت سے دیکھا' اسپائیک بدحال ہورہا تھا اور اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ وہ اندھوں کی طرح میزوں سے ٹکراتا ہوا ان دونوں کی طرف بڑھا۔ اپنی مٹھیوں کو بار بار کھول اور بند کررہا تھا۔ "اسپائیک" ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

"بارنے مجھے اس سے باتیں کرنے دو تم کو معلوم ہے کہ ہم دونوں میں کافی دوستی ہے۔"

"ہاں" اس نے ایک عجیب طرح کی آواز میں کہا۔

"بارنے تم خود سمجھ سکتے ہو' اگر اسپائیک کسی وجہ سے پریشان ہے تو ایک عورت کے الفاظ اس کو جلد سکون دے سکتے ہیں۔"

"اچھی بات ہے۔"

نینا اسپائیک کے پاس گئی' دونوں کی نظریں ملیں' اسپائیک نے اسکی آنکھوں میں ہمدردی اور انسانیت کی جھلک دیکھی۔

"اسپائیک میں تمہاری کس طرح مدد کرسکتی ہوں۔"

"کوئی خاص بات نہیں ہے' مجھ کو بڑی خبر ملی ہے۔ میں نے اپنا فون کیا تھا' معلوم ہوا جیک مرگیا۔ نینا دس منٹ قبل اس کی موت واقع ہوئی' اس نے اپنی زبان سے تادم آخر کچھ بھی نہ کہا۔ وہ مجھ کو بھی کچھ بتلانا نہ چاہتا تھا۔ مگر سنو جب تک میرے دم میں دم ہے میں جیک کے قاتلوں سے بدلہ لیے بغیر چین نہ لونگا۔" اب بھی وہ مٹھیاں کھول اور بند کررہا تھا اور اسکی آواز بہت آہستہ ہوگئی تھی۔

"اسپائیک اس وقت تم سے تذکرہ کرنا تمہاری ذات پر ظلم کرنا ہے مگر مجھے تمہاری امداد

Downloaded from https://paksociety.com

درکار ہے۔ مجھ کو سخت مصیبت درپیش ہے اور تمہارے سوا میرا کوئی مددگار نہیں ہے۔"

"مصیبت میں ہو۔ تمہارا کیا مطلب ہے' کیا کوئی مرد تمہاری مصیبت کا باعث ہے۔"

"نہیں نہیں۔ اسپائیک اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ خراب خبر ہے' مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھے قتل کرنے کی کوشش کریں گے۔"

"وہ لوگ سے تمہارا مطلب کن لوگوں سے ہے۔"

"جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہی میرا مطلب ہے۔ تم اب اس طرح باتیں کرتے رہو گویا کہ ہم لوگ جیک کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں' کبھی کبھی بلاوجہ دوران گفتگو میں جیک کا نام لیتے رہو۔ مجھ کو ایک تحریر ملی ہے۔ باہر لیجا کر اس کو پڑھ لو' جلدی کرو' میں کلب سے گھر جا رہی ہوں۔ اگر ممکن ہو سکے تو نصف گھنٹہ بعد سینڈی کے کلب میں مجھ کو ملو۔ اگر آدھ گھنٹہ بعد وہاں نہ آ ؤ گے تو میں سمجھ لوں گی کہ تم کو فرصت نہیں ملی اور گھر چلی جاؤں گی۔ خدا حافظ اسپائیک۔ جیک کی مرگ ناگہاں کا مجھ کو بھی افسوس ہے۔"

نینا نے اسپائیک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا اور تھپ تھپایا۔ اس حرکت میں ایک ماں کی شفقت معلوم دیتی ہے۔ اس طرح کاغذ کا ٹکڑا دیتے ہوئے کسی نے نہ دیکھا' چند منٹ بعد وہ بارنے کے پاس گئی۔

"وہ بالکل شکستہ دل ہو رہا ہے اور اس خبر سے اس کو دلی صدمہ پہنچا تھا' میں کچھ بھی نہ کر سکی حتیٰ کہ بوٹس کا پیام بھی نہ دے سکی' وہ اس وقت آپے میں نہیں تھا اور شاید مجھ کو پہچاننے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتا تھا۔"

"تو جیک مر ہی گیا۔"

"ہاں اور اس نے تادم آخر راز کو ظاہر نہیں کیا"

"یہ بات بھی اسپائیک نے تمہیں بتائی تھی؟"

"ہاں' شب بخیر بارنے اب میں گھر جا رہی ہوں۔ مجھے نیند آ رہی ہے۔"

Downloaded from https://paksociety.com

''دس منٹ بعد نینا سینڈی کے ریسٹورانٹ میں ایک عقبی بوتھ میں بیٹھی ہوئی تھی' براڈوے کا یہ ریسٹورانٹ شبانہ روز کھلا رہتا تھا' یہاں پر ہر قماش کے لوگوں کی آمدورفت تھی۔ پارک آوینو کے کروڑ پتی سرمایہ دار بھی نظر آتے تھے اور شکاگو کے مجرم گروہ کے افراد بھی' انتظار کرتے پندرہ منٹ نہ گزرے تھے کہ اسپائیک آگیا اور نینا کے سامنے میز کے دوسری جانب اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بیٹھ گیا۔

''تمہارے اس کاغذ کے ٹکڑے نے مجھ کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ کیا تم نے اس کمرے میں کسی ایسے شخص کو جاتے ہوئے دیکھا تھا جس کا تعلق اس کلب سے نہیں ہے۔''

''میں بھی اس بات پر غور کر رہی ہوں' کیا تمہارا خیال ہے کہ اس کلب کا کوئی ملازم مجھ سے مذاق کر رہا ہے۔''

''کوئی شخص اتنا ذلیل اور کمینہ خصلت نہیں ہوسکتا ہے کہ تم سے اس طرح کا مذاق کرے میرا خیال ہے کہ معاملہ بہت ہی نازک اور اہم ہے۔''

''تمہارا خیال ہے کہ جیک کی طرح مجھ کو بھی کوئی شخص گولیوں کا نشانہ بنانا چاہتا ہے۔''

''میرا نظریہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم کو اس خطرہ سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔''

''مگر اسپائیک مجھ کو ڈبل کراس کر رہا ہے اور نہ مجھ کو کوئی راز کی بات ہی معلوم ہے۔ پھر بھی حیرت کا مقام ہے کہ لوگ میرے در پے ہیں۔''

''یہ بات نہیں ہے' میری صلاح مانو اور تم یہاں سے کسی اور جگہ چلی جاؤ۔''

''آخر میں جاؤں کہاں' میرا اس دنیا میں کوئی بھی حامی و مددگار نہیں ہے۔''

''میں تمہاری امداد کروں گا'' اس نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ ''جان من پہلی نظر پڑتے ہی میں تمہاری محبت کا دیوانہ ہوگیا تھا' پہلی نظر میں محبت پیدا ہوجانے کا میں قائل نہ تھا مگر اب میرا نظریہ بدل گیا ہے' میری شناسائی تم سے بہت کم عرصہ سے ہے مگر میں یہ جانتا ہوں کہ ساری دنیا میں تمہی وہ لڑکی ہو جو میرے دل پر حکمران ہے۔ کیا تمہارے بھی میرے متعلق یہی

Downloaded from https://paksociety.com

جذبات ہیں۔" اور اس نے اس کا ہاتھ زور سے دبایا۔ اس حرکت سے نینا کے دل میں کراہت پیدا ہوئی' نینا نے اسکی آنکھوں میں جذبات کی غیر معمولی چمک دیکھی اور وہ سنبھل گئی جبکہ اس کے بھی جذبات گرم ہونے لگے تھے......

"اسپائیک میں تم کو ہمیشہ اپنا دوست سمجھتی تھی مگر مجھ کو معلوم نہ تھا کہ میرے متعلق تمہارے خیالات اس طرح کے ہیں' میں تمہاری دل آزاری نہیں کرنا چاہتی ہوں مگر اسپائیک تم خود سمجھ سکتے ہو کہ کسی انسان کے دل میں اس طرح کے جذبات پیدا ہو جانا کوئی غیر فطری بات نہیں ہے مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ جس ہستی سے تم کو محبت ہو وہ بھی تم سے محبت کرنے لگے۔"

"مجھے معلوم ہے مجھے کبھی امید نہ تھی کہ تم جیسی خوبصورت دوشیزہ مجھ سے محبت کر سکتی ہے۔" نینا چونک پڑی' اس کی آواز بدل گئی تھی' وہ سخت الفاظ استعمال کرنے کا عادی نہ تھا اور اس کی گفتگو مہذب اور شائستہ ہوتی تھی۔ شاید جواری ہونے کی وجہ سے اس کے اطوار و خصائل اس طرح کے تھے کیونکہ جواری کیلئے شائستہ ہونا ضروری ہے' مگر آج وہ کریہہ اور سخت الفاظ استعمال کر رہا تھا۔ شاید اس کی زندگی میں کوئی واقعہ رونما ہو گیا ہے جس کی وجہ سے وہ پستی کی طرف گر رہا ہے۔

اسپائیک میری بات سچ سمجھو' اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔ میرے دل میں تمہاری بڑی وقعت ہے مگر میں تم سے محبت نہیں کرتی۔"

"میں تم سے شادی کرنے کا درخواستگار نہیں تھا' مجھے خیال تھا انہیں کسی کی امداد کی ضرورت ہے۔ ہم دونوں ایک ساتھ اس شہر کو چھوڑ دیتے۔ میرے پاس کافی دولت ہے ہم لوگ دوسری جگہ جا کر خاموش زندگی بسر کر سکتے تھے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ بغیر رشتہ ازدواج منسلک ہوئے ہی میں تمہارے ہمراہ چلوں گی۔"

"ہاں۔ ہم لوگ دنیا کی نگاہ میں بطور زن وشوہر رہتے مگر ہم لوگ شادی کی زنجیر میں

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

جھگڑے نہ ہوتے۔ اور اگر کبھی تم کو یہ زندگی راس نہ آتی تو تم بالکل آزاد ہوتیں۔ میں بروقت ضرورت تمہاری مدد کرنا چاہتا تھا۔''

جذبات کی روانی سے نینا کا دم گھٹنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے' ان الفاظ سے وہ یہ محسوس نہ کر سکی کہ اس کی توہین مقصود ہے۔ بلکہ اس کے خیالات یہ تھے کہ جس زندگی اور ماحول کا اسپائیک عادی ہے اس کے تحت وہ اس تجویز کو پیش کر رہا ہے۔ مگر چاہے جتنا بھی خطرہ ہو وہ اس تجویز سے اتفاق رائے کیلئے تیار نہ تھی۔

''میں تمہاری بہت ممنون ہوں مگر اسپائیک مجھے غور کرنے کا موقع دو۔'' اور اس نے میز پر جھک کر اس کا ہاتھ دوستانہ انداز میں پیار سے دبایا۔

''آؤ چلیں اب اس رات اور کچھ نہیں کرنا ہے۔'' اسپائیک کی اس انوکھی تجویز نے نینا کے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا تھا۔ اگر کوئی صورت دیگر نظر نہ آئے گی تو کم از کم اسپائیک کی تجویز موجود تھی۔ آؤ اب گھر چلیں اگر تمہارا دل چاہے تو تم مجھ کو میرے گھر تک پہنچا سکتے ہو۔'' ریسٹورانٹ کے باہر کرایہ کی ٹیکسی میں دونوں بیٹھے اور نینا کے گھر کیلئے روانہ ہو گئے۔

''نینا کیا میں تمہارا بوسہ لے سکتا ہوں۔'' اسپائیک نے کہا

''مجھ سے یہ سوال کیوں کر رہے ہو' بیشتر لوگوں نے تو اس سوال کو پوچھے بغیر اس حرکت سے گریز نہ کیا اور میرا بوسہ لے لیا تھا۔''

''اگر تم کو بے حد تمنا ہے تو مجھ کو ناگوار نہ گزرے گا'' اس کی آنکھیں ناچ رہی تھیں اور اس نے اپنے لب سامنے کر دیئے۔ تمناؤں کی دنیا اسپائیک کی آنکھوں میں سمٹ آئی۔ نہایت سبک طریقہ سے ایک بھوکے کی طرح اس نے نینا کا بوسہ لیا اپنے بازو اس کی گردن میں حمائل کر دیئے اور اس کا سر نینا کے سینے سے جا لگا۔

''نینا مجھ کو تم سے بے انتہا محبت ہے' دنیا میں میں نے صرف ایک اور عورت سے محبت کی ہے مگر وہ محبت وقتی ہوتی تھی۔ میری زندگی مجرمانہ ہے اور میں بدقماش ہوں۔ پانسہ یا تاش کا کوئی

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

کھیل ایسا نہیں ہے جس میں اپنے مخالف کو فریب دیکر میں اسکی جیب ہلکی نہ کرسکوں۔ میں نے ہر قسم کے جرائم میں شرکت کی ہے اور دیکھو۔'' اس نے اپنے کوٹ کی آستین کو جوش سے اوپر چڑھا کر دکھاتے ہوئے کہا۔ ''اب تم سمجھ سکتی ہو کہ میری ذات کس قدر قابل نفرت ہے اور سسکیوں سے اسکا سارا جسم ہلنے لگا۔ کسی مرد کا رونا کس قدر خوفناک منظر ہوتا ہے' سڑک پر سرخ روشنی کے نشان کی وجہ سے ٹیکسی رک گئی۔ بتی کی روشنی اندر آ رہی تھی' اس کی نگاہ اسپائیک کے برہنہ بازو پر پڑی' اس کے بازو پر لاتعداد چھوٹے چھوٹے زخموں کے اچھا ہونے کے بعد کے نشانات موجود تھے وہ اس کا مطلب سمجھ گئی اور اس کو اسپائیک کا راز بھی معلوم ہو گیا۔ اس کے دل میں اس شخص کیلئے بے حد ہمدردی پیدا ہوئی' نینا نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا۔ ''کیا تم اس عادت کو چھوڑ نہیں سکتے ہو' میں تمہاری مدد کروں گی۔'' مگر اپنے دل میں اس کو یقین واثق تھا کہ اس کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے' ایک بار اس موذی عادت کا شکار ہو جانے کے بعد اس سے پیچھا چھڑانا امر محال ہے۔ مگر پھر بھی ہمت دلانے والی آواز میں اس نے کہنا شروع کیا تھا۔

''نینا اب پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے' جیک کی واردات قتل سے میں نے کچھ عرصہ سے اس عادت کو چھوڑ دیا تھا مگر اب پھر وہ لوٹ آئی ہے' کوشش لاحاصل ہے میں باز نہیں آ سکتا۔ اس وقت بھی میری عادت غیر ہو رہی ہے اور مجھے دوسری خوراک کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ میں زیادہ عرصہ تک انتظار نہیں کر سکتا ہوں اور نینا اب تم سمجھ سکتی ہو کہ میں تم سے شادی کی استدعا کیوں نہیں کر رہا ہوں۔ میں اس قابل نہیں ہوں' مگر میرا خیال تھا کہ تم میرے ساتھ چل سکتیں تو اس طرح میں تمہاری جان بچا لیتا۔ میں تم کو اپنے ہمراہ اصلی معنوں میں بطور بیوی رہنے کیلئے مجبور نہ کرونگا۔''

مگر نینا اپنے دل میں اچھی طرح سمجھ رہی تھی کہ اسپائیک اپنے دل پر خواہ کتنا ہی جبر کرے نینا کی موجودگی میں اس کے جذبات کا بے حس اور مردہ ہو جانا امر محال ہے۔

اسپائیک اس وقت میں کسی بات کا وعدہ نہیں کر سکتی' میں سوچ سمجھ کر جواب دوں گی۔ رقعہ

Downloaded from https://paksociety.com

میں تحریر تھا کہ مجھ کو دو ہفتہ کی مہلت ہے۔ نینا نے ظاہری زندہ دلی سے کہا۔ٹیکسی نینا کی جائے رہائش کے قریب پہنچ رہی تھی' اسپائیک نے جیسے ہی سہارا دے کر نینا کو ٹیکسی سے اتارا ایک دراز قد شخص ان دونوں پر ٹوٹ پڑا۔ نینا نے دیکھا کہ اسپائیک پیچھے ہٹ گیا اور اس کا ہاتھ جیب کی طرف گیا۔

☆☆☆

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

نینا کا دل نامعلوم خوف سے لرز اٹھا' شاید وہ لوگ اس کو قتل کرنے کیلئے آئے ہیں اور یکایک اس کے منہ سے ایک دم خوشی کی چیخ نکلی اور وہ اجنبی سے لپٹ گئی یہ اسٹیونس تھا۔

''بھوری آنکھ والا'' بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا۔

''اسٹیونس یہ تم ہو مگر خدا کیلئے بتاؤ کہ اس طرح ہم لوگوں کو دھوکا دینے سے تمہارا کیا مقصد ہے۔'' اسپائیک نے ہنسنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کا ہاتھ جیب پر سے ہٹ آیا۔

''خدا کا شکر ہے کہ تم بخیریت ہو نینا میں تمہارے لیے بہت پریشان اور متفکر تھا۔''

اسپائیک نے ان دونوں کو حیرت سے دیکھ کر کہا ''یقیناً تم دونوں ایک دوسرے سے بہت پہلے سے شناسا تھے میں نے آج ہی رات میں تم دونوں کا تعارف کرایا اور پھر بھی تم دونوں پیار کے الفاظ میں ایک دوسرے کو ''بھوری آنکھ والا'' اور ''نینا'' کہہ کر مخاطب کر رہے ہو۔''

ٹیکسی ڈرائیور نے طنزاً کہا ''یہ صلاح مشورہ رات بھر جاری رہے گا یا کبھی ختم بھی ہوگا۔''

''معاف کرنا' کتنا کرایہ ہوا'' اسپائیک نے کرایہ ادا کیا اور ٹیکسی چلی گئی۔

''آپ دونوں صاحبان میرے ساتھ چلیے۔ کچھ ضروری بات کرنا ہے۔'' نینا دونوں کو ایلیوٹر کے پاس لے گئی ''اسپائیک میں نے جو کچھ تم سے کہا تھا اس سے اسٹیونس کو آگاہ کردو۔''

''اسٹیونس مجرم گروہ نینا کے تعاقب میں ہے'' اور اسپائیک نے ساری کیفیت اسٹیونس کو بتادی' اب وہ لوگ بالاخانہ پر پہنچ گئے۔

''اب میں کیا کروں'' نینا کے دل میں پھر خوف عود کر آیا اور ملتجیانہ اسٹیونس کی طرف

Downloaded from https://paksociety.com

دیکھنے لگی۔

''میں نے تم کو پہلے ہی بتلا دیا ہے کہ تم کو کیا کرنا چاہیے'' اسپائیک نے آنکھ سکوڑ کر کہا۔

''اسپائیک مجھ کو معلوم ہے'' اس نے تامل کر کے اور اسٹیونس کی آنکھوں کو تکتے ہوئے کہا ''اگر تم نے غور کرنے کے لیے مہلت دی تھی۔ میرا خیال ہے کہ میں تمہاری تجویز پر عمل نہ کرسکوں گی اور اس نے اس طرح دیکھا گویا کہ وہ چاہتی ہے کہ اسپائیک اس کے صحیح جذبات کو سمجھ لے۔

''ہاں اب مجھ کو بھی حالات دوسرے رنگ میں نظر آ رہے ہیں۔'' جس بات کی طرف وہ اشارہ کرر ہا تھا بالکل عیاں تھی۔

''تم بالکل نہیں سمجھے ہو۔''

''میں اچھی طرح خوب سمجھ رہا ہوں۔'' اسپائیک کے ہاتھ کانپ رہے تھے' اس کی آنکھیں سکڑ کر بالکل ترچھی ہو گئیں تھیں' اس کا چہرہ سست ہو گیا تھا۔ اسکی ہر حرکت سے اس کے دلی اضطراب اور اذیت کا اظہار ہو رہا تھا۔ نینا کا دل اس کیلئے رحم اور ہمدردی سے لبریز ہو گیا ساتھ ہی ساتھ وہ اس سے خائف بھی تھی۔ یکایک اس کو خیال آیا کہ اپنی محبوب چیز کو چھنتے دیکھ کر اس کا ردِعمل کیا ہوگا۔ اس نے بہت سی خوفناک باتیں سن رکھی تھیں۔ اور اس کی جیب میں بھرا ہوا پستول موجود تھا۔ نینا اپنی بشاشت کو ہر حرکت سے نمایاں کرتی ہوئی اس کے قریب گئی' اس کا بازو پکڑا اور اسکی آنکھوں میں مسکرا کر نظر ڈالی۔

''اسپائیک'' اس کی آواز میں اپنی ساری لطافت اور چاشنی تھی ''ہم تم بہترین دوست ہیں' یہ بات صحیح ہے ناں''

اس کے اندر کچھ تناؤ پیدا ہوا اور وہ قدرے کھسک گیا اور پھر تامل کر کے کہنے لگا۔

''ہاں نینا ہم تم دوست ہیں بہت اچھے دوست' مگر اس اجنبی کو ہم دونوں کے درمیان میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔''

''مگر اس کو حق حاصل ہے۔ اسپائیک میری خواہش ہے اور میں استدعا کرتی ہوں کہ تم

Downloaded from https://paksociety.com

میرے لیے ایک بہت بڑی قربانی کرو۔ میں اسٹیونس کے ہمراہ اس کمرہ میں تنہائی چاہتی ہوں۔“ اسپائیک کی آنکھیں سکڑ گئیں' اسکی آواز سخت اور تلخ تھی۔

”ہاں میں اب دیکھ رہا ہوں کہ تم دونوں کے تعلقات کیسے ہیں۔ مجھے دخل در معقولات کرنے کا افسوس ہے۔ مجھے خیال تھا کہ تم دوزخی عورتوں سے مخالف ہو اور ایک مرد سے صاف گوئی اور نیک نیتی کا برتاؤ کرسکتی ہو۔“

”اپنی گندی زبان بند کرو“ یہ اسٹیونس کی آواز تھی جس نے ایک تیز چاقو کی طرح اسپائیک کے الفاظ کو منقطع کردیا۔ وہ مٹھیاں باندھے ہوئے اسپائیک کے قریب گیا۔

”کسی خاتون سے معافی مانگو ورنہ۔“

”مسٹر اسٹیونس مہربانی کرکے“ اور نینا جھپٹ کر دونوں کے بیچ میں آ گئی اور اسپائیک کی طرف رخ کرکے کہا۔ ”اسپائیک جو کچھ تم نے ابھی کہا ہے دراصل تمہارا مطلب [illegible] تھا۔ تمہارا دل خود اس بات کے خلاف گواہی دیتا ہوگا' میرے اور مسٹر اسٹیونس کے تعلقات اس طرح کے ہرگز نہیں ہیں۔“ وہ اس کا [illegible] آنکھوں [illegible] اس نے خود کو [illegible] کی کوشش کی اور تب دونوں کی نگاہیں ملیں۔ ”ٹھیک کہہ رہی ہو' میرا مطلب یہ نہ تھا' نینا مجھے معاف کردو' خدا گواہ ہے میں آپے سے باہر ہو رہا ہوں اور مجھ کو علم نہیں ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔“ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

”جیک کی موت کی وجہ سے تم کو خود پر قابو نہیں رہ گیا ہے۔“

”صحیح بات ہے جیک کی موت اور واقعات نے مجھ کو مخبوط الحواس بنادیا ہے اب میں جارہا ہوں۔ اسٹیونس میں نے بلاوجہ بکھیڑا کھڑا کردیا' تم بھی مجھے معاف کردو۔“

اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھادیا جو کسی مفلوج کی طرح کانپ رہا تھا' اسٹیونس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور نینا کے اشارے پر کہا۔

”نینا کا کہنا ٹھیک ہے اگر وہ تم کو معاف کردینے پر تیار ہے تو مجھ کو کوئی ملال نہیں ہے۔“

Downloaded from https://paksociety.com

اور اس کے بعد اسپائیک چلا گیا تو نینا نے کہا۔

''مسٹر اسٹیونس آپ اسپائیک کی باتوں پر دھیان نہ دیں۔''

''مگر جس الزام کی طرف اس کے الفاظ اشارہ کر رہے تھے انکی بدولت میں اس کو مار ڈالتا۔''

''آج رات وہ حواس میں نہیں ہے' مجھے اس کی حالت پر رحم آتا ہے وہ ہم لوگوں کی طرح نارمل نہیں ہے۔''

''مجھے معلوم ہے تم نے یہ باتیں اس کے متعلق خود معلوم کی ہیں یا اس نے خود بتلایا ہے۔''

نینا نے شام کے وقت کی سرگزشت اس کو بتلائی۔ اور جب اسپائیک کی تجویز کا تذکرہ کرنے لگی تو اسٹیونس چونک پڑا۔

''تم کو اس رائے سے اتفاق تو نہیں تھا۔''

''میری حالت بہت خطرناک تھی' آپ کو کلب میں نہ دیکھ کر میں بے انتہا خوفزدہ ہوگئی تھی اگر اسپائیک نہ ہوتا تو میں پاگل ہوگئی ہوتی۔''

''مگر تم اس کی تجویز پر عمل نہیں کر سکتی ہو' تم اچھی طرح سمجھتی ہو کہ تمہارے لیے اس کی تجویز ناممکن العمل ہے۔'' اس کی آواز میں لجاجت تھی

''مگر اس کے علاوہ میں کر ہی کیا سکتی ہوں۔''

''اس کے علاوہ کچھ بھی کرو' میں اس مصیبت میں تمہارا ساتھ دوں گا۔''

''اس سے فرق ہی کیا ہوگا' اسپائیک کی طرح آپ بھی اپنی امداد کا معاوضہ طلب کریں گے۔'' اس کی آواز سے بے کسی اور بے بسی ظاہر ہو رہی تھی۔

''مگر میرے دماغ میں ایک تجویز ہے جس میں میری شمولیت ضروری نہیں ہے تاوقتیکہ کوئی ضرورت پیش نہ آوے۔

''مگر ایسا کرنے کیلئے روپیہ درکار ہوگا۔''

Downloaded from https://paksociety.com

''میرے پاس تمہاری ضرورت سے کہیں زیادہ دولت موجود ہے۔''

''میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا' بغیر کسی معاوضہ کے کوئی شخص کسی لڑکی کے یورپ جانے کا سفر خرچ برداشت نہیں کرسکتا ہے۔''

''شاید مجھے بھی کسی چیز کی خواہش ہے'' وہ مسکرایا اور نینا کو غلط فہمی ہوئی اور اس نے تلخی سے کہا''میں تو پہلے ہی کہہ رہی تھی''

''مگر تمہارا قیاس غلط ہے مجھے تمہارے جسم کی ضرورت نہیں ہے' میں ذاتی وجوہات کی بنا پر یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ تم اسی وقت لاپتہ ہو جاؤ۔''

نینا حیرت سے اس کی جانب دیکھنے لگی' ممکن ہے کہ وہ رقعہ خود اسٹیونس نے بھیجا ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ خود مجرم گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس صورت میں اس سے بھی ڈرنا چاہیے اور اس کے جسم میں کپکپی دوڑ گئی۔ شاید وہ اس کو اسی وقت مار ڈالے گا اور اسی کمرہ میں جس طرح کہ جیک کو اس کے کمرے میں گولی ماردی گئی تھی۔ ان تمام خیالات کے ہجوم سے وہ بہت ڈر گئی اور اس کے منہ سے چیخ نکل گئی اور وہ اسٹیونس سے دور ہٹنے لگی۔ کاش کہ وہ دروازے تک پہنچ جاتی تو باہر نکل کر مدد کیلئے چلاتی اس کی حالت پاگلوں جیسی ہو رہی تھی' بھاگنا ضروری ہے وہ اس کو مارنے جارہا ہے۔

''نینا کیا بات ہے'' اور اسٹیونس اس کی طرف لپکا۔

''مجھے جانے دو اور تم بھی یہاں سے چلے جاؤ۔''

اور وہ پاگلوں کی طرح روتی ہوئی اس کے پیروں پر گر پڑی ''

''غریب لڑکی' تم مجھے کیا سمجھ رہی ہو۔'' اس نے اس کو فرش پر سے اٹھانے کی کوشش کی۔ نینا خوف سے بدحواس ہو رہی تھی۔ ''مجھے مت چھوؤ یہاں سے چلے جاؤ۔'' مہربانی کرکے مجھے نہ مارو مجھ کو کچھ بھی نہیں معلوم ہے۔'' وہ اندر سے جنگلی درندہ کی طرح مدافعت کرنے لگی۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں مگر وہ اسٹیونس کو پہچان رہی تھی۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

اسٹیونس نے اس کو پکڑ کر ہلایا اور منہ پر تھپڑ مارا ایک تولیہ پانی سے بھگو کر اس کے منہ پر چھینٹے دینے لگا۔ اس نے اس کی طرف دیکھا اور دھیرے دھیرے جنون کا دورہ کم ہونے لگا۔ اور تب وہ سسکتی ہوئی اس کی گود میں گر پڑی۔

''میں کیا کر رہی تھی۔ کیا میں نے کوئی خوفناک حرکت کی ہے۔ مگر مجھے بڑا ڈر لگ رہا ہے۔ کچھ دیر تک میرے دماغ پر یہ خیال پھر طاری رہا کہ آپ مجھے مار ڈالنے کیلئے آئے ہوئے ہیں۔'' اور وہ ایک خوفزدہ بچے کی طرح اس سے چمٹ گئی ''میں سمجھ رہی تھی کہ آپ کوئی اور شخص ہیں۔''

''اچھا۔ اچھا اب چپ رہو''

''مگر اب میں کروں تو کیا کروں'' اس جنونی دورہ کے بعد اس کی ساری طاقت سلب ہو گئی تھی۔ اس کے ہونٹ سفید ہو رہے تھے۔ اسٹیونس نے اس کو اٹھا کر چارپائی پر لٹا دیا۔ ''جان من'' بے اختیار اس کے منہ سے یہ لفظ نکل گیا۔ ''اب خاموشی سے لیٹی رہو۔ تم کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ اپنی طبیعت کو قابو میں کرو بہت سے ضروری امور کے متعلق باتیں کرنی ہیں۔ اس بات کو یاد رکھو کہ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں اور ہم دونوں کو صورت حال کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور پھر رونا پیٹنا مت شروع کرنا'' نینا مسکرائی اور وہ ہنسنے لگا' اب نینا کو سکون ہو گیا تھا اور دھیرے دھیرے خوف بھی زائل ہو رہا تھا وہ اسٹیونس کی باتوں کو خاموشی سے سنتی رہی۔

''میرا خیال ہے کہ نہایت ہی ... ... تم نے خود کو سخت مصیبت میں پھنسا دیا ہے۔ تم نے بوٹس سے دوستی پیدا کی اور اس امر حقیقت سے انکار فضول ہے کہ وہ مجرم گروہ کے ایک فرد کی محبوبہ تھی۔ اس شخص کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ بوٹس تمہارے پاس مدد کیلئے آئی جس شخص یا اشخاص نے جیک کو قتل کیا ہے ان کا خیال ہے کہ جیک نے زخمی ہونے کے بعد ان لوگوں کے نام اور ان کا راز بوٹس سے بتا دیا تھا۔ اور بوٹس نے وہ تمام باتیں تم سے کہہ دی ہیں۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم اس شہر سے باہر چلی جاؤ وہ لوگ جانتے ہیں کہ بوٹس افشاء راز نہ کرے گی۔ گروہ کے دیگر افراد کی طرح وہ بھی جفاکش ہے مگر تمہاری ذات سے یہ امید نہیں

Downloaded from https://paksociety.com

ہے۔ تم نرم دل ہو اور ممکن ہے سختی سے دو چار ہونے پر سارا راز ظاہر کر دو۔

"مگر مجھ کو کچھ بھی نہیں معلوم ہے۔ کتنی بار میں اطمینان دلاؤں کہ بوٹس نے مجھ کو کچھ بھی نہیں بتلایا تھا۔" "مگر گروہ کے افراد کو کس طرح اطمینان ہو کہ تم جھوٹ نہیں بول رہی ہو۔ مجھ کو خود تمہاری بات باور کرنے میں تامل ہے۔"

"کیا آپ میرا اعتبار نہیں کرتے ہیں۔"

"ممکن ہے" اسٹیونس نے عجیب آواز میں جواب دیا۔

☆☆☆

"کیا کوئی صورت ایسی ہے کہ آپ کو اعتبار آ جائے کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں سچ ہے" نینا بستر پر سے کھڑی ہوگئی اور اس کی آنکھوں میں آنسو لرز رہے تھے۔ وہ کمرے میں ٹہل رہی تھی اور اپنے دونوں ہاتھ مل رہی تھی۔ "اسٹیونس میری خواہش ہے کہ آپ میرا اعتبار کریں۔ آپ کی تنہا ہستی ایسی ہے جس کا میں سہارا لے سکتی ہوں۔ میرے لیے خود ضروری ہے کہ میں کسی کا بھروسہ کر سکوں، مجھے تمہارا اعتبار کرنا چاہیے۔ مگر آپ کے متعلق بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا تذکرہ آپ نے مجھ سے بالکل نہیں کیا ہے۔"

"میں خود کوشش کر رہا ہوں کہ قطعی طور سے تمہارا اعتبار کروں۔ میں اس بات کا بھی یقین کرنا چاہتا ہوں کہ جس ماحول میں تم نادانستہ پھنس گئی ہو اس کے رازوں کے متعلق تم کو بالکل علم نہیں ہے اور تم بالکل معصوم ہو۔ یہ زندگی اور ماحول گندہ فریب ہے۔ اس کی ریت ہی نرالی ہے مجرم اس وقت سرگرم عمل ہوتا ہے جبکہ ایماندار اشخاص محو خواب ہوتے ہیں۔"

"آپ کا مطلب کیا ہے۔"

"میرا مطلب یہ ہے کہ اس شہر کے سب سے خطرناک مجرم گروہ کی بساط پر تم ایک مہرے کی حیثیت رکھتی ہو۔ یہ لوگ مجرم دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کا کام سفید عورتوں کی بردہ فروشی، ناجائز شراب کی فروخت اور منشیات کوکین، افیون اور حشیش کا کاروبار

Downloaded from https://paksociety.com

ہے۔ میں تم کو خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا ہوں مگر میری منشا صرف اتنی ہے کہ اس ماحول سے دور نکل جانے کی اہمیت تمہاری سمجھ میں آ جائے اور پانی سر سے اونچا ہونے سے پہلے تم خطرہ کی زد سے باہر ہو جاؤ۔"

نینا کی پیشانی شکن آلود ہو گئی اور اس نے کہا۔ "اب یہ باتیں میری سمجھ میں آ رہی ہیں لیکن خطرہ سر پر آ گیا ہے یا ابھی کچھ وقت باقی ہے۔"

"ابھی موقع ہے اسی وجہ سے میری خواہش ہے کہ تم میری نصیحت پر عمل کرو۔"

"اسٹیونس میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں یہاں سے دوسری جگہ جانے کیلئے بالکل تیار ہوں۔"

"میری رائے ہے کہ چند دنوں کے اندر نام تبدیل کر کے تم یورپ روانہ ہو جاؤ میں پیرس میں ایک شخص سے واقف ہوں۔ میں تم کو اسی کے پاس روانہ کروں گا۔ وہ تم کو رقص گاہ میں ملازمت دلا دے گا۔ وہاں پر چند ماہ تک تم کو قیام کرنا پڑے گا ممکن ہے پورا سال رہنا پڑے اور تب میں حفاظت کے ساتھ تم کو واپس لانے کا انتظار کروں گا۔"

"مگر کوئی نہ کوئی شخص مجھ کو ضرور پہنچان لے گا۔ علاوہ اس کے دوسرے نام سے مجھ کو پاسپورٹ کس طرح ملے گا۔"

"پاسپورٹ حاصل کرنا آسان کام نہیں ہے مگر میرا ایک دوست اس کا انتظام کرے گا۔"

"اسٹیونس کتنی خوشی کی بات ہے۔ مجھ کو ابھی خیال آیا کہ یہ اصلی نام میلون نہیں ہے۔"

"بڑی اچھی بات ہے۔ تو تم یہاں پر فرضی نام سے ملازمت کر رہی تھیں۔"

"یہ بات نہیں ہے بلکہ میلون میری ماں کا نام تھا اور میرا اصلی نام نینا میلون کالٹ ہے۔"

"اچھا تو میں دوبارہ تمہارا نام نینن کالٹ رکھتا ہوں۔ اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔"

"بالکل ٹھیک ہے۔ دراصل میرا گھر پر یہی نام رکھا گیا تھا مگر مجھ کو ہر شخص نینا ہی کہتا تھا۔ نیویارک آنے کے بعد میں نے اپنی ماں کے نام سے ہی ملازمت کر لی کیونکہ مجھ کو یہ نام زیادہ پسند تھا۔"

Downloaded from https://paksociety.com

"تمہاری مفروری اور غائب ہو جانے میں اس سے بہت مدد ملے گی۔ تمہارے پاس تمہاری پیدائش کی سند تو نہیں موجود ہے۔"

"نہیں تو اس نے" خوش ہو کر کہا "مگر اس کا حاصل کر لینا مشکل نہ ہوگا۔ میری پیدائش جرسی میں ہوئی تھی تین برس بعد میرے والدین اس مقام سے کیلی فورنیا چلے گئے تھے۔"

"تمہارا مطلب جرسی سٹی سے ہے؟"

"نہیں۔ یہ مقام رڈ بینک میں ہے۔"

"وہاں پر بھی میرا ایک دوست ہے میں اس کو کل تار دیدوں گا اور دوپہر تک سند میرے پاس آ جائے گی۔ کل تم مجھ کو کسٹم ہاؤس پر ملنا۔ میرے کچھ دوست تمہاری شناخت کر دیں گے اور تین چار دن کے اندر پاسپورٹ مل جائے گا' مگر اب کسی بالوں کے ماہر کو تلاش کرنا پڑے گا۔"

"اس کی کیا ضرورت ہے۔"

"اب تمہارے کالے گھنگھریالے بالوں کا وجود نہ رہے گا' ان کو سنہرے رنگ میں تبدیل کرا دیا جائے گا۔"

"میری بھی ہمیشہ یہی خواہش تھی۔"

"خیر اب تمہاری تمنا پوری ہو جائے گی۔ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جو تمہارے بالوں کو ٹھیک کر دے گا اور اس کو تمہارے نام کا بھی پتہ نہ چلے گا۔"

"مسٹر اسٹیونس آپ بہت ہی حیرت انگیز شخص ہیں۔"

"مگر اتنا حیرت انگیز نہیں کہ تم مجھ کو مسٹر کہنا نہ چھوڑ سکو۔ تعارف ہو جانے کے بعد اب ہم لوگوں کو ایک دوسرے کو صرف اسٹیونس اور نینا کہنا ہی زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔"

"یہ تو بہت ہی آسان بات ہے' اپنے دل میں میں تم کو ہمیشہ اسٹیونس ہی کے نام سے یاد کیا کرتی ہوں۔" یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر حیا کی سرخی دوڑ گئی "اور اب چونکہ ان تمام امور کا تصفیہ ہو چکا ہے۔ مجھ کو یہ بتاؤ کہ تم میرے لیے یہ سب زحمت کیوں گوارا کر رہے ہو۔"

Downloaded from https://paksociety.com

”جیسا کہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ چند ذاتی وجوہ کی بنا پر میں چاہتا ہوں کہ تم اس شہر سے دور چلی جاؤ۔“ اتنا کہہ کر وہ خاموش ہوگیا اور نینا کی حسرت دل میں رہ گئی۔ چند اور ضروری امور کو طے کرنے کے بعد اسٹیونس جانے کیلئے تیار ہوگیا۔ صبح کے آثار نمودار ہورہے تھے۔ کمرہ سے باہر جاتے ہوئے وقت اسٹیونس نے مڑ کر کہا ”اگر کسی وقت ضرورت لاحق ہوجائے تو اس فون نمبر کے ذریعہ مجھ کو اطلاع کردینا۔ یہ ذاتی فون نمبر ہے اور اس کو بھلامت دینا۔ اچھا اب سو جاؤ۔ دوپہر بعد میں تم کو جگاؤں گا اور بتاؤں گا کہ مجھ سے کس مقام پر ملو اور تب تک کیلئے خدا حافظ۔“

وہ دروازے پر کھڑا رہا۔ اس کی آنکھوں میں جذبات بھرے تھے نینا کا دل بھی تمناؤں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ نینا نے آہستہ سے دروازہ بند کردیا اور کمرہ میں لوٹ آئی۔ اب نینا کو یہ معلوم ہوگیا تھا کہ وہ ایک ایسے شخص کی محبت میں گرفتار ہے جو کہ اس سے بالکل محبت نہیں کرتا ہے بلکہ چند پراسرار وجوہ کی بنا پر اس کی امداد کررہا ہے کہ وہ مجرم دنیا کے افراد کے چنگل سے صحیح سلامت نکل جاوے۔ وہ مسکرائی اور لیٹ کر سونے لگی اور خواب میں ایک دراز قد بھوری آنکھ اور بھورے ہاتھ والے شخص کو دیکھتی رہی جو اس کو پیار کررہا تھا۔

دوسرے دن سورج کی روشنی کھڑکی کے شیشوں سے چھن کر آرہی تھی۔ نینا جاگ پڑی کسی نامعلوم وجہ کی بنا پر اس کا دل خوشی سے لبریز تھا وہ گانا چاہتی تھی کوئی شخص اس سے محبت کرتا تھا؟ نہیں یہ بات نہیں ہے اور اس کا چہرہ متفکر ہوگیا۔ وہ خود ایک ایسے شخص سے محبت کرتی ہے جسے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ اچھی طرح جاگ اٹھی دوسرا دن شروع ہوگیا تھا اس کو بہت سا کام کرنا ہے کیونکہ وہ دور جارہی ہے۔

رات کے واقعات اس کو یاد آئے۔ ان کے خیال سے وہ کانپ اٹھی مگر بہت جلد وہ ایسے پرخطر ماحول سے دور چلی جائے گی حتیٰ کہ اسٹیونس سے بھی دور ہوجائے گی۔ اس تصور سے اس کے دل کو تکلیف پہنچی مگر وہ واپس آئے گی اور ممکن ہے اس وقت اسٹیونس اس سے اسی طرح

Downloaded from https://paksociety.com

بت کرنے لگے جیسا کہ وہ خود کرتی ہے مگر براہ راست اس راز کی پردہ داری ضروری ہے تاکہ اسٹیونس کو اس کے اصلی جذبات کا علم نہ ہو سکے۔

غسل خانہ میں جا کر اس نے جھرنہ کھول دیا اور اس کے نیچے اس کا بدن خوشی سے تھرک رہا تھا۔ گزشتہ رات کے خوفناک واقعات کے باوجود جوانی مسکرا رہی تھی۔ نیا دن آ گیا تھا آفتاب چمک رہا تھا۔ پانی اس کے جسم پر گر کر گدگدی پیدا کر رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اسٹیونس سے ملنے جا رہی تھی۔

آج بے انتہا مصروفیت کا دن تھا۔ نینا نے ایک ہوٹل میں اسٹیونس سے ملاقات کی اس نے اس کو ایک چھوٹا سا بنڈل دیا۔ ''اندر جا کر پہن لو''

''یہ کیا چیز ہے۔''

''سنہرے رنگ کے مصنوعی بالوں کی ٹوپی'' جہاز کے سفر کے وقت تمہارے بالوں کا رنگ سنہرا ہوگا۔ پاسپورٹ کی تصویر میں بال سیاہ رنگ کے رہنے پر راز افشا ہو جائے گا۔

عورتوں کے تبدیل لباس کے کمرے میں وہ چلی گئی اور بنڈل کھول کر جلدی سے مصنوعی بالوں کی ٹوپی پہن لی۔ اس وقت کوئی شخص موجود نہ تھا۔ اس کے بعد دوکان پر جا کر ایک چھوٹی سی نئی ٹوپی خریدی اور ایک فوٹوگرافر کے پاس جا کر تصویر کھنچوائی۔ پاسپورٹ کے دفتر میں جا کر درخواست دی' وہاں سے نکل کر دونوں باہر آئے۔ اسٹیونس نے مصنوعی بال اور نئی ٹوپی واپس لے لی۔ ''ان چیزوں کا تمہارے کمرے میں موجود رہنا مناسب نہیں ہے میں لے جا کر جلا دوں گا'' اس کارروائی سے فراغت ہو جانے کے بعد نینا حسب معمول شام کے وقت کلب میں حاضر ہوئی۔ آج اس کا حسن معمول سے زیادہ دوبالا ہو رہا تھا۔ بار مین نے اس کو دیکھ کر کہا ''تمہارے ہشاش چہرہ کو دیکھ کر میری آنکھوں کو سرور حاصل ہوتا ہے تم کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں تم کو کوئی غم نہیں ہے۔''

''شاید مجھ کو فی الواقعی کسی بات کی فکر نہیں ہے۔'' یہ کہتی ہوئی وہ اندر چلی گئی۔ اس نے

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

محسوس کیا کہ اندر داخل ہوتے وقت بار نے اس کو چوکنا ہو کر دیکھ رہا تھا۔ کتنی عجیب بات تھی کہ ایک لمحہ پہلے اس کو کوئی تردد نہ تھا اور اب اسکو پھر کسی نامعلوم خطرہ کا احساس ہونے لگا۔ وہ تبدیل لباس کے کمرہ میں داخل ہوئی۔

''تم نے خبر سنی'' ایک لڑکی نے کہا ''بوٹس اب کلب میں واپس نہیں آ رہی ہے۔''

''مجھے معلوم ہے مجھے اس کے واپس آنے کی پہلے ہی سے امید نہ تھی۔ جیک کی تجہیز و تکفین کے بعد وہ دیہات چلی گئی تھی۔''

''جیک سے اس کو بے حد محبت تھی۔''

''دونوں جلد شادی کرنے والے تھے۔''

''مگر جیک کی بیوی تو زندہ ہے۔''

''اس کی طلاق کی کارروائی دوسرے ہفتہ میں مکمل ہو جاتی۔''

''شومی قسمت۔ بوٹس کی قسمت میں آرام کی زندگی لکھی نہ تھی۔''

''ہاں'' نینا نے آہستہ سے کہا ''وہ ایک وفادار دوست تھی'' اور اسکی آنکھوں میں اس دن کا سماں پھر گیا جبکہ ولیل سرکار کے دفتر میں نینا کو بچانے کیلئے اس نے صاف گوئی کر کے سارا الزام اپنے سر پر لے لیا تھا۔ اس دن کے چند یوم بعد نینا کو بوٹس کا ایک مختصر خط ملا تھا۔ یہ خط کسی نوٹ بک کے کاغذ پر پنسل سے لکھا گیا تھا اور [illegible] نے اس خط کو نینا کے پاس بھجوا دیا تھا۔ نینا اس خط کے الفاظ کو کبھی فراموش نہ کر سکی تھی۔

''پیاری نینا خود کو خطرہ میں ڈال کر جس طرح تم نے مجھکو بچانے کی کوشش کی تھی اس کا شکریہ ادا کرنا میرے امکان کے باہر ہے۔ مگر ساری کاوش بے سود تھی مجھکو کسی نہ کسی طرح یہاں سے رہائی مل جاوے گی۔ مجھ سے ملاقات کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ رہائی کے بعد ممکن ہے کہ میں اس شہر سے بہت دور چلی جاؤں اور تم کو اس مقام کا پتہ بھی نہ بتا سکوں گی۔ مگر بشرط زندگی پھر کبھی ملاقات ہو گی۔ تم نے جو سلوک میرے ساتھ کیا ہے اس کی میں کسی طرح اہل نہ تھی۔ اور تا دم آخر اس سلوک

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

کو بھول نہیں سکتی۔

تمہاری بوٹس

اس کے بعد کوئی خبر نہ ملی۔ بوٹس بھاری ضمانت پر رہا کر دی گئی اور اس کے بعد لا پتہ ہو گئی۔ نینا نے اسپائیک سے بوٹس کا پتہ پوچھا تو اس نے لاعلمی ظاہر کی حالانکہ وہ جانتی تھی کہ اسپائیک جھوٹ بول رہا ہے اور اسپائیک کو خود احساس تھا کہ نینا اس کی بات کو باور نہیں کر رہی ہے۔ مگر اسپائیک یہی بہتر سمجھتا تھا کہ نینا کو بوٹس کا پتہ معلوم نہ ہونے پاوے۔ وہ کپڑے تبدیل کر کے کلب کے کمرہ میں داخل ہوئی۔ دروازے کے قریب ایک گوشہ میں بارنے اور اسپائیک گفتگو میں منہمک تھے۔ وہ ان دونوں کی باتیں نہ سن سکی مگر ان کے طرز عمل سے ظاہر تھا کہ دونوں بحث میں مصروف ہیں۔ بارنے کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور اسپائیک سر ہلا کر جواب دے رہا تھا اور اس کے ہاتھ اینٹھ رہے تھے۔ ابھی کلب کو کھلے ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا اور آرکسٹرا کے لوگ آ رہے تھے۔ فضا میں سناٹا تھا جیسا کہ طوفان بادوباراں کی آمد سے قبل چھا جاتا ہے۔

ایک زبردست سسکی ایک بند دروازے کے اندر سے سنائی پڑی گویا کہ کوئی شخص انتہائی کرب واذیت کے عالم میں کراہ رہا ہے۔ نینا نے دروازہ کے پاس اپنے کان لگا دیئے۔ اس کمرہ میں مارٹن اور اس کی بیوی میرین لباس تبدیل کیا کرتے تھے۔ پھر کسی کی آہ کی آواز سنائی پڑی۔ "میں مرجانا چاہتی ہوں مگر مجھ کو موت کیوں نہیں آتی ہے۔"

☆☆☆

نینا نے میرین کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔ میرین کا شوہر موجود نہ تھا۔ نینا کمرے کے چھوٹے سے کوچ پر اوندھی لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے گرد معمولی جانگیہ کے علاوہ اس کا سارا جسم برہنہ تھا۔ وہ رو رہی تھی اور اپنی بند مٹھیوں سے کوچ کے صوفہ کو پیٹ رہی تھی۔ نینا کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھی "اچھا تو تم مجھ کو روتا ہوا دیکھنے کیلئے آئی ہو۔ کچھ پرواہ نہیں میں

Downloaded from https://paksociety.com

حیلہ کروں گی کہ میں نے شراب زیادہ پی لی تھی۔ مگر بہانہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں فی الواقعی مدہوش ہو رہی ہوں۔ میں مر جانا چاہتی ہوں اس طرح کی موت آسان ہوتی ہے۔'' اور وہ پھر بے اختیار ہو کر رونے لگی۔

''رونا دھونا بند کرو اور یہ بتاؤ مارٹن کہاں ہے۔'' یہ سن کر وہ مجنونانہ ہنسنے لگی۔

''میری ننھی نادان لڑکی۔ یہ سوال مجھ سے کر رہی ہو' تمہاری سمجھ میں کیا آ رہا ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔''

ان الفاظ کا اصلی مطلب نینا کی سمجھ میں نہیں آیا۔ ''میں تو ٹوکری کا لنڈا کوڑا ہوں' میں جانتی ہوں کہ میں کسی قابل نہیں ہوں۔ مگر خدا کی مار پڑے مجھے مجبوراً مارٹن کے ساتھ شادی کرنی پڑی۔''

''میرین۔ میں تمہارا مطلب نہیں سمجھ رہی ہوں۔''

''شاید تمہارا گمان ہے کہ میں فرانسس سے محبت کرتی ہوں اور اسی محبت کی بدولت میں نے اس سے شادی کر لی۔ نینا تم خود اتنی معصوم ہو کہ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ تم ابھی اس مکار پرفریب دنیا میں کس طرح زندہ ہو۔ شاید تمہارا خیال ہے کہ کلب محض لوگوں کو بے ضرر تفریح کا سامان مہیا کرنے کے لیے کھولے جاتے ہیں؟ مقام حیرت نہیں ہے کہ بار نے تمہاری اس قدر قدر کرتا ہے جہاں پر بھی تم رہو گی اس فضا میں دوشیزگی کی بو پیدا [illegible] دو گی

غالباً تم سمجھتی ہو کہ پولیس محض دیا [illegible] کی [illegible] تھی۔ مگر تم کو معلوم نہیں ہے کہ وہ اس گروہ کی روح رواں تھی۔ اور یہاں کی ناجائز اشیاء کی فروخت اس کی ذمہ تھی۔''

''معلوم نہیں تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔''

''میں نے عرصہ تک اپنی زبان کو بند رکھا ہے۔ ایک غلام کی بیوی بن کر اب زندہ نہیں رہنا چاہتی ہوں۔ میری شادی ہونے سے چند ہفتہ قبل پولیس اس کی جانب سے مشکوک ہو گئی تھی کہ پولیس اس کلب کو بند کر دینا چاہتی تھی۔ بار نے اس زمانے میں میرے پاس آیا۔ اس کو معلوم تھا کہ سزا کی میعاد ختم ہونے کے بعد پولیس میری نگرانی کر رہی ہے اور میں مفرور ہو گئی ہوں۔''

Downloaded from https://paksociety.com

''پولیس کیوں نگرانی کر رہی تھی اور تم کو کس علت میں سزا ہوئی تھی۔''

''اس بات کو نہ پوچھو۔ بہرحال چھ ماہ کے عرصہ میں جیل کے اندر میں نے اتنا تجربہ حاصل کر لیا جتنا کہ سولہ برس کے عرصہ میں بھی حاصل نہ کر سکی تھی۔ جیل سے چھوٹنے کے بعد میری نگرانی ہونے لگی اور میں روپوش ہوگئی۔ مصیبت میں پڑنے کے بعد بار نے میرے پاس آیا اور مجھ کو دھمکی دی کہ وہ پولیس میں میرے خلاف مخبری کر دے گا اور اس طرح اس نے مجھ کو فرانسس کے ساتھ شادی کرنے کیلئے مجبور کیا۔''

''لیکن تم اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیتی ہو۔''

''اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مجھ کو پھر سزا ہو جائے گی۔'' میرین کی آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے تھے اور رونے سے آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ نینا ہمیشہ اس کو خوبصورت عورت سمجھتی رہی تھی مگر اس وقت وہ ایک سن رسیدہ عورت معلوم ہو رہی تھی۔ نینا سے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے بعد اس کو قدرے سکون ہوا اور نینا سمجھی کہ وہ اب کپڑے پہن لے گی۔ نینا کپڑے پہننے کی میز کے قریب گئی۔ وہ مختلف کپڑوں کو دیکھنے لگی اور یکایک اس پر مجنونانہ کیفیت طاری ہوگئی اس نے جالی کا فراک اتار کر پھاڑنا شروع کر دیا۔

''دیکھو اس کپڑے کی قیمت ڈھائی سو ڈالر ہے۔ اب مجھ کو اپنے کپڑوں کو خود خریدنا پڑے گا۔ مگر جہاں پر اب میں جا رہی ہوں اس جگہ کیلئے پرانے کپڑے ہی کافی ہوں گے۔'' یہ کہہ کر اس نے جیب سے چھوٹی سی شیشی نکال لی۔ نینا لپک کر اس کے قریب گئی اور شیشی کو جھٹکا مار کر فرش پر گرا دیا اور وہ ٹوٹ گئی۔

''بے وقوفی نہ کرو۔ تم کو معلوم نہیں ہے کہ یہ چیز کسی کو مارنے کیلئے کافی نہیں ہے۔ اس سے صرف جسم کی جلد جل جاتی ہے اور نشانات پڑ جاتے ہیں۔ اس کو استعمال کرنے سے انسان زندہ رہتا ہے مگر زندگی ہی میں دوزخ جیسی اذیت برداشت کرنا پڑتی ہے۔ ٹیمپا کے کلب میں بھی ایک لڑکی نے عاجز آ کر اس چیز کو استعمال کیا تھا۔ تین مہینے تک ہسپتال میں پڑی رہی اور ہسپتال سے

Downloaded from https://paksociety.com

واپس آ جانے کے بعد اس کو معلوم ہوا کہ جس شخص کی محبت میں اس نے یہ حرکت کی تھی اس نے دوسری لڑکی سے اسی دوران میں شادی کر لی ہے۔

میرین کے قدم لڑکھڑانے لگے اور وہ آئینہ کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو چھپا لیا۔ اس کی گریہ وزاری قابل رحم تھی۔ نینا نے اپنے ہاتھ اس کی گردن میں حائل کر دیئے۔

''تم نے مجھ کو کیوں روک دیا۔ اس جہنم کی زندگی کے مقابلہ میں کوئی دوسری حالت بھی بہتر ہوتی۔''

''کیا تم کو کسی دوسرے شخص سے محبت ہے۔''

''ہاں''

''کیا میں اس کو جانتی ہوں۔''

''ہاں''

''تو مجھے بتا دو شاید میں تمہاری مدد کر سکوں۔''

''مجھ کو اسپائیک ویگن سے محبت ہے اور اگر بار نے مجھ کو مجبور نہ کیا ہوتا تو ہم دونوں کی شادی ہو گئی ہوتی مگر بار نے کا حکم اس جگہ پر کوئی ٹال نہیں سکتا ہے اور نہ کسی شخص میں اس کی مخالفت کرنے کی جرأت تھی۔'' نینا حیرت زدہ تھی۔ اس شخص نے نینا کو اپنے ہمراہ چلنے کی تجویز پیش کی تھی اسی شخص کی محبت میں یہ لڑکی مبتلا ہے۔ اب نینا کی سمجھ میں آ گیا کہ کیوں اسپائیک اس قدر عورت ذات سے نفرت کرتا ہے۔

''کیا اسپائیک کو یہ معلوم تھا کہ بار نے تم کو فرانسس کے ساتھ شادی کرنے کیلئے مجبور کر رہا ہے۔''

''نہیں۔ مجھ کو حلف اٹھا کر وعدہ کرنا پڑا تھا کہ میں اسپائیک سے اس بات کو نہ بتاؤں گی یہی نہیں بلکہ مجھ کو اسپائیک سے تعلقات بالکل منقطع کر لینے پڑے۔ اور اب وہ مجھ سے نفرت

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ گروہ کے ایک زیادہ بااثر شخص کو حاصل کرنے کیلئے میں نے اس کو بلا ادیا تھا۔ شاید تم کو معلوم نہیں ہے کہ اس گروہ میں فرانسس بارنے کا نائب ہے۔“

اسی وقت بارنے نے دروازہ کو کھٹ کھٹایا۔

”فرانسس موجود ہے یا نہیں۔“

”ابھی تک نہیں آیا ہے۔“ میرین نے اپنی آواز کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔ بارنے نے نینا کو تیز نظروں سے دیکھا۔“

”تم دونوں یہاں پر کیا کر رہی ہو۔“

نینا نے جواب دیا ”میرین کے سر میں شدید درد ہے اور میں اس کو دوا کی چند ٹکیہ دینے آئی تھی۔“

”خیر میرین آج تم آرام کرو اور آنے کے بعد فرانسس کو میرے پاس بھیج دینا۔“

”بہت اچھا اور میرے لیے تردد نہ کرو۔ میری طبیعت اب بہتر ہے اور میں اپنا فرض ادا کروں گی۔“

”بڑی اچھی بات ہے اور میرین اگر میں تمہاری جگہ پر ہوتا تو شراب نوشی ترک کر دیتا۔ دردسر کیلئے یہ اچھی چیز نہیں ہے۔“ اس نے میرین کو گھور کر دیکھا اور دروازہ بند کر کے چلا گیا‘ دونوں لڑکیوں نے ایک دوسرے کو خوفزدہ نظروں سے دیکھا۔ کیا بارنے نے ان کی باتوں کو سن لیا ہے؟

نینا اٹھ کھڑی ہوئی ”اب تو تمہاری حالت بہتر ہے۔“

”ہاں اور تمہاری امداد کا شکریہ۔“

”آج رات اگر تمہارا جی چاہے تو تم میرے کمرے میں رہ سکتی ہو میرے پاس ایک فاضل بیڈ ہے۔“

”میں ایسا نہیں کر سکتی ہوں۔ فرانسس کو اپنے پاس موجود رکھنا میرے لیے سب سے بڑی

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

زحمت ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ اس سے شادی کرنے کیلئے تم کو معاوضہ دیا گیا تھا۔"

"ہاں شادی کے بعد بارنے نے میری تنخواہ دوگنی کردی تھی اور باہر جاتے وقت میرے دردسر کے متعلق زور سے کچھ کہنا تاکہ دوسرے لوگ بھی سن لیں۔ نینا مسکرائی اور دروازہ کھول کر اس نے زور سے کہا۔ "اگر تم کو دوا کی پھر ضرورت پڑے تو مجھ کو بتلانا۔" کچھ فاصلہ پر بارنے فرانسس مارٹن سے باتیں کررہا تھا جو کہ اس کلب میں داخل ہوا تھا۔

آرکسٹرا بج رہا تھا اور پھر بند ہوگیا۔ چھ سات جوڑے جو کہ رقص کررہے تھے انہوں نے رقص بند کردیا۔ ابھی سویرا تھا اور لوگ آرہے تھے۔

میرین کے عجیب وغریب انکشاف سے نینا کا سر چکرا رہا تھا۔ وہ خود کو بیمار محسوس کرنے لگی۔ شاید انسان کی زندگی اسی قسم کی المیہ داستانوں سے بھری پڑی ہے اور اسٹیونس نے سچ کہا تھا کہ اس ماحول کی زندگی فریب ہے۔

اسی وقت رقص کیلئے روشنی ہلکی کردی گئی۔ فرش پر آج رنگین روشنی سے کام لیا جارہا تھا۔ سرخ، زرد اور پھر گہری ہری روشنی ہوئی۔ کمرے کے دوسرے سرے پر نینا نے آگ کی چمک دیکھی۔ ایک شخص جو کہ دوسرے لوگوں کے ہمراہ کلب میں داخل ہورہا تھا لڑکھڑایا اور چکر کھا کر فرش پر گر پڑا۔ فوراً ہی نینا کے پیچھے سے گولی چلنے کی آواز آنے لگی۔ جس بات کا اندیشہ اس کو تھا وہی چیز آنکھوں کے سامنے آئی۔ وہ جلدی سے سایہ میں چلی گئی۔ وہ انسانوں کو قتل ہوتے دیکھ رہی تھی۔ نینا کا ہاتھ سوئچ کی طرف گیا اور یکا یک کمرے میں بالکل اندھیرا ہوگیا۔

گولیوں کی بوچھاڑ ہورہی تھی۔ عورتیں چیخ رہی تھیں اور مرد گالیاں دے رہے تھے۔ میزوں اور کرسیوں کے الٹ کر گرنے سے ہنگامہ برپا تھا اور لوگ بدحواس ہوکر بھاگ رہے تھے۔ نینا بھی بھاگ جانا چاہتی تھی مگر اس کے پیروں کی طاقت خوف سے سلب ہوگئی اور وہ اسی جگہ مبہوت کھڑی رہی اور مجرم گروہوں کے خونی اور خوفناک تصادم کا منظر اس کی آنکھوں کے

Downloaded from https://paksociety.com

سامنے پیش تھا۔

☆☆☆

نینا کے قریب ایک میز الٹ گئی تھی۔ بلاارادہ وہ اسی میز کی آڑ لے کر بیٹھ گئی۔ سوائے دروازے کے اور کوئی راہ فرار کی نہ تھی اور اسی سمت گولیوں کی بوچھاڑ تھی۔ لہٰذا وہ اسی جگہ دبکی بیٹھی رہی اور اس ہولناک منظر کو دیکھتی رہی۔ یقیناً خبر پا کر پولیس بہت جلد آ جائے گی۔ ایک مہذب شہر میں اس طرح کی قتل کی وارداتیں نہیں ہوسکتی ہیں۔ حالانکہ اندھیرے کی وجہ سے کچھ بھی نظر نہ آتا تھا پھر بھی وہ محسوس کر رہی تھی کہ لوگ اس کے داہنے اور بائیں طرف گر رہے ہیں۔ ایک طرف اس نے آدمیوں کے دست بدست لڑنے کی آواز اور لوگوں کے ہانپنے اور قدموں کی آواز سنائی پڑی۔ پھر آگ کا شعلہ دکھائی پڑا اور پھر ایک آواز سنائی پڑی۔ ''خدا کیلئے ایسا نہ کرو''

''اس طرح تم کو اور تمہارے جیسے لوگوں کو سبق مل جائے گا کہ جو کچھ آنکھ سے دیکھتے ہو اس کا تذکرہ دوسروں سے کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔'' اس کے جواب میں کسی کی دلدوز کراہ کی آواز آئی اور کوئی بھاری چیز گری اور فرش پر چاقو کے گرنے کی بھی آواز سنائی پڑی۔ تب چار بار شعلہ کی لپک دکھائی دی۔ حملہ آور پستولوں میں آواز خاموش کر دینے والے آلے لگے ہوئے تھے مگر بارنے کے گروہ والوں کے پاس معمولی قسم کے پستول تھے۔ لوگ پاگل ہو کر دونوں دروازوں کی طرف بھاگ رہے تھے۔ کچھ لوگ باہر نکل جانا چاہتے تھے مگر دوسرے لوگ کمرے میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ ابھی تک پولیس نہیں آئی۔ نینا کو اس بات کا علم نہ تھا کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ بارنے نے ایک بار مرمت کراتے وقت اس بات کا انتظام کرایا تھا۔

آخر کار کمرے میں کوئی عورت نہ رہ گئی اور صرف مرد ہی باقی رہ گئے۔ نینا نے مردوں کی لڑائی کے افسانے سنے تھے کہ کس طرح وہ لوگ دست بدست لڑتے ہیں۔

اب اس لڑائی میں دو گروہ شامل ہو گئے تھے۔ بارنے کا گروہ نینا کے خیال کے مطابق

Downloaded from https://paksociety.com

شراب فروشی کی میز کی آڑ لیکر لڑ رہا تھا۔ اور دوسرے گروہ نے کمرے کے ایک سرے پر میزوں کی آڑ لیکر محاذ قائم کرلیا تھا۔ حالانکہ نینا نے چند منٹ قبل روشنی گل کردی تھی مگر اس کو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کئی گھنٹے گزر گئے ہیں۔ تب اس نے شراب فروشی کی میز کے پاس ایسی آواز سنی جس سے اس کا خون خوف سے منجمد ہوگیا۔ اس طرف سے بوچھاڑ ہونے لگی اور مشین گن چلنے کی آواز آنے لگی۔ سیال آتش کی گولیاں چلنے لگیں۔ کچھ توقف کے بعد پھر وہی گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور پھر مکمل خاموشی چھا گئی۔ یکا یک کمرہ روشن ہوگیا۔ بتی کے سامنے ابھی تک گہرا ہرا شیشہ لگا ہوا تھا اور اس میدان جنگ میں ہری روشنی عجیب ہولناک منظر پیش کررہی تھی۔ عجب دردناک حالتوں میں لوگ فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ شراب فروشی کی میز کے عقب سے اس نے بارنے اور فرانسس مارٹن کو آتے دیکھا مگر شراب فروشی کی میز کے بجائے اب اس جگہ پر ایک فولادی چادر تھی جس کے اوپر مشین گن لگی ہوئی تھی۔ یکا یک نینا کو معلوم ہوا کہ اس جگہ خفیہ دروازہ ہے اور کسی کل کو دبانے سے میز نیچے چلی جاتی ہے اور مشین گن اوپر آجاتی ہے۔ وہ دیکھ ہی رہی تھی کہ گھڑ گھڑاہٹ کی آواز آئی۔ مشین گن اور فولادی چادر زمین کے اندر چلی گئی اور بے ضرر مئے فروشی کی میز پھر اوپر آگئی۔ نادانستہ نینا کو مجرم گروہ کا زبردست راز معلوم ہوگیا تھا اور اگر لوگوں کو معلوم ہوجاوے کہ نینا نے اس راز کو معلوم کرلیا ہے تو غالباً وہ وہاں سے زندہ نہیں نکلنے پاتی۔

وہ خوفزدہ ہوکر خاموش اسی جگہ دبکی پڑی رہی اور انتظار کرتی رہی کہ موقع پاکر تبدیل لباس کے کمرے میں چلی جائے تاکہ کسی کو اس کی موجودگی کا علم نہ ہونے پاوے اور وہاں سے کوٹ پہن کر وہ اس خوفناک قتل گاہ سے بھاگ جائے گی۔ آہستہ آہستہ وہ کھسکنے لگی۔ بارنے اور مارٹن ایک بے حس وحرکت شخص کو دیکھنے میں مصروف تھے اور اس کو اٹھا کر دروازے کی طرف چلے اور اسی اثناء میں نینا سایہ میں ہوتی ہوئی تبدیل لباس کے کمرے میں پہنچ گئی۔ اس کمرے میں کوئی نہ تھا اس نے اپنا کوٹ پہن لیا اور عقبی دروازہ سے باہر نکل گئی۔

Downloaded from https://paksociety.com

اس دروازے کا راستہ ایک تنگ گلی کی طرف تھا۔ گلی کے ایک سرے پر اونچی دیوار کا احاطہ تھا۔ عمارت اور اس احاطہ کے درمیان تین فٹ چوڑی گلی تھی۔ آگے چل کر وہ عمارت تھی جس میں بارنے رہتا تھا۔ کلب میں ملازم ہونے کے بعد ایک لڑکی نے اس راستہ کا حال اس کو بتایا تھا۔ ''اس راستہ کو ضرورت خاص کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔''

''کس قسم کی خاص ضرورت'' نینا نے معصومیت سے پوچھا تھا۔

''اگر کسی وقت پولیس آ جائے۔ بات یہ ہے شہر کی پولیس تو بارنے کے قبضہ میں ہے مگر فیڈرل گورنمنٹ کی پولیس بارنے کی پرواہ نہیں کرتی ہے اور کبھی کبھی تلاشی کیلئے آ جاتی ہے۔''

نینا نے سوچا کہ دوسری لڑکیاں بھی شاید اسی راستہ سے لڑائی شروع ہونے پر باہر نکل گئی تھیں۔ دھیرے دھیرے وہ چلنے لگی۔ تب وہ ٹھوکر کھا کر گر پڑی۔ اندھیرے کی وجہ سے اس کو وہ شخص نظر نہ آیا تھا جو کہ راستہ میں پڑا ہوا تھا۔ اٹھتے وقت اس کا ہاتھ ایک جسم سے چھو گیا شاید اس شخص کو بھی اس خفیہ راستہ کا علم تھا۔ اور وہ بھی کلب کے کمرہ سے اسی راستہ سے بھاگا تھا۔ غالباً اب یہ شخص مردہ ہو چکا ہے۔ وہ اس شخص پر جھک گئی۔ گلی کی بتی سے معمولی روشنی آ رہی تھی اس کا چہرہ اوپر کی طرف تھا۔ نینا اس کی صورت دیکھ کر کانپ اٹھی۔

یہ اسپائیک تھا اور اس کے چہرے پر گھاؤ تھے۔ وہ کراہ رہا تھا۔ اس نے آنکھ کھول کر دیکھا اس نے نینا کو پہچان لیا اور کہا ''نینا میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے۔''

نینا نے اس کو اپنے ہاتھوں سے سہارا دیا اور اس کو کھڑا ہونے میں مدد دینے لگی۔ اور وہ اس کے کندھے کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا ''کیا تم چلنے کے قابل ہو۔''

''کوشش کروں گا'' وہ درد سے اپنے دانت پیس رہا تھا دھیرے دھیرے دونوں آگے چلے اس اندھی گلی کے سرے پر کھڑکی تھی جو کہ باہر کی طرف کھلتی تھی۔ نینا نے باہر کی طرف سر نکال کر دیکھا باہر کوئی نہ تھا۔ وہ اسپائیک کو گھسیٹ کر باہر لے گئی اور ایک دیوار کے سہارے کھڑا کر دیا۔ ایک ٹیکسی ادھر سے گزری۔ نینا نے دل میں دعا مانگی کہ خدا کرے یہ ٹیکسی خالی ہو۔

Downloaded from https://paksociety.com

نینا کو صرف اس بات کا احساس تھا کہ مرنے سے پہلے وہ کسی طرح اسپائیک کو ہسپتال پہنچا دے۔ ٹیکسی رک گئی مگر اسپائیک کو دیکھ کر پھر روانہ ہونے لگی۔ نینا نے ملتجی آواز میں کہا۔

''مہربانی کر کے میری مدد کیجئے۔ میرا محبوب سڑک پار کر رہا تھا۔ اسی وقت ایک بڑی کار سے اس کو ٹکر لگی۔ کار رکی نہیں اور چلی گئی۔ اب وہ بے حد زخمی حالت میں ہے اس کو گھسیٹ کر کنارے لائی ہوں۔ وہ قریب الموت ہو رہا ہے مہربانی کر کے اس کو ہسپتال پہنچا دیجئے۔ یہاں سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ہسپتال ہے۔''

''مگر میں کسی طرح کی زحمت میں پڑنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔''

''میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ آپ پر کوئی مصیبت نہ آئے گی۔ ہسپتال کے پھاٹک تک پہنچا کر چلے جایئے گا میں اس کو خود ہسپتال کے اندر لے جاؤنگی۔''

''میں ہسپتال کی موٹر کیلئے فون کیے دیتا ہوں۔''

''اتنی دیر میں تو اس کی موت اور زندگی کا فیصلہ ہو جائے گا۔'' نینا اسپائیک کو کار تک لے گئی اور ڈرائیور دروازہ کھولنے میں مصروف تھا اور اس نے اسپائیک کا چہرہ نہیں دیکھا۔''

''اچھی بات ہے میں سمجھا۔ وعدہ کرو کہ مجھ پر کوئی مصیبت نہ آئے گی۔''

''میں وعدہ کرتی ہوں۔''

''اسپائیک موٹر کی سیٹ پر لڑھک پڑا۔ نینا اس کو اٹھا لائی تھی اور خوف کے مارے کہیں یہ اس کی صورت نہ دیکھ لے ڈرائیور کو بھی امداد کیلئے نہ بلایا تھی پھر ٹیکسی روانہ ہو گئی۔ نینا نے اسپائیک کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس کی جیب سے پستول نکال کر سڑک پر پھینک دیا۔ تب اس نے اسپائیک کا پرس نکالا۔ پرس خون سے تر تھا مگر اس کے اندر کے نوٹ خشک تھے۔ اس نے ایک سو کا نوٹ اور کچھ دیگر پچاس پچاس اور بیس کے نوٹ نکال لیے اور پرس پھر اس کی جیب میں رکھ دیا۔ اسے امید تھی کہ اسپائیک اس کی اس حرکت کو معاف کر دے گا' اس وقت نینا کو روپے کی سخت ضرورت تھی۔

Downloaded from https://paksociety.com

ٹیکسی ہسپتال کے دروازے پر رکی' کوئی شخص موجود نہ تھا۔ ڈرائیور نے ہمت کر کے کار سیڑھیوں سے لگادی۔ ''جلدی اتارو۔''

''اپنا کرایہ لو'' دونوں نے اسپا ئیک کو اتارا' کار کی دوسری جانب ہسپتال کا ملازم تھا اور وہ اس جگہ سے اسپائیک کی صورت نہ دیکھ سکتا تھا۔ نینا نے ڈرائیور کا شکریہ ادا کیا اور سوڈالر کا نوٹ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ ''اب ٹھہر جاؤ اور مجھے چلا جانے دو۔ خدا تم کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔'' اور ٹیکسی چلی گئی اور آخر کار کوشش کر کے نینا اس کو ہسپتال کی سیڑھیوں پر چڑھا کر دوسرے دروازے تک لے گئی۔

☆☆☆

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

جنرل کلینک ہسپتال کا کمپاؤنڈر میز کے پاس اپنے پیروں کو میز کے اوپر رکھے ہوئے بیٹھا سگار پی رہا تھا۔ صبح کی اشاعت کا اخبار اسکے ہاتھ میں تھا۔ آج رات صرف دو مریض ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔ بہر حال آج کوئی خاص مصروفیت نہ تھی۔ اس نے گھڑی کو دیکھا دو بج رہے تھے۔ اس نے جمائی لی۔ اخبار رکھ دیا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

''خدا کی پناہ'' وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور دروازے کی طرف لپکا۔ ایک شخص جس کے چہرہ پر چاقو کے بے شمار گھاؤ تھے جن سے خون بہہ رہا تھا اور چہرہ پہچانا نہ جاتا تھا ایک لڑکی سہارا دیئے لا رہی تھی۔ وہ لڑکی کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑا اور لڑکی بھی لڑکھڑا کر دیوار سے جا لگی۔

''خدا کی پناہ یہ واقعہ کیسے درپیش آیا۔''

''ایک کار سے یہ شخص ٹکرا گیا اور ڈرائیور کار لے کر بھاگ گیا۔ کوئی شخص وہاں پر موجود نہ تھا میں اس کو وہاں پر مرتا نہ چھوڑ سکتی تھی۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور کی امداد سے میں یہاں تک لائی ہوں۔ خدا کیلیئے اس شخص کی جان بچالو۔''

نینا کے کوٹ کا بٹن کھل گیا اور کمپاؤنڈر نے اس کو رقص کرنے کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔

''مجھے تمہاری باتوں کا اعتبار نہیں آ رہا ہے۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''بحث کرنے کا موقع نہیں ہے۔ یہ شخص مر رہا ہے اس کو آپریشن روم میں جلدی لے جاؤ اور مرہم پٹی ہو جانے کے بعد میں تم کو صحیح واقعہ بتاؤ نگی۔''

''مگر مس صاحبہ مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ۔''

''بے وقوفوں کی طرح بات نہ کرو۔ جلدی مدد کرو۔ یہ مر رہا ہے۔''

گھنٹی کی آواز سن کر ایک ملازم حاضر ہوا۔ وہ لوگ مجروح کو آپریشن روم میں لیجانے کی تیاری میں مصروف تھے۔ کمپاؤنڈر کی پیٹھ نینا کی طرف تھی۔ تیزی سے وہ دروازہ کے باہر نکل گئی اور ایک بڑی عمارت کے سایہ میں جا کر دبک گئی۔ اس نے دوڑنے والوں کے قدموں کی چاپ سنی اور پھر کسی کو کہتے سنا۔

''اس لڑکی کو گرفتار کرنے کا فرض پولیس کا ہے نہ کہ ہم لوگوں کا۔ اس کے زخم موٹر کی ٹکر سے نہیں لگے بلکہ اس کے چہرہ کو چاقو سے زخمی کیا گیا ہے اور اسکے جسم پر کئی گولیاں لگی ہیں۔''

''خیر اس لڑکی کو بھاگ جانے دو۔ وہ اس کو یہاں تک لائی ہے۔ بڑے دم خم کی معلوم دیتی ہے۔ معلوم نہیں اصلی واقعہ کیونکر ہوا۔'' اور دونوں واپس چلے گئے۔

نینا سڑک پر آئی۔ کوٹ کا بٹن لگایا' اس کی ٹانگیں ننگی تھیں اور وہ کانپ رہی تھی۔ کوٹ کا کالر الٹ لیا اور روانہ ہوگئی۔ ایک بتی کے نیچے جا کر اپنا ہاتھ دیکھا۔ اس پر خون نہ لگا تھا' تھوڑی دور جانے کے بعد وہ ایک کلب گھر کے پاس پہنچ گئی اور یہاں پر اس نے ایک ٹیکسی والے کو آواز دی۔ اس جگہ کوئی شخص اس کو مشکوک نگاہوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ عام طور سے رقص کرنے والی لڑکیاں ٹیکسی پر بیٹھ کر گھر جایا کرتی تھیں۔

اطمینان کا سانس لیکر وہ ٹیکسی میں بیٹھ گئی اور اپنے گھر کے پاس والا ایک دوسرے مکان کا پتہ بتایا۔ ٹیکسی منزل پر پہنچ کر رکی' اس نے اتر کر کرایہ دیا اور پھاٹک کی طرف چل دی اور ٹیکسی چلی جانے کے بعد مڑ کر اپنے مکان پر گئی اور سیڑھیوں پر چڑھ کر اپنے کمرہ میں داخل ہوئی۔ اس نے پاجامہ اور غسل کرنے کا لبادہ پہن لیا۔ خون سے تر کوٹ اور رقص کرنے کے کپڑوں کو چھپا دیا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

آخر کار اس کے قویٰ جواب دینے لگے اس کے قدم لڑکھڑائے اور پہلی بار اس کو احساس ہوا کہ جرائم کی دنیا کے جال میں وہ کس بری طرح پھنس گئی ہے۔ اس نے دل میں کہا ''میں نرم دل واقع ہوئی ہوں جس شخص کی خواہش ہے کہ میں شہر کے باہر چلی جاؤں اس کو اندیشہ ہے کہ میں راز افشا کردوں گی۔ اور پولیس کی سختیوں کو برداشت نہ کرسکوں گی۔''

اسی وقت اس کے عزم کو پختگی نصیب ہوئی۔ کوئی شخص اسکی مدد نہیں کرسکتا ہے اس کو اپنی حفاظت خود کرنی پڑے گی۔ اس رات کے واقعہ کے بعد مجرم گروہ کے افراد سے رحم کی امید رکھنا فضول ہے۔ ایک رات میں اس کو اتنے راز معلوم ہوگئے تھے کہ جان سخت خطرے میں پڑ گئی تھی۔''

اس نے محسوس کیا کہ مفرور ہو جانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے اور مفرور بھی اس طرح ہونا چاہیے کہ وہ بالکل لاپتہ ہو جائے۔ دوسرے کمرے میں جا کر الماری کھولی، اس میں تمام خطوط و دیگر کاغذات نکالے اور بجلی کے چولہے پر لیجا کر ہر چیز کو جلا دیا۔ کپڑے نکال کر سب کے لیبل الگ کیے اور ان کو بھی جلا دیا۔ تین جوڑے کپڑے الگ کر لیے، ان پر اس کے نام کے لیبل نہ تھے اور ایک ایک کر کے اس نے ہر اس چیز کو تلف کر دیا جس سے اس کے نام کا پتہ چل سکتا تھا۔ پھر ضروری سامان چھانٹ کر الگ کرلیا۔ اس سے فراغت ہونے کے بعد اس نے غسل کر کے کپڑے بدلے کپڑوں کو بیگ میں رکھا۔ کمرے کی کنجی میز پر رکھ دی، دروازے کا تالا از خود بند ہو جاتا تھا۔

اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اسٹیوانس نے اپنا پرائیویٹ فون نمبر بتایا تھا۔ اس کو اطلاع دینا ضروری تھا حالانکہ یہ بات خطرناک تھی۔ اسے معلوم تھا کہ شگاگو سے ایک گاڑی اس وقت آتی ہے۔ وہ اسٹیشن تک موٹر پر جائے گی اور وہاں سے مسافروں کے ہجوم میں شامل ہو جائے گی اور پھر کسی ہوٹل میں جا کر قیام کرے گی۔

اس نے ٹوپی کے اندر اپنے بالوں کو چھپا لیا اور چپکے سے نیچے اتر گئی، بیگ ہاتھ میں تھا۔ کسی شخص نے اس کو جاتے نہیں دیکھا، تھوڑی دور جا کر ٹیکسی پکڑ لی، گاڑی آنے میں تیر

Downloaded from https://paksociety.com

منٹ کا وقفہ تھا۔

☆☆☆

آدھا گھنٹہ بعد گاڑی سے اترتے ہوئے مسافروں میں شامل ہو کر وہ خود بھی اسٹیشن سے باہر آئی۔ اپنا بیگ ایک قلی کو دیدیا تھا۔

''تار گھر کہاں ہے۔ مجھے اپنی والدہ کو تار دینا ہے کہ بخیریت پہنچ گئی ہوں۔''

''مس صاحبہ آپ اس شہر میں پہلی بار آئی ہیں۔''

''ہاں۔ میں اس سے پہلے کبھی نیویارک نہیں آئی۔''

قلی تار گھر تک اس کو لے گیا۔ اس نے حسب ذیل مضمون کا تار لکھ کر روانہ کیا۔

''مسز اسٹیونس معرفت مکان نمبر 989062 یولن اسٹیونس سے ملٹ مور ہوٹل میں ملو۔ وہ تمہاری منتظر ہے۔ ین یم''

اس نے اپنے نام کے ابتدائی حروف دستخط کے بجائے لکھے۔ خدا کرے یہ تار اس کو مل جائے۔ اس نے تار کا خرچہ ادا کیا اور قلی کے ساتھ ٹیکسی کے اڈے پر گئی اور وہاں سے ملٹ مور ہوٹل آ گئی۔ ہوٹل کے رجسٹر پر اس نے اپنا نام ایولن اسٹیونس ساکن شگاگو درج کرایا۔ آخرکار نینا نیویارک جیسے شہر میں لاپتہ ہو گئی۔ مگر اب بھی احتیاط شرط ہے کوئی شخص اس کے بالوں کا رنگ نہ دیکھنے پائے۔ سامان بھی نہ کھولنا چاہیے ورنہ اس کا نام لکھا ہوا دیکھ کر شک پیدا ہوگا۔ ہوٹل کے ملازم بڑے ہوشیار ہوتے ہیں اور بہت جلد ایسی باتوں کو بھانپ لیتے ہیں۔

بیکاری اس پر بڑا اثر ڈالے گی۔ معلوم نہیں اب تک انتظار کرنا پڑے۔ اس نے چند میگزین خرید لیے تھے۔ غسل خانہ میں جا کر منہ ہاتھ دھویا اور اندر آ کر نائٹی پر رومالی اور کپڑے پہنے ہوئے بستر پر لیٹ گئی۔ تھوڑی دیر تک وہ سونا چاہتی تھی اس نے تکیہ پر سر رکھ کر میگزین پڑھنا شروع کیا اور سو گئی اور جب آنکھ کھلی تو دن نکل رہا تھا اور اس کے کمرے کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس نے آلہ کان سے لگالیا۔ ''ہیلو'' اس نے مصنوعی آواز میں کہا۔ اس کو خوف تھا کہ مبادا کسی شخص

Downloaded from https://paksociety.com

نے اس کا پتہ معلوم کر لیا ہو۔ "ہیلو مس اسٹیونس" اس نے اسٹیونس کی آواز پہچان لی۔

"ہاں۔ مگر یہ کیا بے وقوفی تھی کہ اسٹیشن پر تم مجھ کو لینے نہیں آئے کیا تم کو میرا تار نہیں ملا تھا۔"

"ایولن میرا خیال تھا کہ تم ساڑھے دس بجے کی گاڑی سے آؤ گی۔"

"گھر پر تو سب بخیریت ہیں، آنٹی مرتھا کیسی ہیں۔"

"ان کی حالت اب بہتر ہے۔ کیا میں آ سکتا ہوں۔"

"ضرور مگر تم کہاں سے باتیں کر رہے ہو۔"

"اسی ہوٹل کی عمارت کے نیچے والے کمرے سے۔"

چند منٹ بعد کسی چیز کے رکھنے کی آواز آئی۔ اس کے کمرے کی طرف کوئی آ رہا تھا۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔

"تم نے اپنی بہن کا اسٹیشن پر اچھا استقبال [illegible]" اور [illegible] جلدی سے اس کو اندر گھسیٹ لیا۔ اسٹیونس نے اندر آ کر صبح کا اخبار [illegible] پہلے ہی نینا کو معلوم تھا کہ اس میں کون سی خبر درج ہوگی۔ یقیناً بڑی [illegible] مجرم گروہ کے تصادم کا تذکرہ کیا گیا ہوگا۔

"تم یہاں پر کیوں ٹھہری ہوئی ہو۔" اسٹیونس نے نینا کی طرف دیکھ کر کہا۔ نینا نے اخبار اٹھالیا اور کھول کر کہا "اس وجہ سے" اور اس نے اخبار کی سرخی کی طرف اشارہ کیا۔

"مجرم گروہ کا معرکہ کارزار"

"مجرم گروہ کا ایک فرد گولیوں اور چاقو کے زخموں سے مجروح اور جانکنی کے عالم میں۔"

پراسرار لڑکی اس شخص کو ہسپتال تک لے گئی۔

"کیا تم ——"

"ہاں میں ہی وہ پراسرار لڑکی ہوں جو اسپائیک کو ہسپتال تک لے گئی تھی۔"

Downloaded from https://paksociety.com

''خدا کی پناہ کیا کسی دوسرے شخص کو بھی میرے علاوہ تمہاری اس جگہ کی موجودگی کا علم ہے۔''

''کسی کو نہیں۔ تاوقتیکہ اس نے میرے تار کو پڑھ کر اس کا اصلی مطلب نہ سمجھ لیا ہو'' اور مختصر طور پر اس نے واردات کی ساری کیفیت اس کو بتلائی۔

''تم نے بڑی ہمت سے کام لیا۔ مجھے کبھی امید نہ تھی کہ تم اتنی جری ہو'' اسٹیونس اس کو تعریف نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اب تم کو یہاں سے فوراً چلا جانا چاہیے بلکہ اس طرح غائب ہو جانا چاہیے گویا کہ تم کو زمین کھا گئی۔ خوش قسمتی سے وہ شخص جو کہ تمہارے بالوں کا رنگ تبدیل کرنے کا مل گیا تھا اور اس کو اس کام کیلئے فرصت بھی ہے۔ تمہارے پاس اسپائیک کے نوٹ موجود ہیں۔''

''ہاں'' نینا نے پرس نکالا اور سارے نوٹوں کو نکال کر میز پر پھینک دیا۔ اسٹیونس نے ان نوٹوں کو اپنی جیب میں رکھ لیا اور اپنی جیب سے پرس نکال کر کئی نئے نوٹ نکال کر نینا کو دیئے۔ میرے یہ نئے نوٹ لے لو۔ ممکن ہے اسپائیک کے نوٹوں کے نمبر کہیں لکھے گئے ہوں یا ممکن ہیں وہ جعلی ہوں۔''

''مجھے اس بات کا خیال نہیں تھا۔ کیا وہ لوگ ان نوٹوں کی مدد سے میرا پتہ لگا سکتے ہیں میں نے چند نوٹ خرچ بھی کیے ہیں۔''

''اتنی جلدی پتہ نہیں لگ سکتا ہے مگر احتیاط شرط ہے تم میرے نوٹوں کو خرچ کرو'' تب اس نے اپنے فاؤنٹین پن سے ایک کاغذ پر ایک شخص کا پتہ لکھا اور نینا کو دیکر کہا'' اس پتہ پر بہالر اللہ جان کا دریافت کرنا۔ ایک بجے کے قریب وہ تمہارا منتظر ہوگا۔ وہ تم کو ایک خالی کمرے میں لے جائیگا جب تک میں نہ آؤں اس کمرے سے باہر نہ نکلنا۔ اور اب مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے لباس کا ناپ کیا ہے۔''

''کیا مطلب ہے۔''

Downloaded from https://paksociety.com

''سوالات نہ پوچھو۔ آئندہ دو گھنٹہ میں تمہاری موت وزندگی کا سوال درپیش ہے۔ مجھے جواب دو۔ تمہارے کپڑے کا ناپ کیا ہے؟''

''سولہ''

''اسٹاکنگ کا ناپ؟''

''ساڑھے آٹھ''

''جوتا؟''

''پانچ نمبر''

''دستانہ''

''پونے چھ''

''اس کے علاوہ کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو نمبر بتاؤ''

''کیا تم میرا اہرا لباس تبدیل کرا دینا چاہتے ہو۔''

''ہاں ہر چیز۔ ڈاکٹر جبان کے کمرے سے باہر نکلنے کے بعد تمہارے جسم پر تمہارا کوئی پرانا کپڑا نہ ہوگا۔''

نینا نے تامل کر کے کہا اور اس کے چہرے پر حیا کی سرخی دوڑ گئی ''کمر کیلئے ایک پٹی نمبر 25 اور باڈی سائز نمبر 34 کی بھی ضرورت پڑے گی''

''بہت اچھا۔ اس وقت تمہارا دماغ موزوں ہے'' اور پھر اس نے ہدایت دینا شروع کیں ''میرے باہر جانے کے چند منٹ بعد تم بھی اس ہوٹل کے پچھلے راستہ ففتھ ایوینو سے کی طرف اس طرح جانا گویا کہ کسی چیز کی خریداری کرنے جا رہی ہو۔ کسی دوکان میں جا کر کچھ چیزیں خرید لینا مگر ہوشیار رہنا اور دیکھنا کہ کوئی شخص تمہارا تعاقب تو نہیں کر رہا ہے۔ اب دوپہر کا وقت ہو رہا ہے تم کو ہر صورت میں ایک بجے ڈاکٹر کے پاس پہنچ جانا چاہیے۔ اگر کوئی شخص تمہارا پیچھا کرے تو اس طرح ہوٹل واپس چلی آنا گویا کہ تم نے کچھ دیکھا ہی نہیں ہے۔ ایسی صورت

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

ٰیں ایک بجے کے بعد میں تم سے فون پر بات کروں گا اور پھر کوئی دوسری ترکیب اختیار کی جائے گی۔

اگر تم کو اطمینان ہو جائے کہ کوئی شخص تمہارے تعاقب میں نہیں ہے تو ٹیکسی پر بیٹھ کر ہنر لٹن ڈیپارٹمنٹ اسٹور تک جانا۔ اس اسٹور سے گزر کر راستہ دوسری طرف جاتا ہے۔ اس طرف پہنچ کر پھر ٹیکسی پر بیٹھ کر اس مقام پر جانا جس کا پتہ میں نے لکھ کر دیا ہے۔ ڈاکٹر جان کو دریافت کرنا وہ تم کو ایک خالی کمرہ میں لے جائے گا میری باتیں اچھی طرح سمجھ میں آ گئیں۔"

"ہاں" اور نینا نے ساری باتوں کو دھرایا۔

"تم نے ناشتہ کر لیا ہے"

"نہیں" اب نینا نے محسوس کیا کہ وہ بھوک سے بیتاب ہو رہی ہے۔"

"ناشتہ کیلئے رکنا ٹھیک نہیں ہے۔ وقت ضائع کرنے کا موقع نہیں ہے۔ تم کو ڈاکٹر کے دفتر میں کھانا مل جائے گا۔ اگر میں وہاں پر موجود نہ ملوں تو بھی کام شروع کرا دینا۔ ڈاکٹر کو معلوم ہے کہ اس کو کیا کرنا ہے۔ وہ تمہارا نام نہ پوچھے گا اور نہ تمہیں اپنا نام از خود بتانے کی کوئی ضرورت ہی ہے۔ میری آمد کا انتظار کرنا جتنی جلد ہو سکے گا میں آ جاؤں گا شاید تمہارے بالوں کا رنگ تبدیل کرنے میں زیادہ وقت لگے گا۔"

نینا کو حیرت تھی کہ یہ شخص کتنا باریک بین اور دور اندیش ہے۔ نینا کی طاقت جواب دے چکی تھی اور یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ یہ شخص بر محل اسکی امداد کیلئے آ گیا تھا۔ اپنے دل میں وہ اس کی ہدایات کو بار بار دھراتی رہی۔

"یاد رکھو" اسٹیونس نے جانے سے قبل آخری بار کہا "اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو ڈاکٹر جان کے پاس ایک گھنٹہ بعد پہنچ جانا۔ مگر میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص تمہارا تعاقب کرے گا تو اس کو باز رکھنے کیلئے کوئی دوسرا شخص موجود رہے گا اور اتنا موقع تمہارے لیے کافی ہو گا۔"

"اس سے تمہارا کیا مطلب ہے۔"

Downloaded from https://paksociety.com

"کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ بعد کو ان باتوں کے متعلق مفصل گفتگو کرنے کا موقع ملے گا۔ یاد رہے کہ میری ہدایات پر لفظ بہ لفظ عمل کرنا اور پانچ منٹ بعد تم باہر جانے کیلئے تیار ہو جاؤ۔"

"اسٹیونس میں بالکل تیار ہوں اور اسی وجہ سے میں نے شب خوابی کے کپڑے بھی نہیں پہنے۔ حتیٰ کہ اپنی ٹوپی کو بھی سر سے نہیں اتارا۔ میں تمہارے جانے کے بعد کوٹ پہن کر فوراً باہر چلی جاؤں گی۔"

وہ باہر چلا گیا اور دروازہ بند ہو گیا۔ نینا نے کچھ عرصہ تک انتظار کیا اس کے بعد دستی بیگ لیا اور دستانہ پہن کر باہر چلی گئی۔ اس نے کمرے کی کنجی میز ہی پر چھوڑ دی تھی اور لفٹ سے نیچے جا کر عقبی دروازے سے ہوٹل سے باہر نکلی۔ لفٹ سے نیچے اترتے وقت اس نے دیکھا کہ ایک فربہ اندام شخص نے جو کہ بظاہر اخبار بینی میں مصروف تھا اس کو نظر اٹھا کر دیکھا۔ اس کی آنکھیں نینا کا تعاقب کرتی رہیں۔ وہ ایک ڈبیہ سگرٹ خریدنے کے لیے ٹھہر گئی۔ فربہ اندام شخص نے اخبار رکھ دیا اور اس کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا باوجود خوفزدہ ہونے کے وہ سر بلند کر کے دروازے سے باہر نکلی۔ دروازے سے باہر نکلتے وقت ایک نوجوان شخص نے جو کہ دروازے کے پاس ہی کھڑا ہوا تھا اس کی طرف دیکھا کسی شک کی گنجائش نہ رہ گئی تھی۔ اس کا تعاقب کیا جا رہا تھا۔ وہ میڈیلس اوینیو سے گزر کر ففتھ ایونیو کے اس اسٹور کی طرف گئی جہاں پر اسٹیونس نے اسے کچھ خریدنے کی ہدایت کی تھی۔

اگر کوئی شخص اس سے اس وقت گفتگو کرنا چاہتا تو وہ بالکل نہ بول سکتی تھی۔ اس کی زبان خشک ہو کر تالو سے لگ گئی تھی۔ ایک نہیں بلکہ دو آدمی اس کا پیچھا کر رہے تھے۔ خوش قسمتی سے اس وقت ٹریفک روک دی گئی تھی اور وہ جلدی سے سڑک پار کر کے ایونیو پہنچ گئی اور اسٹور میں داخل ہو گئی۔ خوف و ہراس کے باوجود اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ ان تعاقب کرنے والوں سے پیچھا چھڑانا ازحد ضروری تھا۔

Downloaded from https://paksociety.com

☆☆☆

نینا ففتھ ایونیو میں داخل ہوئی۔ فیشن ایبل خریداروں کا بے حد اژدہام تھا۔ حیرت کا مقام تھا کہ سینکڑوں آدمیوں کے مجمع میں تنہا اس لڑکی کیلئے ہر قدم پر فوری موت کا خطرہ تھا۔ اس نے یہ محسوس کیا کہ غالباً اس ہوٹل میں نینا کی موجودگی کا کسی کو علم نہیں ہے اور اس کے پریشان خیالات نے اس کو ضرورت سے زیادہ ذی حس بنا دیا ہے۔

اس نے سوچا کہ ایسی چیز خریدے جس کو کہ عام طور پر خریدنے کے لوگ عادی ہوتے ہیں۔ کوئی زیور خریدنا ہی مناسب ہوگا کیونکہ اس کی خریداری میں کم وقت لگے گا۔ ہوٹل سے باہر آنے کے بعد اس نے ایک بار بھی مڑ کر نہ دیکھا تھا کہ وہ لوگ اس کا تعاقب کر رہے ہیں یا نہیں۔ اگر فی الواقعی یہ بات صحیح ہے تو وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان لوگوں کو علم ہو جائے کہ نینا کو ان کے تعاقب کرنے کا علم ہے۔ اس نے زیورات کے کاؤنٹر پر بالکل چند زیورات اور بعد کو ایک بیش قیمت دستی بیگ خریدا۔ نصف درجن خوشنما دستی رومال بھی خریدے۔ چھوٹے چھوٹے بنڈلوں کو ہاتھ میں لیے ہوئے وہ اسٹور کے دروازے کی طرف گئی جس دروازے سے وہ اندر داخل ہوئی تھی اس کے بجائے یہ دوسرا دروازہ تھا۔ یہی اس کی غلطی تھی۔ فربہ اندام شخص نے اس حرکت کو پہلے ہی تاڑ لیا تھا۔ وہ دروازے کے باہر کھڑا ہوا کھڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ نینا نے اس کو دیکھ لیا۔ وہ مڑ کر دوسرے دروازے کی طرف چلی۔ وہ باہر نکلنے ہی والی تھی کہ اس کی نظر ایک دراز قد نوجوان پر پڑی۔ اب اس کے دل میں کسی شک کی گنجائش نہ رہ گئی۔ یقیناً یہ دونوں اس کے تعاقب میں تھے۔ مجبوراً باہر نکل کر وہ چلی۔ سڑک پر ایک دو بار نظر ڈالی۔ فربہ اندام شخص اس کی طرف آ رہا تھا اس کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ دراز قد نوجوان دروازے کی آڑ میں ہو گیا۔ یہ شخص نینا کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ نینا سڑک کے موڑ کی طرف گئی۔ صورت حال میں مجبوری تھی۔ اسی وقت فربہ اندام شخص اسٹور کے دوسرے دروازے کے قریب پہنچا۔ دونوں دروازے سڑک ہی کی طرف کچھ فاصلے پر تھے اور تب نینا نے ایک عجیب واقعہ دیکھا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

نوجوان دروازے سے تیزی کے ساتھ باہر نکلا۔ وہ اتنی تیزی سے نکلا کہ اسپرنگ دار دروازہ زور سے بند ہوا اور فربہ اندام شخص کے چہرے سے ٹکرایا۔ فربہ اندام شخص دروازے کی طرف سے لڑکھڑا گیا اور اب نینا کی سمجھ میں اسٹیونس کے وہ الفاظ آ گئے کہ اگر کوئی شخص تمہارا تعاقب کرے گا تو اس کو روکنے کیلئے دوسرا شخص موجود ملے گا۔ دونوں اشخاص لڑنے لگے۔ نینا جلدی سے ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر ہینرل ٹن اسٹور پہنچی۔ جاتے وقت ففتھ ایونیو میں عین دوپہر میں اس نے عجیب منظر دیکھا۔ دو آدمی لڑ رہے تھے' دوکاندار اور گاہک حیرت سے کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ موقعہ کی طرف ایک پولیس افسر جا رہا تھا۔ موڑ پر گزرنے کے بعد یہ نظارہ اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

اس نے اطمینان کی سانس لی۔ ''مہربانی کر کے جلدی کیجئے۔ مجھے اپنی ماں کے ہمراہ ساڑھے بارہ بجے پہنچ جانا ہے اور پہلے ہی کافی دیر ہو چکی ہے۔'' اس نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا۔

''مس صاحبہ۔ بارہ بج کر بیس منٹ ہو چکے ہیں اور میں کوشش کروں گا کہ وقت معینہ تک آپ کو پہنچا دوں مگر ذرا مشکل کام ہے۔''

اس اسٹور سے گاڑی پر سوار ہوتے وقت اس نے دیکھا کہ ایک بج رہا ہے۔ دوسرے اسٹیشن پر وہ ایکسپریس گاڑی میں سوار ہو لی۔ دو اسٹیشن کے بعد ڈاکٹر کا دفتر اسٹیشن کے قریب ہی واقع تھا۔ اگر کوئی امر مانع نہ ہوا تو وہ وقت مقررہ پر پہنچ جائے گی۔ وہ یہ سوچ کر مسکرا پڑی کہ اسٹیونس نے اسکی حفاظت کا پہلے ہی سے انتظام کر لیا تھا۔ نینا نے مان لیا کہ وہ واقعات کے ایسے گرداب میں پھنس گئی ہے کہ جن کو سمجھنے سے اس کی عقل ماری ہے۔ اسے خیال آیا کہ پولیس افسر کے آنے کے بعد اس نوجوان کا کیا حشر ہوا ہو گا۔ مگر اس کا دل گواہی دیتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح وہ اس مصیبت سے نجات حاصل کر لے گی۔

چند منٹ بعد نینا ڈاکٹر جان کے دفتر کے سامنے کھڑی تھی۔ ایک نرس اس کو عقبی کمرے میں لے گئی۔ نینا کمرے میں داخل ہونے کے بعد اپنی حیرت کو چھپا نہ سکی۔ اس چھوٹے سے

Downloaded from https://paksociety.com

کمرے کی آرائش قابل دید تھی۔ تھوڑے وقفہ کے بعد ڈاکٹر جان آیا اور اپنا تعارف کرانے کے بعد کام میں مصروف ہو گیا۔ اسٹیونس کا کہیں پتہ نہ تھا۔ نینا بلا تامل ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کرتی رہی۔ بمشکل تمام نصف درجن الفاظ سے زیادہ گفتگو ہوئی۔

نینا نے اب محسوس کیا کہ بالوں کے رنگ تبدیل کرنے میں کتنی دقت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا مرحلہ طے کرنے کے بعد نرس ایک کشتی لیکر آئی۔

''شاید ایک پیالی چائے پینا پسند کریں گی۔'' نرس نے مسکرا کر کہا۔ کشتی میں کریم سوپ' ابلے انڈے' سلاد' چائے کا سامان اور تازہ پھلوں کی طشتری رکھی ہوئی تھی اور گرم گرم بسکٹ اور کیک بھی تھے۔ نینا بے حد بھوکی تھی اور جلد جلد کھانے لگی۔ چائے اور اس کے ساتھ دیگر لوازمات بے حد لذیذ تھے۔ جب نرس واپس آئی تو نینا کشتی کی ہر چیز چٹ کر چکی تھی۔

بالوں کے رنگ کی تبدیلی میں تین گھنٹے صرف ہوئے۔ تب تک اسٹیونس نہیں آیا تھا اور نینا اس کیلئے متفکر ہو گئی کہ کہیں کوئی حادثہ تو نہیں پیش آ گیا۔

ڈاکٹر جان پھر کمرے میں داخل ہوا۔ ''یہ بنڈل آپ کیلئے ابھی آیا ہے۔ غالباً آپ کو معلوم ہے کہ اس میں کیا چیز ہے۔'' اور وہ پہلی بار مسکرایا۔ وہ بنڈل کو میز پر رکھ کر چلا گیا اور کہتا گیا۔ ''کیا آپ پندرہ منٹ میں تیار ہو جائینگی۔''

''ہاں''

''بہت خوب۔ کوئی شخص باہر آپ کا انتظار کر رہا ہے۔'' نینا کا دل دھڑکنے لگا۔ آخر کار اسٹیونس آ ہی گیا' کانپتی ہوئی انگلیوں سے اس نے بنڈل کھولا۔ نیویارک کی سب سے مشہور دوکان سے یہ سامان خریدا گیا تھا۔ بڑے بنڈل کے اندر بہت سے چھوٹے بنڈل تھے۔ ہر سامان کو بنڈل سے نکال کر اس نے کوچ اور کرسیوں پر پھیلا دیا۔ ہر چیز موجود تھی اور اباس پر اصلی لیس لگا ہوا تھا۔ ہر سامان بے حد قیمتی تھا مگر کسی پر قیمت کا لیبل نہ لگا ہوا تھا مگر نینا ان چیزوں کی قیمت سمجھتی تھی۔ اس نے اپنے کپڑے اتار کر نئے لباس کو پہن لیا اس نے اپنی زندگی میں ایسے لباس

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

کبھی نہ دیکھے تھے۔اس نے کمرے میں دیکھا مگر حیرت تھی کہ اس آراستہ کمرے میں ایک آئینہ نہ تھا۔ ہر کپڑا اس کے جسم کی ساخت کے مطابق تھا۔ درحقیقت وہ ماڈل سائز تھی ایک بار اس نے ایک دوکان میں ماڈل کا کام کیا تھا اور ہر کپڑا اس کے جسم پر ایسا فِٹ اُترتا تھا کہ بقیہ تمام ملازم لڑکیاں اس سے رشک کرتی تھیں۔

یہ کپڑے بھی اس کے جسم پر چست اترے اور یہ کوئی حیرت کی بات نہ تھی۔ اس نے لیبل کو پڑھا۔ ایک نہایت ہی مشہور فرنچ ہاؤس نے ان کپڑوں کو تیار ایا تھا۔ اس کے دل میں خواہش ہوئی کہ کاش ان کپڑوں کو پہننے کے بعد وہ آئینہ میں اپنی صورت دیکھ سکتی۔ نینا ہیٹ نکال رہی تھی کہ اتنے میں دروازہ کھلا۔ اسٹیونس باہر کھڑا ہوا تھا۔ اس نے اندر آ کر دروازہ بند کر دیا اور حیرت سے نینا کو تکنے لگا۔

''نینا میں نے ایسی تبدیلی کسی میں نہیں دیکھی۔ یہ ایک معجزہ ہے۔ اب تم کو کوئی شخص پہچان ہی نہیں سکتا ہے۔''

''اسٹیونس مہربانی کر کے مجھے اپنی صورت آئینہ میں دیکھنے دو۔ عجیب بات ہے اس کمرے میں ایک بھی آئینہ نہیں ہے۔''

''ہے کیوں نہیں''

''کمال ہے''

''ابھی دکھاتا ہوں۔ یہ ڈاکٹر جان کی جدف تراشی ہے۔ وہ اپنے ماڈلوں کو بلا اپنے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے ہوئے صورت نہیں دیکھنے دیتا اور اس بات لی وہ سختی سے پابندی کرتا ہے۔'' اس کے بعد اس نے دیوار میں ایک بٹن دبایا' ایک الماری کھوم لئی اور ایک قد آدم آئینہ سامنے آ گیا۔

نینا کو آئینہ میں ایک ایسی لڑکی کی صورت دکھائی پڑی جس کو اس نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کا قد بالکل نینا جیسا تھا۔ بال سنہرے تھے اور آنکھیں نیلی اوں تھیں' نینا نے باری باری اسٹیونس اور

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

آئینہ کی طرف دیکھا۔

''اسٹیونس میں نے اس لڑکی کو اپنی تمام عمر میں کبھی نہیں دیکھا ہے۔''

''میری جان مجھے اس سے اپنا تعارف کرانے دو۔ اس آئینہ والی لڑکی کا نام نینن کالٹ ہے۔ یہ ایک چھوٹی لڑکی ہے جو پیرس کے اسٹیج پر غیر معمولی شہرت حاصل کرنے کیلئے جا رہی ہے اور اگر میرا خیال غلط نہیں ہے تو پبلک اس کو دیکھ کر دیوانی ہو جائیگی کیونکہ تم کو تمام بات معلوم ہونی چاہیے۔''

یہ لڑکی بے انتہا حسین ہے۔

☆☆☆

''اس وقت تو میں جادو کے قصوں کی شہزادی معلوم دکھائی دے رہی ہوں۔''

''نینا کی آنکھیں آئینے پر جمی رہیں۔ ''کتنا خوبصورت لباس ہے ان پر بے انتہا خرچہ آیا ہوگا۔''

''مجھے ان کپڑوں کی قیمت نہیں معلوم ہے۔'' اسٹیونس نے کندھا ہلا کر کہا۔ ''میں نے قیمت نہیں پوچھی قیمت میرے حساب میں درج کر لی گئی ہے۔ مگر تم کو کپڑے پسند آئے یا نہیں۔''

''میں نے اپنی زندگی میں ایسے خوبصورت کپڑے کبھی نہیں پہنے۔''

''اب ہم لوگوں کو چلنا چاہیے۔ کسی بات کی تکلیف تو نہیں ہوئی۔''

نینا نے اپنے آنے کی سرگزشت بیان کی ''کیا تم نے اس دراز قد نوجوان کو میری حفاظت کیلئے معمور کیا تھا۔''

''ہاں مجھے اندیشہ تھا کہ شاید اس کی ضرورت پڑے'' ''تم نے ...... باہر آنے میں دیر کر دی تھی۔ اب یہاں پر بات کرنا مناسب نہیں ہے آؤ چلیں''

''مجھ کو کہاں چلنا ہوگا۔''

''میں نے اس کا انتظام کر لیا ہے۔ میرے کچھ دوست شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کے کمروں کی کنجی یہ کہہ کر لے لی ہے کہ شاید مجھے کمروں کی ضرورت پڑے اور میں انہی

Downloaded from https://paksociety.com

کمروں میں قیام کروں گی۔"

نینا نے اپنی چیزیں نئے دستی بیگ میں رکھ لیں اور فرانسیسیوں کے لہجہ میں کہنے لگی۔

"موسیو اب میں ہر کام کیلئے تیار ہوں۔" اسٹیونس اس کو اس لہجہ میں بولتا سن کر ہنسنے لگا۔ "پیرس پہنچنے سے قبل تم کو وہاں کی زبان بولنے کی زحمت اٹھانا ضروری نہیں ہے۔ فرانسیسی زبان میں مہارت حاصل کرنا بھی اہم اور وقت طلب بات ہے۔"

یہ سن کر نینا شستہ فرانسیسی زبان بولنے لگی۔ اسٹیونس متحیر ہو گیا۔ اس نے اسی زبان میں جواب دیا۔ "نہایت حیرت کی بات ہے۔"

"کیا ہوا۔"

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم اس زبان میں بھی مہارت رکھتی ہو۔"

"کتنی حماقت کی بات ہوگی اگر میں وہاں کی زبان نہ بول سکی تو میرا راز کب تک پوشیدہ رہ سکے گا۔ میں انگریزی اور فرانسیسی دونوں زبانوں میں بہ آسانی گفتگو کر سکتی ہوں۔ میرے والد کی خواہش تھی کہ دونوں زبانوں کی ماہر بن جاؤ۔ میرے والد کی پیدائش فرانس میں ہوئی تھی۔ وہ میری پیدائش سے قبل امریکہ چلے آئے تھے اور یہیں پر آباد ہو گئے۔ مگر انہوں نے دونوں زبانیں سیکھنے [illegible]"

"تمہاری [illegible] کوشش کے صلہ میں مجھ کو امید ہے کہ ہم لوگوں کی محنت رائیگاں نہ جائے گی۔ ڈالر [illegible] بات کرنے کے بعد وہ لوگ دوسری طرف کے دروازے سے باہر آئے۔ باہر ایک [illegible] کار [illegible] اسٹیونس اس کو اس کار کے پاس لے گیا۔

"کیا یہ تمہاری کار ہے"

"میں نے آج شام اپنے دوست [illegible] مانگ لی ہے۔ میری کار مرمت کیلئے کارخانہ گئی ہوئی ہے" وہ حسب معمول باتیں کر رہا تھا۔ [illegible] کی زبان گنگ تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اسٹیونس کون ہے جو کہ ایسی حیران العقل باتیں عمل میں لا رہا ہے اور جس لونڈیا کے متعلق ذرا بھر بھی پرواہ نہیں

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہے۔ نینا کو زیادہ سوچنے کا موقع نہ ملا۔ کار کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد شہر کی اس عالیشان عمارت کے سامنے رک گئی جہاں نیویارک کے کروڑ پتی لوگوں کے مکانات واقع تھے۔

''اترو ہم لوگ منزل پر پہنچ گئے۔''

''یہاں''اور نینا اپنی حیرت کو چھپا نہ سکی۔

''کیوں نہیں۔کیا یہاں پر اترنے میں کوئی ہرج ہے۔''

''مطلب یہ نہیں''اسٹیونس نینا کی حیرت کو نہ سمجھ سکا۔اس پارک کی ہر چیز کا وہ عادی تھا مگر نینا کیلئے ہر چیز نئی اور حیرت کا باعث تھی۔ وہ اپنی زندگی میں کبھی ایسے مقام پر نہ گئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ خواب دیکھ رہی ہے اور اسی مسحور کن حالت میں وہ اس کے ہمراہ الیویٹر تک گئی۔ ''اوپر جا کر وہ لوگ اترے۔ نینا سمجھی کہ اب کسی کمرہ میں داخل ہونا پڑے گا مگر وہ ہال میں سے گزر کر کنارے پہنچا اور ایک دوسرے الیویٹر میں چڑھا۔'' یہ اگلا حصہ پہلے ورانڈہ تھا۔ پہلے پیدل چل کر اس مقام تک آنا پڑتا تھا۔ہم لوگوں نے مرمت کرا کر دوسرا الیویٹر لگوالیا۔''

نینا نے محسوس کیا کہ اس نے بے خیالی میں دوستوں کا لفظ استعمال کیا ہے یہ کسی دوست کا مکان نہیں ہے۔ یقیناً وہ مجھ سے جھوٹ بول رہا ہے۔ یہ عمارت اسی کی ہے دو تین منٹ بعد وہ لوگ کمرے میں پہنچ گئے۔ اس اونچی عمارت کی کھڑکی سے نیویارک کا سارا شہر نظر آتا تھا۔شام ہو چلی تھی اور لاکھوں بجلی کی بتیاں تاروں کی طرح چمکتی نظر آ رہی تھیں۔ نینا اس خوبصورت منظر کو دیکھ کر دم بخود رہ گئی۔ کئی منٹ کھڑکی کے پاس کھڑی وہ اس منظر سے لطف لیتی رہی۔ اسے کبھی خیال بھی نہ ہوا تھا کہ یہ شہر اتنا خوبصورت ہے۔

''یہاں سے بہت خوبصورت منظر نظر آتا ہے۔''اسٹیونس نے اسکے قریب آ کر کہا۔

''مجھ کو یہ جگہ بہت پسند ہے مطلب یہ کہ میں یہاں پر رہنا پسند کرتا ہوں کیا تم یہاں پر چند یوم قیام کرنا پسند کروگی۔تب تک تمہارا پاسپورٹ بھی آ جائیگا۔''

نینا نے پھر محسوس کیا کہ ان کی زبان سے سہواً ایسے الفاظ نکل گئے ہیں جن سے اس کا

Downloaded from https://paksociety.com

راز فاش ہوتا ہے مگر وہ نظر انداز کر گئی اور کہنے لگی۔ ''میں بہت خوش ہوں اور خود کو اس جگہ محفوظ محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس خوفناک ماحول سے مجھ کو اس جگہ امان مل گئی ہے۔''

''تم کو یہاں پر کوئی پریشان نہ کر سکے گا۔'' اس نے بتی جلا دی اور کھڑکی کے سامنے پردہ گرا دیا۔

''کل یا پرسوں تک تمہارا پاسپورٹ آ جائے گا۔ تمہیں یاد ہوگا کہ تمہارے پاسپورٹ کی درخواست پر میں نے ایک جگہ کا پتہ لکھایا تھا۔ وہ پتہ اسی جگہ کا تھا تم سمجھ سکتی ہو کہ تمہاری درخواست غلط نہ تھی تم واقعی یہیں پر رہتی ہو۔''

آئندہ کے چند یوم سخت مصروفیت کے تھے۔ اسٹیونس نے نینا کو باہر نہیں جانے دیا۔ ہر چیز نینا کے کمرے پر پہنچا دی جاتی تھی۔ دولت کے ایسے کرشمے اس نے خواب میں بھی نہ دیکھے تھے بالوں کی تبدیلی کے بعد دوسرے دن نینا نے ایک خبر پڑھی جس میں اس کو ''مفقود الخبر'' بتایا گیا تھا۔ بڑے بڑے اور موٹے موٹے الفاظ کی سرخی کے ساتھ یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ ملٹ نور ہوٹل میں ملازمہ نے کئی بار اسکے کمرے کی گھنٹی بجائی مگر جواب نہ پا کر اس نے کمرہ کھولا تھا۔ چند پرانے کپڑوں کے علاوہ اس کمرہ میں کچھ نہ ملا تھا۔ دروازے کے نیچے ایک تحریر ملی تھی جس میں اس کو قتل کی دھمکی دی گئی تھی۔ نینا نے اخبارات کے ابتدائی ورق پر اپنی تصویر دیکھی۔ پولیس تحقیقات اس نتیجہ پر پہنچی تھی کہ نینا پاول اور ایوان اسٹیونس ایک ہی لڑکی کا نام ہے۔

''مجرم کی گروہ کی گمشدہ لڑکی کو قتل کی دھمکی۔''

اور چند اشاعت بعد یہ خبر شائع ہوئی۔

''پولیس مقتول لڑکی کی لاش دریا میں جال ڈال کر تلاش کر رہی ہے۔'' ایک دن بعد یہ سرخی تھی۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''پولیس کو اندیشہ ہے کہ گم شدہ لڑکی کو مجرم گروہ نے قتل کر دیا۔''

اب نینا کو معلوم ہوا کہ میں کتنا بال بال بچی۔ ہوٹل کے جس کمرے میں وہ ٹھہری تھی اس کے دروازے کے نیچے کاغذ پر اس کو قتل کی دھمکی دی گئی تھی۔ یہ کاغذ ہوٹل کے کمرے میں اس کے غائب ہو جانے کے بعد ملا تھا۔ اس تحریر کی وجہ سے پولیس کو جلد معلوم ہو گیا کہ ایولن اسٹیونس اور نینا میلون ایک ہی لڑکی کے نام ہیں۔ اس کے کمرے کی تلاشی لی گئی۔ خون سے تر کپڑے مل گئے تھے مگر کسی کاغذ یا کپڑے کی نشانی سے اس کی شناخت نہ ہو سکی کیونکہ وہ موجود ہی نہ تھے۔ نینا میلون لاپتہ ہو گئی تھی اور ایولن اسٹیونس کے وجود کا بھی پتہ نہ چلا۔

ان تمام باتوں سے ایک ہی نتیجہ اخذ ہو سکتا تھا کہ مجرم گروہ نے بدلہ لینے کی غرض سے اس کو قتل کر دیا۔ پولیس دریا کے پانی کو اس امید پر چھان رہی تھی کہ کسی نہ کسی دن اس کی گولیوں سے چھلنی کی ہوئی لاش مل جائے گی۔ جہاں تک پولیس کا تعلق تھا نینا میلون بالکل لاپتہ ہو گئی تھی۔

پارک ایونیو کی عمارت کے کمرے میں بیٹھی ہوئی نینا میلون یہ سوچ رہی تھی کہ مجرم گروہ کے افراد کا اس کے متعلق کیا خیال ہے۔ غالباً بار نے میک اور اس کے ہمراہی یہ سمجھتے ہوں گے کہ مخالف مجرم گروہ نے اس کو قتل کر دیا اور مخالف گروہ کا یہ خیال ہو گا کہ بار نے میک نے حفاظت کے خیال سے اس کو چھپا دیا ہے۔

نینا خود کو دوسری دنیا میں محسوس کر رہی تھی۔ اس کو اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ اسٹیونس بے حد دولت مند ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کو یہ بھی خیال ہوتا تھا کہ وہ نینا کی ذات سے اس قسم کی دلچسپی رکھتا ہے۔ وہ اس کی کیوں مدد کر رہا ہے۔ تین دن کے بعد بھی اس گتھی کو سلجھانے میں وہ کامیاب نہ ہوئی تھی۔

وہ اس کمرے میں کبھی تنہا نہ رہنے پائی تھی۔ ہر وقت ضرورت پڑنے پر ایک ملازمہ آ جایا کرتی تھی جو کہ فرانسیسی زبان میں گفتگو کرتی تھی اور بالکل خاموش طبیعت کی تھی اور جس نے کبھی

Downloaded from https://paksociety.com

بھی اس امر پر اظہار حیرت نہیں کیا کہ ایک دوشیزہ لڑکی کس طرح اور کن واردات کی بنا پر ایک مجرم شخص کے کمرے میں رہنا گوارا کر رہی ہے۔

اسٹیونس باہر گیا ہوا تھا اور روزانہ اس سے فون پر باتیں کرتا تھا۔ پانچویں دن واشنگٹن سے ایک لفافہ رجسٹری شدہ ملا۔ یہ اس کا پاسپورٹ تھا اور وہ اسٹیونس کو خوشخبری سنانا چاہتی تھی۔ اسٹیونس نے سن کر کہا "اس کے معنی یہ ہیں کہ تم کو سینچر کے دن سفر کیلئے جہاز پر سوار ہونا پڑے گا۔"

دو دن بعد آدھی رات کے وقت ایک بڑا سفری جہاز روانگی کیلئے تیار تھا۔ ڈک پر ایک پستہ قد لڑکی کنارے پر جھکی ہوئی تھی۔ مسافروں کی بھیڑ بھاڑ میں کوئی شخص اس کی طرف دھیان نہیں دے رہا تھا۔ وہ مناسب اور زیر نظر لباس پہنے ہوئے تھی اور بلا کی حسین نظر آ رہی تھی۔ کئی مردوں نے اس کو للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھا اور کئی نے یہ تہیہ کر لیا کہ صبح اٹھنے کے بعد اس سے شناسائی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ڈک پر ایک دراز قد نوجوان کھڑا ہوا الوداعی سلام کے طور پر اپنی ٹوپی ہلا رہا تھا۔ اس کی مانند سینکڑوں اشخاص ڈک پر موجود تھے جو کہ مسافروں کو رخصت کرنے کیلئے آئے تھے۔ جہاز کے ڈک پر لڑکی بھی ہاتھ ہلا رہی تھی۔ دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے مگر ان دونوں میں سے ایک کو بھی علم نہ تھا کہ دوسرا بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ جہاز کا لنگر اٹھا لیا گیا اور جہاز آہستہ آہستہ روانہ ہو گیا

اس لڑکی کی گزشتہ زندگی کا آخری رشتہ بھی منقطع ہو گیا۔ نینا میلون مر چکی تھی سمندر کی تازہ ہوا تھوڑی دیر تک اس کے بالوں سے کھیلتی رہی اور اس کے بعد کمرے میں جا کر وہ اپنا بستر کھولنے لگی۔

☆☆☆

نیویارک سے آئے ہوئے نینن کالٹ کو کئی ماہ ہو چکے تھے اس وقعہ کو قریب ایک سال ہو رہا تھا جبکہ مجرم لڑکیاں نینا میلون اپنے محبوب اسپائک فیگن کو اسپتال میں مرنے کیلئے تنہا چھوڑ

Downloaded from https://paksociety.com

آئی تھی نیو یارک میں تفتیش جاری رہی اسپائک کے جسم میں پانچ گولیاں لگی تھیں اور چہرہ پر تین زخم چاقو کے تھے مگر پھر بھی وہ مرا نہیں تھا بلکہ اچھا ہو گیا تھا صرف اس کے چہرہ پر ایک لمبا چاقو کے زخم کا سرخ نشان پڑ گیا تھا جس کو کوئی انسانی طاقت مٹا نہ سکتی تھی

اس کے بچ جانے کی وجہ سے گیرند چوری کی پرجوش تحقیقات کی کارروائی مدہم پڑ گئی اور بارنے میک کے کلاٹ میں مجرم گروہوں کے تصادم کے مقابلہ میں عوام کی دلچسپی کم ہو گئی تھی۔ مگر شہر پیرس میں ایک لڑکی موجود تھی جو اس واقعہ کو فراموش نہیں کر سکتی تھی میرگنی تھیٹر میں اس کو ملازمت مل گئی تھی اور وہ کافی شہرت حاصل کر چکی تھی۔ براڈوے کی پستہ قد دوشیزہ اہل پیرس کی نظروں میں سما گئی تھی اور ہر شخص اس کا جام صحت لنڈھا تھا ایک افواہ یہ بھی گرم تھی کہ آئندہ ڈرامے میں اس کو ہیروئن کا پارٹ دیا جائے گا اور ہالی وڈ کے مشہور عالم ایکٹر ارس شویلیز کو اس کے ہمراہ اس ڈرامہ میں کردار ادا کرنے کیلئے مدعو کیا جائے گا امرس شو پیرس میں بے حد ہر دلعزیز تھا مگر امریکہ جانے کے بعد وہ اپنے وطن کو بھول گیا تھا۔ اور یہ پراسرار اجنبی لڑکی پیرس آ کر اپنے وطن کو بھول گئی تھی۔ ان دونوں کو ایک جا کر دینے سے غالباً عوام اور بیرونی سیاحوں کی دلچسپیوں میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا۔

میڈ موازل نینن کالٹ اپنے تبدیل لباس کے کمرے میں تھی موسیو ژاق سینٹ ڈرنیز اپنے میک اپ کو دھو رہا تھا اور خیالات میں محو تھا "امریکہ کی یہ لڑکی۔ یہ سنہرے بالوں والی براڈوے کی "دوشیزہ" اس کو اپنی زندگی میں پہلی بار ایسی لڑکی سے سابقہ پڑا تھا۔ وہ عشوہ گری کے ہر راز سے واقف تھی۔ مگر پھر بھی کیمپس الی سیز میں ایک چھوٹے سے مکان میں رہتی تھی جو کہ تھیٹر کے بالکل قریب تھا۔ امریکہ کی عورتیں بھی عجیب طرح کی ہوتی ہیں۔ ان کے لب محبت کے متلاشی ہوتے ہیں۔ آنکھیں دلربا ہوتی ہیں مگر انکی روح اور دل محبت کی گرمی سے نا آشنا ہوتے ہیں"

موسیو سینٹ ڈرنیز اس سنہرے بالوں والی دوشیزہ کا گرویدہ ہو رہا تھا مگر جس طرح کی

Downloaded from https://paksociety.com

دوستی اور تعلقات کا وہ خواہشمند تھا اس میں اسکو کامیابی کی کوئی جھلک نظر نہ آتی تھی۔اس نے اپنی ٹائی ٹھیک کی۔آئینہ میں اپنی صورت دیکھی اور میڈم موازل نین کے تبدیل لباس کے کمرے کی طرف گیا۔اس نے دروازے کو کھٹ کھٹایا۔اس امریکن لڑکی کی وجہ سے اس کو اس دستور کی پابندی کرنی پڑی تھی ورنہ بہ حیثیت خاص ایکٹر ہونے کے اس کو اس کی چنداں ضرورت نہ تھی،

''کون ہے''اس نے صحیح تلفظ کے ساتھ فرانسیسی زبان میں اندر سے سوال کیا اس ایکٹر کو حیرت تھی کہ یہ امریکن لڑکی کیسے اتنی شستہ زبان بول سکتی ہے جتنا ہی وہ اس امر پر غور کرتا تھا اس کی حیرت بڑھتی جاتی تھی جبکہ امریکہ اپنی محبوب ایکٹریسوں پر انتہا ہی دولت نچھاور کرسکتا ہے'تو اس کو یہ سوچ کر حیرت ہوتی تھی کہ کیوں وہ اپنا وقت پیرس میں ضائع کر رہی ہے موسیو سینٹ ڈرنیز کو امید تھی کہ اس کو ہالی وڈ میں بلایا جائیگا۔مگر ابھی تک اس کی خواہش پوری نہ ہوئی تھی شاید اس لڑکی کے تعلقات سینما والوں سے بھی ہوں ایسی صورت میں اس سے تعلقات پیدا کرنے میں فائدہ ہے۔

میڈم موازل نین اپنا میک آپ دھو چکی تھی۔موسیو سینٹ ڈرنیز کو دیکھ کر اس نے اپنے کپڑوں کو جسم پر ٹھیک سے ڈال لیا اس نے آئینہ میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''موسیو ژاق آپ آئے ہیں''۔

آپ کس کے آنے کی امید کررہی تھیں''مشہور فرنچ ایکٹر نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص اس لڑکی کا بھی محبوب ہے جس کے متعلق کسی کو بھی علم نہیں ہے۔

''کسی کا بھی انتظار نہیں کر رہی تھی پیرس میں سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا میرا ملنے والا نہیں ہے۔''

''اور امریکہ میں''

''ژاق صاحب امریکہ کے متعلق میں کسی قسم کی گفتگو نہیں کرنا چاہتی ہوں''

''میں آپ کا ہم خیال ہوں میں صرف آپ ہی کی ذات کے متعلق باتیں کرنا چاہتا ہوں''

Downloaded from https://paksociety.com

''جب آپ میرا ذکر شروع کر دیتے ہیں تو مجھکو بہت خوشی ہوتی ہے مجھ میں خودستائی کا مادہ بہت ہے''

''ساتھ ہی ساتھ آپ بے حد خوبصورت ہیں''

''شاید میں ان عورتوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہوں جن سے ماضی میں آپکے تعلقات رہ چکے ہیں''

''ان سے کہیں زیادہ خوبصورت۔ آپ میں دوشیزگی کی جھلک ہے اور ابھی تک محبت کا اصلی معنی بھی آپکو معلوم نہیں ہے۔

''غالباً آپ کو یقین ہے کہ میں نے ابھی بھی کسی سے محبت نہیں کی ہے'' آپ نے کسی فرانسیسی کی طرح محبت نہیں کی ہے''

''اور میرا قیاس ہے کہ آپ مجھکو محبت کا درس دینا پسند کریں گے ان کے الفاظ میں طنز پوشیدہ تھا مگر یہ فرانسیسی اس کو سمجھ نہ سکا۔

''کاش ایسا ممکن ہوسکتا اب آپ کے اشارے کی دیر ہے'' پیارے ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے۔

''لیکن آئندہ''

کون جانے۔ مگر ژاق مجھے بتایئے کہ آپ میرے پاس کیوں تشریف لائے ہیں غالباً آپ مجھ سے کوئی ضروری بات کہنا چاہتے ہیں۔

''آپ نے میرے دلکی بات جان لی ہے آپ کے پاس ایک خبر لے کر آیا ہوں''

''بتایئے۔ میں سننے کے لئے بیتاب ہوں۔''

''آپ اس بات کو کتنا پسند کریں گی کہ اس تھیٹر میں آپ کو مشہور و معروف ٹ ڈ رینز کے ہمراہ گانے کا موقع ملے اور اس طرح تھیٹر نام کے ایکٹروں میں آپ کا نام نمبر دوم ہو جاوے۔

''مگر آپ میڈم موازل مارسیل کو بھولے جا رہے ہیں۔ آپ ہی نے گمنامی کی حالت سے نکال کر اسکو عروج کے بام پر پہنچایا تھا اور اب پھر اسکو اسی پستی میں ڈھکیل دینا چاہتے ہیں آپ

Downloaded from https://paksociety.com

بھول رہے ہیں کہ۔۔۔

"میں کچھ بھی نہیں بھول رہا ہوں میڈ موازل کی حالت اس وقت دوسری ہے وہ تھیٹر کی زندگی کو خیر باد کہنا چاہتی ہیں۔ ان کا ارادہ بورڈو کے شراب بنانے کے کارخانہ کے مالک سے شادی کرنے کا ہے اور اس کے بعد وہ کئی بچوں کی ماں بننا چاہتی ہے جو بڑے ہو کر بذات خود شراب کا کاروبار کریں گے۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ تھیٹر کو چھوڑ رہی ہیں؟"

"ہاں۔ اور میں تھیٹر کے منیجر موسیو بوچٹ سے ملکر یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ میڈم موازل کے ہمراہ مجھے کام کرنے میں بے حد خوشی ہو گی بشرطیکہ میری پیاری تم کو یہ خیال ہو کہ آئندہ ہم دونوں کو ایک دوسرے سے ہمدردی پیدا ہو جائے گی۔"

اس کا مطلب صاف ظاہر تھا۔ اس قماش کے عیاش لوگوں سے گفتگو کرنے میں میڈم نے کافی مہارت حاصل کر لی تھی اسکو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ فرانس میں تھیٹر کی لڑکیاں سوسائٹی کی بے حد دلدادہ ہوتی ہیں اور قریب قریب ہر لڑکی کا کوئی نہ کوئی امیر دوست ہوتا تھا پیرس میں کوئی لڑکی ادھوری قسم کی دوشیزہ نہیں رہ سکتی تھی یا تو وہ عیاش طبع ہو جاتی تھی یا بالکل اوباش سوسائٹی سے دور رہتی تھی۔

مگر نینن کی کیفیت مختلف تھی چند ماہ کے قیام میں اس نے ایلیٹم کی شہرت حاصل کر لی تھی۔ وہ تیزی سے سوچنے لگی کہ ژاق کی کس حد تک ہمت افزائی کی جاوے میڈم موازل مارسیل شراب فروش سے شادی کا وعدہ کرنے سے قبل یقیناً ژاق کی محبوبہ رہ چکی ہے اسطرح سے اس کو تھیٹر کے ماحول میں بڑی ہر دلعزیزی حاصل ہوئی تھی جو کہ دوسری لڑکیوں کی طرح کبھی نصیب نہ ہوئی تھی کیا نینن کالٹ اس طرح کی ہر دلعزیزی اور ناموری کسی معاوضہ کے ادا کئے بغیر حاصل کر سکے گی۔

وہ کپڑے پہن کر تیار ہو گئی اور یہ خیالات اس کے دماغ میں گونجتے رہے وہ ایک پردا ہے

Downloaded from https://paksociety.com

کی آڑ میں چلی گئی تھی اور گھر جانے کے کپڑے پہن کر باہر نکلی

"جانِ من آپ کا کیا جواب ہے میں منیجر سے ملوں یا نہیں"

"آپ کا خیال تو بہت عمدہ ہے مگر آپ کو آگاہ کر دینا مناسب سمجھتی ہوں کہ مجھ کو کسی آگاہی کی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں کہ آپ کا دل سہرد ہے مجھ سے اچھی طرح واقف ہو جانے کے بعد آپ کا طرز عمل بدل جاوے گا اور اب تک میں انتظار کروں گا۔

بہتر ہے مجھے آپ کی پیشکش منظور ہے"

"میں منیجر سے کل ملاقات کروں گا اور آج رات آپ میرے ہمراہ کھانا کھائیے اور تھوڑی سی شراب بھی پیجئے اس سے آپ کو نیند اچھی طرح آئے گی

"مجھے آپ کی خوشی منظور ہے۔" اس نے ٹوپی سر پر رکھی اور ژاق کے ہمراہ روانہ ہو گئی۔ اتنی آسانی کے ساتھ وہ کبھی بھی کسی کے ساتھ جانے کو تیار نہ ہوئی تھی۔ عام طریقہ سے وہ یہ بہانہ کر دیتی تھی کہ اسے گھر جلدی پہنچنا ہے مگر آج تھوڑی سی دلدہی کرنا ضروری تھی۔ مگر بہت زیادہ آزادی دینا مناسب نہ تھا۔

اسی رات اس نے اسٹیوتس کو خط لکھا اس نے لکھا کہ اس کو کامیابی کا دروازہ کھلا نظر آ رہا ہے اور نئے معاہدہ کی رو سے اس کی تنخواہ کافی بڑھا دی جائے گی اور اس طرح وہ اسٹیونس کے قرض سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرے گی۔

تین ہفتہ بعد نیا ڈرامہ شروع ہوا۔ ژاق سینٹ ڈینز کے ہمراہ وہ امریکن لڑکی گا رہی تھی میڈم موازل نینن کا ایٹ میڈم موازل مارسیل کی جگہ اسٹیج پر کام کر رہی ہے اور یہ بھی افواہ گرم تھی کہ وہ ژاق کے دل پر بھی قابض ہو گئی ہے۔

ڈرامہ کی پہلی رات ہی نینن کا دل بھاری ہو رہا تھا تین ہفتہ گزر چکا تھا اور اسٹیوتس کا کوئی خط نہ آیا تھا گانا ختم ہونے کے بعد وہ سٹیج کے بغل میں کھڑی ہوئی تھی۔ پیرس کا ایک اخبار میز پر رکھا ہوا تھا اس نے اخبار اٹھا لیا اس کے دل میں کہی تھی اس نے محنت کر کے یہ ترقی و کامیابی

Downloaded from https://paksociety.com

حاصل کی تھی مگر اسٹیونس نے اس رات اس کے پاس کیبل سے اطلاع دینے کی بھی زحمت گوارا نہ کی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اور اس کی نگاہ اخبار میں ایک تصویر پر پڑی اس کی صورت سے اس کی آنکھیں آشنا تھیں۔ یقیناً اس کی آنکھیں دھوکہ نہیں دے رہی تھیں اس نے تصویر کے نیچے عبارت پڑھی۔

''اسٹیونس کولیر اور امریکن سفیر مقیم پیرس کی لڑکی ایڈتھ ہیوی لینڈ کی شادی کا اعلان درج تھا۔''

اب وہ سمجھ گئی کہ اسٹیونس نے کیوں اس کے خط کا جواب نہیں دیا تھا۔ اس کی شادی ہونے والی ہے۔ کولیر خاندان کا نام کافی مشہور و معروف تھا۔ کیا یہ اس کے اسٹیونس کی تصویر ہے اس کے خیالات کا سلسلہ ژاق کے آجانے کی وجہ سے ٹوٹ گیا۔

''جان من کیا تم آخری گانے کے سین کے لئے تیار ہو۔''

اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا اس کی آنکھیں کالی۔ پیشانی کشادہ اور بال کالے تھے لب بھرے ہوئے اور دہانہ قدرے تنگ تھا ژاق نے کہا نین کیا کسی وجہ سے پریشان ہیں۔''

کوئی خاص بات نہیں ہے۔ میں تھک گئی ہوں۔ مگر اطمینان رکھئے گا میں تمہارے ساتھ اچھی طرح گاؤں گی۔'' اور نین کی آنکھوں نے اس کو پیام دیا۔ اس ٹھنڈی لڑکی میں یکایک روح دوڑ گئی ہے اور وہ اس سے محبت کرنے کے لئے تیار ہے۔ گانا گاتے وقت دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ زیادہ دیر تک پکڑے رہے اس کی انگلیاں کانپ رہی تھیں اور ژاق کا دل خوشی سے ناچ رہا تھا بہت انتظار کرنا پڑا آخر [illegible] وہ لمحہ آیا جب [illegible] آج رات اس کو صلہ ملے گا۔

اسٹیج کا پردہ گرنے کے بعد نین اپنے تبدیلی لباس کے کمرے میں چلی گئی اس کا دل بوجھل ہو رہا تھا اور دل میں غصہ بھی موجزن تھا۔ اسٹیونس کم از کم کیبل کر سکتا تھا۔ اتنا تو لکھ ہی سکتا تھا کہ وہ اس کی کامیابی سے مسرور ہے اس نے میز کے سامنے بیٹھ کر آئینہ دیکھ کر کہا'' بہر صورت سینٹ ڈربز تو موجود ہی ہے'' وہ کپڑے پہن چکی تھی اور اس کا انتظار کر رہی تھی اس کا گاؤن بہت

Downloaded from https://paksociety.com

خوبصورت تھا اور اس کو اسٹیونس نے اپنے خرچہ سے تیار کرایا تھا۔

دروازہ کھلا اور ژاق اندر داخل ہوا آج اس نے دروازہ نہیں کھٹکھٹایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب اسکی موجودگی ہر وقت پسند کیجائیگی۔ آج رات کے بعد تو اس کو خصوصی حق حاصل ہو جائے گا۔ وہ اسکے قریب آیا اور اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر جھک گیا اور آئینہ میں دیکھا میرے دل کی رانی جس طرح میں آج کی رات تم کو دیکھ رہا ہوں اسی طرح میں تم کو ہمیشہ دیکھنا چاہتا ہوں اس کے لب ہیلن کے ہونٹوں سے مل گئے اور اس نے اس کو زور سے بھینچ لیا۔ پھر اس کس کرتا رہا۔

یکایک دروازہ کھل گیا میز کے آئینہ میں ایک شکل دکھائی پڑی کمرے کے دروازے پر اسٹیفن کو لیر کھڑا ہوا تھا۔

☆☆☆

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

☆☆☆

نینن نے آئینہ میں اسٹیونس کو صورت دیکھی۔ بڑے ضبط سے کام لیکر وہ ژاق کے بازو سے نکل کر اس سے لپٹ نہیں گئی۔ اب اس کو احساس ہوا کہ کتنی زبردست غلطی وہ کرنے جا رہی تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ اسٹیونس نے اسکو یونہی کوئی اطلاع نہ دی کہ وہ اسکو متحیر کرنا چاہتا تھا وہ سمجھتا تھا کہ ڈرامہ ختم ہونے کے بعد نینا اسکو دیکھ کر بہت خوش ہوگی مگر اسکے سامنے تو یہ منظر تھا کہ وہ دوسرے مرد کے بازوؤں میں جکڑی ہوئی تھی۔

اس کا دل تاسف کر رہا تھا۔ اور تب اسکو یاد آیا کہ وہ اسکا اسٹیونس نہیں رہ گیا ہے۔ بلکہ دوسری لڑکی کا ہوگیا ہے۔ اب اسکے خیالات تلخ ہوگئے وہ کیوں اس کے پاس آکر پہلی کامیاب رات میں تلخی پیدا کر رہا ہے۔ وہ آہستہ سے ژاق سے الگ ہوگئی اور اپنی آواز پر قابو حاصل کر کے کہا ژاق دروازے پر کوئی کھڑا ہے جا کر دیکھو تو کون ہے" اس نے اپنی آواز کو قابو میں کیا اور آنسوؤں کو پی گئی اس نے سوچا تھا کہ نیویارک سے پیرس آنے کے بعد پہلی ملاقات کتنی پرلطف ہوگی۔ رات میں لیٹے لیٹے کتنے محل تعمیر کیا کرتی تھی کہ اسٹیونس اسکی صورت دیکھنے کیلئے ترس رہا

Downloaded from https://paksociety.com

ہوگا اور اسکے سامنے محبت کی بھیک مانگنے کیلئے آئیگا اور اب وہ یہ بتانے آیا تھا کہ اسکی شادی دوسری لڑکی کے ساتھ ہو رہی ہے۔

"یہ شریف آدمی آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے" ژاق نے دروازہ کھولا اور اسٹیوٹس اندر داخل ہوا اس کی آنکھیں متردد تھیں مگر وہ مسکرا رہا تھا۔

"میری پیاری نینن میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں"

"اور میں بھی مسٹر کولیر تمکو اور مسز ہیموئی لینڈ کو مبارکباد دیتی ہوں کیا آپ کی منگیتر آپ کے ساتھ آئی ہیں۔ مسٹر کولیر آپکو تھیٹر کے بہترین ایکٹر موسیو سنیٹ ڈرینز سے ملکر خوشی ہوگی۔ انہیں کیوجہ سے آج رات مجھے اتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔"

الفاظ اس کے منہ سے نکل نہ رہے تھے وہ چاہتی تھی کہ چند جملوں سے وہ اسکے دلکو وہی اذیت پہنچاوے جو اذیت خود اسکے دلکو تصویر اور اعلان دیکھ کر ہوئی تھی مگر معلوم تھا کہ ان جملوں نے اسٹیوٹس کے دل پر کوئی اثر نہ کیا وہ آگے بڑھا اور بڑی فراخ دلی سے ژاق سے ملا۔

"وہ آپ نے جو کچھ میرے وارڈ کیلئے کیا ہے اس کا ہم دونوں شکریہ ادا کرتے ہیں" نینن کی آنکھیں حیرت سے اسٹیوٹس کی طرف دیکھنے لگیں وہ اس کی بات کو سمجھ سکی ان جملے اسکے احسانات کی کوئی پرواہ نہ کی اور اپنے حقوق بہ حیثیت سرپرست ظاہر کرنے لگا ژاق اسکے قریب آیا۔ اس کا رویہ بالکل بدل گیا تھا۔

"نینن تم نے مجھ سے اس بات کو کیوں نہیں بتلایا کہ تمہارے دلی وسرپرست صاحب آج شام کو آنے والے ہیں۔"

"مجھے انکی آمد کی اطلاع بالکل نہ تھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی منگیتر سے ملاقات کرنے کے سلسلہ میں اچانک آئے۔"

"نینن تمہاری اس گفتگو کا کیا مطلب ہے" اسٹیوٹس نے حیرت سے اسکی جانب دیکھ کر کہا "اخبار کی تازہ اشاعت اس عقدہ کو حل کر دے گی کیا شنہ پیرس کے اخبارات پڑھے

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہیں۔ژاق تم تیار ہو یا نہیں۔آؤ ہم لوگ تفریح کیلئے باہر چلیں''

اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے وہ شام کا لبادہ پہننے لگی۔ژاق اپنا اور کوٹ لینے چلا گیا تھا نینا بہ مشکل تمام خود کو رونے سے باز رکھ رہی تھی اسکے دل میں رونے کا شدید جذبہ پیدا ہو رہا تھا اور خود کو اسٹیونس کے بازوؤں میں گرا دینا چاہتی تھی۔

''ننین تم یہ کیسی باتیں کر رہی ہو کہ مس ہیوی لیڈ میری منگیتر ہے۔میری شادی کسی بھی لڑکی سے طے نہیں ہوئی۔میں تم کو حیرت زدہ کرنا چاہتا تھا اور اسی وجہ سے ڈرامہ کی افتتاحیہ شب کو بلا اطلاع دیے پیرس آیا۔میں یہاں پر آکر دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری حالت پاگلوں کی سی ہو رہی ہے اور تم اسی فرانسیسی کے بازوؤں میں جکڑی ہوئی ہو تمہاری زبان سے اتنے لفظ بھی نہیں نکل رہے ہیں کہ مجھے دیکھ کر تم کو خوشی ہوئی ہے۔''

اس نے اس کے قریب جا کر اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لئے ننین کے نازک و نرم ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھے۔اور اسٹیونس کی آنکھوں سے اس کی اذیت اور الم کا اظہار ہو رہا تھا پر اب آنکھوں سے ننین نے اٹک اٹک کر اخبار کی خبر کا حال اسٹیونس سے بتایا۔

''کیا یہ خبر صحیح نہیں ہے کہ تمہاری شادی مس ہیوی لیڈ کے ساتھ ہونے لگی ہے۔''

''تو اس خبر نے تم کو پریشان کر رکھا ہے۔کیا تم مجھ کو اس طرح کا آدمی خیال کرتی ہو۔'' اور اب اس نے اس کے دونوں کندھے پکڑ لیے تھے اور اس کی آنکھوں کے اندر دیکھ رہا تھا۔

''نہیں میں ایسا خیال نہیں کرتی تھی۔مگر مجھے کچھ بھی معلوم نہ تھا۔عرصہ سے تمہارا کوئی خط مجھ کو نہ ملا تھا اور میں نے سوچا کہ شاید۔''

''اچھا اب ایسی باتیں سوچ کر اپنے دماغ کو پریشان نہ کرو۔جس تصویر کو تم نے اخبار میں دیکھا تھا وہ میرے چچازاد بھائی کی ہے۔اخبار والوں کو میرے اور اس کے بارے میں ہمیشہ غلط فہمی ہوتی رہتی ہے۔میرے خاندان والوں کا عجیب دستور ہے کہ نصف درجن کا ایک ہی نام رکھ دیتے ہیں میرے چچازاد بھائی کی شادی مس ہیوی لیڈ سے قرار پائی ہے۔

Downloaded from https://paksociety.com

دونوں عرصہ سے ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہیں اور ایک ساتھ اسکول میں بھی تعلیم پائی ہے۔ میں ایک دو دن بعد تمہاری ملاقات ان دونوں سے کراؤں گا مس ہیوی لنڈ بڑی اچھی لڑکی ہے اور تم کو اپنی بھاوج سے ملکر بہت خوشی ہوگی۔''

اسٹیونس کے الفاظ کے معنی بالکل عیاں تھے۔ یہ نین کی حماقت تھی کہ اس کے دل میں اس کی جانب سے شکوک پیدا ہوئے۔ اور خوشی سے چیخ کر وہ اسکے پھیلے ہوئے ہاتھوں کے اندر سمٹ گئی ''اسٹیونس تم کو دیکھ کر مجھے بے انتہا خوشی ہوئی میں تم کو نہیں بتا سکتی کہ تمہارے فراق میں مجھ پر کیسی گزرتی رہی ہے اپنی ہم دلہن کی صورت دیکھ کر میرے دل کی عجیب حالت ہے۔ تم سے دوری اور تنہائی مجھ کو کھائے جا رہی تھی۔

''اور میرا بھی تمہارے فراق میں برا حال ہو رہا تھا'' پھر دونوں کس کرنے لگے۔

دروازے پر کسی کی کھانسنے کی آواز آئی۔ دونوں چونک کر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے وہ دونوں ژاق کے وجود کو بالکل بھول گئے تھے۔ دروازے پر ژاق کھڑا تھا اس کے سر پر ریشمی ٹوپی تھی اور چھڑی کندھے سے لٹک رہی تھی۔

''مجھے اپنی مداخلت کا سخت افسوس ہے'' اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور اس سے شعلے نکل رہے تھے۔ ''نین تم میرے ہمراہ چل رہی ہو یا نہیں اور یہ شریف شخص شاید تم کو پریشان کر رہا ہے۔''

''مسٹر نین نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے اور اب وہ میرے ہمراہ جا رہی ہے۔'' اسٹیونس کے الفاظ ژاق کو کوڑے کی طرح لگے۔ دونوں اشخاص آمنے سامنے کھڑے تھے اور دونوں کی نگاہیں برہنہ فولادی تلواروں کی طرح ٹکرا رہی تھیں۔

''غالباً نین اپنا انتخاب خود کرنا پسند کریں گی'' اور ژاق کے الفاظ میں ایک ناخوشگوار معنی پنہاں تھے۔

''اس معاملہ میں اس کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ وہ میرے ہمراہ جا رہی ہے یہ کہہ کر اس نے

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

نینن کے کندھوں پر اسکا لبادہ ڈال دیا اور اس کو دروازے کی طرف لیکر چلا اور جھٹ جلد تھیٹر سے باہر پہنچ گیا۔ ڈاک مڑ کر باہر چلا گیا۔

نینن نے سمجھ لیا کہ یورپ کے اخلاقی دستور کے مطابق اس نے شکست تسلیم کر لی تھی اور یہ سمجھ لیا تھا کہ دولی وسر پرست کی موجودگی میں اس کو کوئی حق حاصل نہیں ہے اور بلا ارادہ نینن دھیرے دھیرے "ہنی مون" گیت گنگنانے لگی۔ وہ اس قدر خوش تھی کہ خاموش رہنا اس کے لئے ناممکن تھا۔

"سیر کے لئے چلوں گی۔"

"نہیں بلکہ اس وقت میں صرف چاند کی طرف دیکھنا پسند کرتی ہوں"

"فرانس کی باشندہ بن جانے کے بعد بھی تمہارے خیالات سیاحوں کی طرح ہیں"

"باوجود تمام باتوں کے میں اب بھی امریکن ہوں استیونس بعض اوقات اب بھی پرانی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں اور میرا دل نیویارک اور اس کی گلیوں کو دیکھنے کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے استیونس کب تک میں اپنے وطن میں واپس چل سکوں گی۔"

"شاید تم کو یہاں کی زندگی پسند نہیں ہے۔"

"جن چیزوں کو میری آنکھیں دیکھنے کی عادی ہو چکی ہیں ان کو میرا دل بھی فراموش نہیں کرسکتا ہے پیرس مجھے پسند ہے مگر پیارا میرا وطن ہے"

اب ان لوگوں نے ایک کرایہ کی پرانی کار لے لی تھی اور نان مارٹرے کی تنگ اور چکر دار گلیوں میں سے گزر کر جارہے تھے۔ راستہ بلندی کی طرف جاتا تھا اور پیرس کی روشنی ان کے نیچے ٹمٹما رہی تھی گرجا گھر کی خاموش فضا نے ان کی بے سروپا باتوں کا سلسلہ توڑ دیا۔

اس مقام سے روشنی اتنی بھی نہیں معلوم دیتی کہ مین ہٹن کی عمارتوں ہی نظر آئیں۔

"تم اب بھی نیویارک واپس جانا چاہتی ہو"

"میرے دل میں ہمیشہ واپس جانے کی خواہش موجزن رہتی ہے میں کب تک

Downloaded from https://paksociety.com

بحفاظت واپس جاسکوں گی۔"

"کسی وقت بھی چل سکتی ہو۔میں اسی لئے یہاں آیا ہوں کہ تمہارے واپس جانے کا انتظام کر دوں۔ پولیس نینا میلون کو بھول چکی ہے۔ پولیس کو یقین کامل ہو گیا ہے کہ وہ مجرم دنیا کے ماحول میں فنا ہو چکی ہے۔اوران کو تمہاری موت کا یقین ہو گیا ہے۔"

"مگر تم کو ان تمام حالات کی بابت کس طرح معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔"

"کیونکہ ان تمام باتوں کو معلوم کرنا ہی میرا کام ہے۔کل نیویارک کے مشہور تھیٹر کے مالک ہلبرٹ کا یورپین ایجنٹ تم سے ملاقات کرے گا۔اور نیویارک کے تھیٹر میں ہیروئن کا پارٹ کرنے کیلئے تم سے معاہدہ کرنے کی خواہش ظاہر کرے گا۔معاوضہ میں وہ ایک گراں رقم پیش کش کرے گا تم اس کی شرائط منظور کر لینا۔پیرس کے تھیٹر کو تمہارے فسخ معاہدہ کی بدولت جو خسارہ ہو گا اس کو وہ ایجنٹ ادا کر دے گا۔"

"تم مذاق تو نہیں کر رہے ہو۔"

"میں اپنی تمام عمر میں اس سے زیادہ کبھی سنجیدہ نہیں رہا۔"

"تمہاری باتیں اور کارگزاریاں میرے لئے کسی معجزہ سے کم نہیں ہیں۔"

"بالکل نہیں۔میرے تعلقات لوگوں سے کچھ اس طرح کے ہیں کہ بہت سے کام میں آسانی سے سرانجام دے دیتا ہوں۔ہم لوگوں نے نینا میلون کے وجود کو صفحہ دنیا سے مٹا دیا تھا اور اب ہم لوگ فرنچ ایکٹرس نینن کالٹ کو نیویارک میں جلوہ گر دیکھنا چاہتے ہیں۔"

چار روز قبل ڈی پیرس نامی جہاز لی ہارہ کی بندرگاہ سے روانہ ہوا تھا اور چوبیس گھنٹہ بعد نیویارک پہنچ جائے گا سفر بہت پرسکون تھا اور موسم خوشگوار تھا سمندر پر اس زمانہ میں طوفانی ہواؤں کا زور تھا اسی جہاز پر دلکش فرانسیسی ایکٹرس نینن کالٹ بھی سفر کر رہی تھی۔ اس کی موجودگی سے مسافروں میں سنسنی پھیل گئی تھی۔جہاز کے کپتان نے خود اس سے استدعا کی تھی کہ ہال میں وہ اپنا گانا سنا دے۔مگر وہ انگریزی زبان بہت کم جانتی تھی۔

Downloaded from https://paksociety.com

وہ ہلبرٹ تھیٹر کے نئے ڈرامہ میں اداکاری کرنے کیلئے نیو یارک جا رہی تھی۔ ''میرے دوست تم کو معلوم ہے کہ یہ ایکٹرس پیرس میں کس قدر مشہور ہے''

''کیا تم نے اس سے ملاقات کی۔''

''نہیں یہ میری غلطی تھی۔مگر میں نے سنا ہے کہ بہت گراں معاوضہ کے عوض اس نے امریکہ جانا منظور کیا ہے۔''

اور لوگوں میں اسی طرح کی چہ می گوئیاں ہوتیں رہیں۔اسٹیونس کی اشتہار بازی نے ایک گمنام لڑکی کو شہرت کی بام پر پہنچا دیا تھا۔نینن نے محسوس کیا کہ پیرس کی مشہور ایکٹرس ہونا بھی بڑے فائدہ کی بات ہے مگر دل ہی دل میں وہ ہنستی بھی تھی۔اسکو اس مشہور ایکٹرس کا سارا کچا چھٹا معلوم تھا وہ بظاہر مغرور اور تنہائی پسند واقع ہوئی تھی۔ساتھ ہی اپنی دلکشی میں بھی کمی نہ آنے دیتی تھی۔

امریکہ واپس جاتے وقت دوراندیشی کو شاید وہ بالائے طاق رکھ دیتی اگر سفر کے آخری دن ناشتہ کے بعد اس نے ریڈیو اخبار میں ایک وحشت ناک خبر نہ پڑھی ہوتی۔وہ اس خبر کو پڑھ کر ایسی انجان بن گئی گویا کہ اس کو اس خبر سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ فی الواقعی آدھے گھنٹہ تک ایک امریکن نوجوان اس خبر کا ترجمہ اسکو سناتا رہا وہ ٹوٹی پھوٹی فرانسیسی زبان میں اس کو اس خبر کو بتاتا رہا۔مگر اس خبر کو اخبار میں دیکھ کر وہ چونک پڑی تھی۔

''مجرم گروہ کی خون ریزی نیو یارک میں دوبارہ شروع ہوگئی''

کل رات مجرم دنیا کے مجرم گروہوں میں پھر تصادم شروع ہو گیا۔اس فساد کی ابتدا فرانس مارٹن کے قتل سے ہوئی جو کہ کسی کلب میں رقص کا منتظم خاص تھا۔

کل صبح کلب سے باہر جاتے وقت کسی نے اسکو گولی کا نشانہ بنا دیا۔کلب کے مالک میک بار نے نے بیان دیا کہ مقتول کا کوئی دشمن نہ تھا۔اسی کلب میں چند ماہ قبل۔۔۔۔

اور اسی طرح خبر تحریر تھی۔اس خبر کے دوران نینا میلون کا نام بھی آیا تھا۔اپنا نام دیکھ کر وہ

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

کانپ اٹھی تھی۔

☆☆☆

ریڈیو بنام نینن کالٹ مسافر آئل ڈی پیرس نامی جہاز جس کو ہارو سے روانہ ہوئے چار یوم ہو چکا ہے۔

"کسی شخص سے ملاقات نہ کرو اور اگر ممکن ہو سکے تو کسی کو بھی اپنی تصویر نہ لینے دو جب تک میں پہنچ نہ جاؤں۔ ہلبرٹ سے فوراً ملاقات کرو۔ میں اسکو خبر دیدونگا۔

خبر دہندہ اسٹیونس مسافر ایکوے ٹینس نالی جہاز جس کو چیر برک سے روانہ ہوئے تین دن کا عرصہ ہو چکا تھا۔

ریڈیو بنام اسٹیونس مسافر ٹینس نامی جہاز جس کو چیر برک سے روانہ ہوئے چار یوم ہو چکا ہے میں بخیرت پہنچ گئی۔ ہوٹل سنیٹ کوئی میں قیام کر رہی ہوں اور مزید ہدایات کی منتظر ہوں زین"

ریڈیو بنام نینن کالٹ مقیم ہوٹل سنیٹ کوئن نیو یارک" ایکوے ٹینس نامی جہاز کل صبح دس بجے نیو یارک پہنچ جائیگا۔ ہوٹل سینٹ کوئن میں دوپہر کے بعد ملاقات کرونگا بس۔"

اخبار ڈیلی ٹیب کی خبر"

"فانس مارٹن کے واقعہ قتل کے بعد پولیس جیک گولڈ کے مقدمہ قتل کی از سر نو تفتیش شروع کرنے والی ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مارٹن کا گولی سے ہلاک کیا جانا۔ سال بھر قبل اسپائنک فیکن کا زخمی ہونا جیک گولڈ کا ہوٹل میں اپنے کمرے میں گولیوں کا نشانہ بنایا جانا یہ تمام واقعات مجرم دنیا کی ہولناک کارگزاریوں کے سلسلہ کی لڑیاں ہیں اور اندیشہ ہے کہ مجرم دنیا کی جنگ از سر نو شروع ہو جائے گی۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دوسرا غرساں اس مقدمہ کی تفتیش کر رہے ہیں اس کو نیا ثبوت دستیاب ہو گیا ہے اور بہت جلد ایک پراسرار گواہ" گرینڈ جیوری کے سامنے پیش کیا جا سکے گا۔ اس ثبوت کے بعد امید کی جاتی ہے کہ ملزمان کے خلاف

Downloaded from https://paksociety.com

ضابطہ کی کارروائی شروع ہو جائے گی۔

اخبار مارننگ اسٹار کے تھیٹر والے کالم میں حسب ذیل خبر درج تھی۔ ''پیرس کے مشہور موسیقی خانہ کی ہر دلعزیز اداکارہ نینن کالٹ آج صبح آئل دی پیرس نامی جہاز پر سفر کر کے نیو یارک پہنچ گئی ہے۔ ہلبرٹ کے نئے ڈرامہ میں وہ ہیروئن کا پارٹ ادا کرے گی۔ اس کا رہرسل فوراً شروع کر دیا جائے گا اور ڈرامہ بہت جلد عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

ایک دوسرے نامہ نگار کی رپورٹ حسب ذیل تھی ''میرا خیال تھا کہ اہل فرانس کالے بالوں والی اداکاراؤں کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ مگر پیرس کی اس نازک اندام خوبصورت ساحرہ کے بال بالکل سنہرے ہیں مالک تھیٹر نے انگریزی زبان میں چند باتیں اس کو سمجھانے کی کوشش کی جس سرعت اور تیزی سے اس نے فرانسیسی زبان میں جواب دیا اس کو وہ آسانی سے نہ سمجھا سکا۔ امید ہے کہ ڈرامہ بے حد کامیاب ثابت ہوگا۔''

ایک دوسری خبر شائع ہوئی۔ ''ہلبرٹ تھیٹر ہال میں معشوقہ پیرس' ڈرامہ پیش کیا جائیگا جس میں نینن کالٹ ہیروئن کا پارٹ ادا کرے گی''

اس خبر کو پڑھ کر نینن کو اس بات کی صداقت کا یقین نہ آتا تھا کہ آخر کار نیویارک کے مشہور تھیٹر ہال میں ہیروئن کا پارٹ ادا کرنے جارہی ہے وہ رہرسل کے سلسلہ میں بالٹی مور گئی ہوئی تھی اور وہاں سے واپسی کے بعد سیٹ کوئن میں اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی گنگنا رہی تھی دوپہر کے بعد آخری رہرسل ہونے والا تھا انتہائی کوشش کی جارہی تھی کہ کوئی خامی باقی نہ رہ جاوے

نینن نے صبح کے اخبارات کو کھولا اور تھیٹر والے صفحہ کو دیکھنے لگی۔ ہر اخبار میں اسکی تصویر شائع ہوئی تھی۔ امریکہ میں واپسی کے بعد سے چند ہفتے خواب کی طرح معلوم دیتے تھے۔ کام کے علاوہ اسکو اور کسی بات کی فرصت ہی نہ تھی۔

مکمل فرانسیسی کا پارٹ ادا کرنا بہت دشوار تھا۔ دوران رہرسل میں بے حد محتاط رہنا پڑتا تھا کہ کہیں راز فاش نہ ہو جاوے۔ ایک دن منیجر نے یہ سمجھ لیا کہ وہ انگریزی نہیں جانتی ہے کہ ''خدا

Downloaded from https://paksociety.com

معلوم ہلبرٹ کی عقل کہاں گھاس چرنے گئی تھی کہ اس نے اس فرانسیسی کو اداکاری کیلئے بلوایا جبکہ نیویارک میں لاتعداد عورتیں اسکول مل سکتی تھیں۔ اس فتنہ کو اس کا پارٹ سکھاتے سکھاتے میں بہرہ اور گونگا ہو جاؤنگا۔"

اس بات کو سنکر ضبط کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا اور وہ کہنا ہی چاہتی تھی جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں میں سمجھ رہی ہوں۔ جو کچھ مجھ کو کرنا چاہیئے اسکے متعلق انگریزی میں مجھکو ہدایت دیجئے۔" مگر یہ کہنے سے معذور تھی کیونکہ اس کا سارا راز طشت از بام ہو جاتا اس کے پارٹ میں جہاں کہیں انگریزی کے جملے آجاتے تھے ان کو وہ ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بولتی تھی۔ مگر اسٹیونس سے گفتگو کرتے وقت وہ خود کو محفوظ سمجھتی تھی۔ کیونکہ وہی اس کے راز سے واقف تھا مگر مشق اور عادت کو قائم رکھنے کے لئے اس سے بھی فرانسیسی ہی زبان میں گفتگو کرنی پڑتی تھی۔

شروع کے چند دن سخت آزمائش کے تھے اسٹیونس برابر اس کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی ہمت افزائی کرتا رہتا تھا بہت سے اوباش پسند طبیعت رکھنے والے لوگ فرضی طور سے نامہ نگار بن کر اس سے ملتے تھے جبکہ فی الحقیقت ان کا مقصد کچھ اور ہوتا تھا اور نینن کو اپنے ہمراہ تفریح کے لئے لیجانے کی کوشش کرتے تھے ایسے موقعوں پر اسٹیونس کے لئے ضبط کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ مگر کسی نہ کسی طرح سخت امتحان کا وقت گزر گیا اور رفتہ رفتہ نینن اپنی گفتگو میں چند انگریزی جملے استعمال کرنے لگی تھی۔

اس کے کمرے کی گھنٹی بجی اور اسٹیونس کمرے میں داخل ہوا۔

"بالٹی مور میں تم نے کافی کامیابی حاصل کی"

"مگر کیا تمہارا خیال ہے کہ میں اہل نیویارک کے معیار پر پوری اترسکونگی؟"

"مجھکو تمہاری کامیابی کا یقین کامل ہے ان اخبارات کو دیکھو جن سے میرے خیال کو تقویت پہنچتی ہے" اور اخبارات کا ایک بنڈل اس نے اس کے سامنے رکھ دیا "اُف میرے خدا" اس کے منہ سے نکلا اور اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ہر اخبار کی ورق گردانی شروع

Downloaded from https://paksociety.com

کی پہلے ہی صفحہ پر موٹے الفاظ میں سرخیاں درج تھیں۔

"گرینڈ جیوری نئی شہادت کی بنا پر میک گولڈ کے مقدمہ واردات قتل کی کارروائی شروع کرے گی۔"

جیک گولڈ کے قاتل کے خلاف پراسرار گواہ ناقابل تردید ثبوت پیش کرے گا۔"

"وکیل سرکار نے وعدہ کیا ہے کہ نیویارک کے مجرم گروہوں کا قلع قمع کر دے گا"

نینن کا چہرہ زرد پڑ گیا اور وہ اسٹیونس کی آنکھوں کی طرف تکنے لگتی "تم نے میرے متعلق کسی سے کچھ کہا تو نہیں ہے؟"

"بالکل نہیں"

"تو کیا تمہاری دانش میں کسی شخص کو اس کا علم ہو گیا ہے کہ میں نینا میلوں ہوں تو اس کو گمان ہے کہ میں ہی پراسرار گواہ ہوں۔"

"نہیں نہیں تمہارے خیالات پریشان تمہارے دل میں ایسے اندیشے پیدا کر رہے ہیں۔ نیا وکیل سرکار مجرم گروہوں کے خلاف ایسے سخت اقدامات کر رہا ہے۔ گرینڈ جیوری کی کارروائی کا اعلان محض شعبدہ بازی ہے۔ نومبر میں دوبارہ انتخاب ہونے والا ہے اور ووٹ حاصل کرنے کیلئے یہ ڈھونگ رچایا جا رہا ہے"

"تو تمہارے خیال میں میرے لیے آج رات میں کوئی خطرہ تو نہیں ہے"

"بالکل نہیں تم پریشان مت ہونا اور اپنے دل سے خوف نکال دو"

"بہت اچھا نینن نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔ اس کا دل ڈوبا جا رہا تھا اس پر خوف مسلط تھا نیویارک کے تھیٹر میں اداکاری آسان نہ تھی اور وہ گھبرائی ہوئی تھی۔

اس کی خواہش تھی کہ اس کے دیرینہ اور سابقہ شناساؤں کو کاش یہ معلوم ہو سکتا کہ وہ عروج و ترقی کے کس بام پر پہنچ چکی ہے نینن یہ بھی چاہتی تھی کہ ٹیمپا کو یہ معلوم ہو جاوے کہ اس نے اپنی زندگی کو کامیاب بنا لیا ہے۔ مگر یہ سب امر محال تھا اس کا ماضی مر چکا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ

Downloaded from https://paksociety.com

اس نے دوسرا جنم لیا ہے اور اس کی پہلی زندگی کے چند واقعات یاد رہ گئے ہیں۔

۹ اس دن دوپہر کے بعد ریہرسل میں سخت مشقت کرنی پڑی۔ بہت سی خامیاں پیدا ہو گئی تھیں پانچ بجے شام کو اس کو فرصت دیدی گئی مگر کورس کی اور لڑکیوں کو روک لیا گیا نیویارک کا اسٹیج ہاٹی مور کے اسٹیج سے بہت بڑا تھا اس وجہ سے کئی تبدیلیاں کرنی پڑیں کورس کی لڑکیوں کی حالت قابل رحم تھی تھک کر چور ہو رہی تھیں اور نو بجے رات کو دوسرا ڈرامہ شروع ہونے والا تھا۔

آٹھ بجے رات کو وہ تھیٹر میں واپس آ گئی اور اپنے کپڑا پہننے کے کمرہ میں بیٹھی ہوئی تھی اس کے ہاتھ نم اور سرد تھے اور بدن تھرا رہا تھا اور اس نے پہلی بار محسوس کیا کہ اسٹیج پر نمودار ہونے کے خوف کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہو رہی ہے۔ اسی گھبراہٹ کے عالم میں وہ کپڑے بدل تبدیل کرنے لگی اور جبکہ ملازمہ اس کو کپڑے پہنا رہی تھی اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ کپڑے پہن کر آئینہ کے سامنے بیٹھ گئی اسی وقت اسٹیج کا پردہ اٹھنے کی گھنٹی بجنے لگی کورس کی لڑکیاں تیار ہو کر پہنچ چکی تھیں۔ آکسٹرا بجنا شروع ہوا اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور دھم سے کرسی میں گر پڑی اور یہ خیال کر کے سہم گئی کہ اس میں اسٹیج پر جانے کی ہمت نہیں ہے۔

☆☆☆

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

www.pakistanipoint.com

افتتاحیہ رات کا ٹکٹ اول درجہ کا گیارہ ڈالر کا فروخت ہو رہا تھا اور ناجائز نفع کمانے والے کچھ فاصلہ پر اسی ٹکٹ کو پچیس ڈالر میں فروخت کر رہے تھے ہر طبقہ و پیشہ کے امیر لوگ جوق در جوق مع اپنی بیویوں کے ڈرامہ دیکھنے کے لئے آرہے تھے۔ کئی مشہور ہستیاں بھی ہال میں بیٹھی نظر آرہی تھیں۔ آخر میں امیر اور اس کے احباب آئے۔ اخباروں کے نمائندے ہلبرٹ سے برسر پیکار تھے کہ ان کے لئے اور بہت جگہ کیوں نہیں مخصوص کی گئی۔ تین لڑکیاں غلط فہمی میں پڑ کر ایک

Downloaded from https://paksociety.com

شخص کو گھیرے ہوئے تھیں۔ کہ وہ مشہور ہوا باز نندڈن برگ ہے۔ سینما کی مشہور اداکارہ گریٹا گار بو بھی موجود تھی اسی اثنا میں ایک دبلے پتلے شخص نے جس کے چہرہ پر زخم کا گہرہ نشان تھا آخری ٹکٹ خریدا اور ہال میں داخل ہوا اس نے پروگرام کو کھولا اور اداکاروں کی فہرست دیکھنے لگا اور نینن کالٹ کے نام پر پہنچ کر رک گیا۔

اسٹیج کے عقبی دروازے کے دربان نے رات کی اشاعت کا اخبار خریدا اور پڑھنے لگا

''خدا کی پناہ'' اخبار کی ایک خبر پڑھ کر وہ اچھل پڑا اور باوجود سخت احکام کے کہ عقبی دروازہ نہ کھولا جاوے وہ دروازہ کھول کر اسٹیج کے بغل میں گیا۔ مناظر کے بیچ میں اس نے دیکھا کہ یہ فرانسیسی لڑکی نینن کالٹ سارے تماشائیوں کو ایک فرانسیسی گیت گا کر مسحور کیے ہوئے ہے۔ اس کا جسم لہرا رہا ہے آواز دھیمی اور پرسوز ہے سنہرے بال روشنی میں چمک رہے ہیں اور چھوٹے چھوٹے پیر تھرک رہے ہیں۔

''پیرس کی گلیوں میں لوگ مجھ کو کالٹ کے نام سے یاد کرتے ہیں لندن میں اہل پیرس اور اہل نیویارک سب میری نگاہوں میں یکساں ہیں حالانکہ ہر شخص میری محبت میں دیوانہ ہو رہا ہے۔ مگر براہ کرم میرا اعتبار کیجئے کہ آج تک شبانہ روز جس شخص کی میں خود متلاشی ہوں وہ مجھ کو نہیں ملا ہے۔''

تماشائی دم بخود گانا سن رہے تھے۔ ہلبرٹ اپنی کامیابی پر مسرور نظر آ رہا تھا۔ اور ہر شخص نگاہوں سے نینن کو کھائے جا رہا تھا۔

دربان نے ایک نگاہ پھر اخبار پر ڈالی اپنے سر کو جنبش دی اور دروازے پر واپس جانے کی بجائے وہ تبدیلی لباس کے کمروں کی طرف گیا اور جس دروازے پر سرخ ستارے کا نشان تھا اس کو کھول کر اس کے اندر اخبار کو پھینک دیا۔

''جو کچھ اس میں درج تھا اگر وہ خبر صحیح ہے تو ضروری ہے کہ کوئی شخص اس کو متنبہ کر دیوے''

اسی اثنا میں ہال نالیوں سے گونج رہا تھا نینن کی کامیابی غیر مشروط تھی اسٹیونس سب سے پہلے سٹیج کے پیچھے نینن سے ملنے گیا۔ قواعد کے خلاف وہ کس طرح وہاں اس طور سے پہنچنے میں

Downloaded from https://paksociety.com

کامیاب ہو گیا۔اس کے متعلق کسی کو علم نہ تھا

''جان من تمہاری کامیابی امر مسلمہ ہے''اس نے کہا جس وقت وہ آخری بار اسٹیج پر اپنا پارٹ پورا کر کے واپس آئی اور اسے آغوش میں لینے کیلئے اپنے ہاتھ پھیلا دیے۔چکرا کر وہ اس کے اوپر گری۔اس کا سر اسکے سینے سے جالگا اور نینن زار زار رونے لگی۔رو نہیں اس وقت تم ایک مقبول ترین اداکارہ بن گئی ہو۔''

''مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھے مار ڈالیں گے'ان لوگوں کو تمام راز معلوم ہو گیا ہے۔''

اس نے کندھا پکڑ کر اس کو ہٹایا۔اس کی آنکھیں پُر آب تھیں اور وہ بے حد زرد ہو رہی تھی۔

''تم کس چیز کے متعلق باتیں کر رہی ہو؟''

کانپتے ہوئے اس نے اخبار اسکی طرف بڑھا دیا۔''جب دوسرے ایکٹ کے بعد میں اپنے کمرے میں آئی تو مجھ کو یہ اخبار کمرے میں ملا تھا۔دیکھو ان لوگوں کو سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔''

اسٹیونس نے چھوٹے ٹائپ کے حروف کو پڑھنا شروع کیا۔دوسرے کالم میں خبر درج تھی۔

''براڈوے کے اس شخص کو تم بیوقوف بنا کر دھوکا نہیں دے سکتی۔فرانس کی یہ را قاصہ جس کو نینن کالٹ کے نام سے مشتہر کیا جا رہا ہے زیادہ عرصہ نہیں گذرا کلب میں نینا میلون کے نام سے مشہور تھی نیویارک کی اس لڑکی کو اس واقعہ کے متعلق بتا پائلٹ فیگن کو پستل کی گولیوں سے مجروح کیا گیا تھا اسپائک فیگن سے زیاد حالات معلوم ہیں۔اسے مخض عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کیلئے اپنے بالوں کو سنہرے رنگ کے بالوں میں تبدیل کرایا ہے۔

آرکسٹرا سے ڈرامہ کے آخری سین کی گھنٹی بج رہی تھی اور لورس کی لڑکیاں اپنے کمروں کی طرف آخری سین کیلئے تبدیل لباس کیلئے جا رہی تھیں۔

''میری کار باہر کھڑی ہے کسی شخص کے آنے سے پہلے ہی ہم لوگ یہاں سے بھاگ چلیں گے۔پندرہ منٹ کے اندر تم نیویارک کے اس خطہ میں پہنچ جاؤ گی جہاں پر تمہاری موجودگی کا کسی کو شبہ بھی نہ ہو سکے گا''۔

Downloaded from https://paksociety.com

نینا کو کار میں بٹھا کر وہ تیزی سے روانہ ہو گیا۔ کار ایک عالیشان عمارت کے سامنے پہنچکر رک گئی۔ وہ کار سے اترا اور کنجی نکال کر پھاٹک کا تالا کھولا پھر اندر جا کر عمارت کی دوسری منزل پر کتب خانہ میں پہنچے۔

''تم اس جگہ محفوظ رہو گی'' اسٹیونس نے کہا۔

نینا نے اپنا لبادہ اتار کر رکھدیا اور صوفہ پر بیٹھ گئی۔ بغیر کچھ کہے ہوئے اسٹیونس اس کے قریب بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔

''نینا بہت دنوں سے میں تمکو اس بات کا بتانے کا منتظر ہوں کہ مجھکو تم سے محبت ہے اور میں تم کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ساری دنیا میں تمہارے علاوہ کسی اور لڑکی کی میرے دل میں کوئی وقعت نہیں ہے۔

''اسٹیونس مگر بہت سی باتیں مجھے نہیں معلوم ہیں۔ جنکو تمہیں بتانا پڑیگا میری نگاہ میں ہمیشہ تمہاری وقعت اس شہزدے کی طرح رہی ہے کہ ضرورت پر ہر وقت میری امداد کیا کرتا تھا۔ بغیر تمام باتیں معلوم کئے ہوئے میں کب تک تم سے اس طرح محبت کر سکتی ہوں۔

اسٹیونس نے اس کو اپنی بانہوں میں جکڑ لیا۔ اور کِس کرنے لگا۔ اسکے تمام خوف اور وسوسے ذائل کر دیئے اور اسکو صرف اتنا ہی یاد رہ گیا کہ جس شخص کو وہ چاہتی تھی اس نے اپنی محبت کا اقرار کر لیا ہے۔ اور یہی خیال اس کو مطمئن اور آسودہ بنا دینے کے لئے کافی تھا۔ بقیہ تمام باتوں کی اسوقت کوئی اہمیت نہ رہ گئی تھی۔

پھر نینا کے لب اسکے لبوں سے چسپاں ہو گئے۔ اسکی انگلیاں اسٹیونس کے بالوں سے کھیل رہی تھیں اور اس وقت دونوں خود کو بہشت میں محسوس کر رہے تھے۔

یکا یک دونوں کو محسوس ہوا کہ کوئی شخص کمرے میں داخل ہوا ہے۔ اس شخص کے سر کے بال بالکل سفید تھے۔ یہ شخص ایک سپہ سالار کی شان سے قدم اٹھا رہا تھا نینا کو فوراً معلوم ہو گیا یہ کرنل کولیر ہے جو کہ صنعت و حرفت کا شہزادہ سمجھا جاتا تھا۔ اس نے گران رقوم خیراتی اداروں کو دی

Downloaded from https://paksociety.com

تھیں۔ اسکے ذاتی اخبارات ہر بڑے شہر میں شائع ہوا کرتے تھے۔ نین نے مختلف اخبارات میں اسکی تصویریں دیکھیں تھیں۔

پھر دونوں کھڑے ہو گئے۔

''نین'' اس نے آہستہ سے کہا'' آپ میرے ابا جان ہیں ان سے ملو''

☆☆☆

''ابا جان میں اس بہادر لڑکی کو آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں'' اس کی آواز میں تامل تھا اور اسکو خوف تھا کہ معلوم نہیں اس کا خیر مقدم کس طرح کیا جائے گا۔

''نینا میلون تم سے ملکر مجھے بہت خوشی ہوئی ۔ حیرت کی بات ہے کہ میں ابھی ''معشوقہ پیرس'' کی افتتاحیہ رات سے واپس آ رہا ہوں اور یہاں دیکھ کر اور بھی حیرت ہوئی ہے کہ تم فرانسیسی لڑکی نین کالٹ نہیں ہو۔''

نینا زرد پڑ گئی۔

''ابا جان آپ کا کیا مطلب ہے کہ اسٹیونس نے لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہا اس کو تعجب تھا کہ کس طرح یہ راز اس کے والد کو معلوم ہو گیا اور کس طرح اس بڈھے کو نینا کا اصلی نام بھی معلوم ہو گیا ہے۔

''بیٹا میرا مطلب یہ ہے کہ تم بہت کارگزار نامہ نگار ہو'' یہ کہہ کر وہ آگے بڑھا اور نینا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگا۔ اس کی آنکھوں سے خوشی اور گرم جوشی کا اظہار ہو رہا تھا'' صرف میرے لڑکے ہی کی نظر میں نینا میلون ایک بہادر لڑکی نہیں ہے بلکہ میں بھی اس کا ہم خیال ہوں۔

''اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کو سب باتیں معلوم ہیں'' نینا نے گھٹی ہوئی آواز میں کہا اور اس کی نگاہ میں اس بوڑھے کی وقعت بہت بڑھ گئی اور اس نے محسوس کیا کہ اس سے سارا واقعہ بتا دینا ہی دانشمندی ہے۔

Downloaded from https://paksociety.com

''سب کچھ مجھے نہیں معلوم ہے لیکن تم اور اسٹیونس چند باتوں کی خانہ پوری کردو گے تو میرے خیال میں میری داستان مکمل ہو جاوے گی'' اس نے نینا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور آرام کرسی کھینچ کر خود بھی بیٹھ گیا۔ اس نے ایک کم قیمت پائپ نکال کر سلگایا۔ نینا کو حیرت تھی کہ ایک اتنا دولتمند شخص ایسا معمولی پائپ کیوں استعمال کرتا ہے۔

''اچھا اب مجھے یہ بتاؤ کہ تم دونوں نے کس بنیاد پر یہ سمجھ لیا تھا کہ تم لوگ اس طرح ساری دنیا کی آنکھ میں دھول جھونک سکتے ہو۔''

''آپ کا مطلب یہ ہے'' نینا نے کہا اور اس کی آواز گلوگیر تھی'' کہ ہر شخص کو یہ معلوم ہے کہ میں نینن کالٹ نہیں ہوں؟''

''اس راز کو طشت از بام ہوتے زیادہ عرصہ نہ لگے گا۔''

''تو میں کیا کروں'' اور نینا پر غشی کی حالت طاری ہونے لگی۔

''ابا جان میری بیٹیئے اگر مجرم گروہوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ نینن کالٹ دراصل نینا میلون ہے تو وہ لوگ اس تک پہنچنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے اور سخت سے سخت قسم کا اقدام کرنے سے باز نہ رہیں گے۔ اسٹیونس کی حالت اس وقت اس بچے کی طرح تھی جو کہ اپنے بڑوں سے امداد طلب کررہا ہو۔ اسکی مستقل مزاجی اور خودنمائی زائل ہو چکی تھی اور اس بوڑھے کے سامنے وہ خود کو شیرخوار محسوس کررہا تھا اور اپنی محبوب لڑکی کو حفاظت کے لئے اس کے سپرد کررہا تھا۔

''میرے خیال میں وقت آگیا ہے کہ تم دونوں میرا اعتبار کرو اور ساری باتیں مجھ سے بتا دو۔'' اسٹیونس نے نینا کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

''اسٹیونس صرف یہی ایک راستہ ہے۔ سارا واقعہ بتا دو ممکن ہے ابا جان کوئی صورت پیدا کرسکیں۔''

''بہتر ہے'' اسٹیونس اپنی پتلون کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈال کر ٹہلنے لگا۔

''ابا جان آپ کو یاد ہوگا جب میں پیرس سے اپنی تعلیم ختم کر کے واپس آیا تھا تو میں نے آپ سے استدعا کی تھی کہ مجھ کو کسی کام پر لگوا دیا جاوے۔

Downloaded from https://paksociety.com

اور آپ نے مجھ کو جواب دیا تھا کہ کسی اخبار کے مالک کا لڑکا ہونے کی وجہ سے آخری سیڑھی سے اپنی زندگی نہیں شروع کر سکتا ہے۔ اور جب تک کہ میں یہ ثابت نہ کر دوں کہ مجھ میں کسی وقعہ کو دیکھ کر اسکی داستان کو مرتب کرنے کی صلاحیت ہے تب تک مجھے کام نہ دیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ مجھ کو اس امتحان میں کامیاب ہونے کیلئے ایک ایسی داستان لکھنی پڑے گی جو اخبار کے پورے صفحہ پر شائع ہونے کے قابل ہو۔"

"ہاں مجھے یاد ہے۔" بوڑھے نے مسکرا کر کہا اور شاید زندگی میں پہلی بار تم نے میری بات کو اہمیت دی تھی۔"

ہاں میں سمجھ گیا تھا کہ جو کچھ آپ نے کہا تھا وہ حقیقت ہے اور میں نے تہیہ کر لیا کہ میں اپنی صلاحیت ثابت کرنے کے لئے میں کسی بڑے راز کا پتہ لگا کر اسکو افشا کرونگا۔

اور اسی وجہ سے بھیس بدل کر تم کلب گھروں میں گئے"

"آپ کو یہ کس طرح معلوم ہوا" اس نے پریشان ہو کر کہا۔ کرنل کولیر کی آنکھوں سے شرارت ٹپک رہی تھی اور اسکے الفاظ سنکر اسٹیونس پریشان ہو گیا۔

بیٹا کیا تم سمجھتے تھے کہ مجرم گروہوں کے درمیان پھر نے کیلئے اور ان سے تصادم کرنے کے لئے میں تم کو اکیلا چھوڑ دونگا جس دن سے تم نے سرا ٹیواس کے نام سے ایک مکان کرایہ پر لیا تھا اسی دن سے میرے مخصوص آدمی تمہارے پیچھے سایہ کی طرح رہنے لگے تھے مجھ کو تمہاری ہر حرکت کی اطلاع ملتی رہتی تھی جب سے کہ تم نے پہلی بار نینا میلون کی تھانہ ضمانت کرائی تھی۔ مجھ کو یہ معلوم ہے کہ کس طرح تم نے اپنے چچا ہلبرٹ سے کہکر نین کاٹ کو پیرس سے بلوایا اور اسکو اس ڈرامہ میں ہیروئن کا پارٹ دلوایا۔ تمکو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ آج میں اس ڈرامہ کو دیکھنے تنہا گیا تھا اور بالکونی سے دیکھ رہا تھا۔"

"میرا گمان تھا کہ میں بڑی ہوشیاری سے کام کر رہا ہوں حالانکہ میری نگرانی کے لئے ہر دم لوگ سایہ کی طرح ساتھ لگے رہتے تھے میری حماقت کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہوسکتا

Downloaded from https://paksociety.com

ہے'' اسٹیونس نے پریشان ہو کر کہا

'بیٹا یہ بات نہ تھی۔ میری خواہش نہ تھی کہ یہ بات کبھی تمہارے علم میں آوے لیکن حالانکہ تم کرنل کولیر کے لڑکے ہو اور دس برس یورپ میں رہ چکے ہو پھر بھی ان گروہوں سے مقابلہ کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا اور یہ بات قرین قیاس نہیں ہے کہ مجرم گروہ کے مقابلہ میں کوئی ہستی بھی اسطرح کی معمولی شاطرانہ چال چلکر کامیاب ہو سکے''

''ابا جان مجھے افسوس ہے میں اس کام کو اتنا آسان سمجھتا تھا'' میں فرانس سے عرصہ کے بعد واپس آیا تھا اور نیو یارک والوں کو میری شباہت کا زیادہ خیال نہیں رہ گیا تھا میں نے اپنا نام صرف اسٹیونس رکھ لیا تھا اور اس وجہ سے میرا خیال تھا کہ کوئی شخص میری شخصیت سے آگاہ نہ ہو سکے گا اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا۔''

''بہر حال کسی بات کا پتہ بھی لگا سکے یا نہیں اور اسکی اہمیت کیا ہے؟''

''میں نے جن رازوں کا پتہ لگایا ہے ان کو اخبار میں شائع کرنے کی آپ بھی جرأت نہیں کر سکتے ہیں۔''

''پریس کس چیز سے خوف نہیں کھاتا ہے۔''

''بہتر ہے کہ آپ ایسی خبر چھاپنے کو تیار ہیں جس سے سرکاری حلقوں میں زلزلہ آ جاوے۔''

''نوجوان ڈرامائی انداز گفتگو بند کرو۔''

''جو کچھ میں کہہ رہا ہوں حقیقت ہے۔ کیا آپ اپنے اخبارات میں ایسی چیزیں شائع کرنے کو تیار ہیں جس کی بدولت این فل جج کے خلاف رشوت ستانی کا مقدمہ قائم ہو سکے۔ کیا آپ یہ خبر شائع کریں گے کہ بوری جج رشوت لیکر مجرم گروہ کے افراد کے خلاف مقدمات خارج کر دیتا ہے۔ کیا آپ گرینڈ جیوری کے روبرو یہ بیان دینے کو تیار ہیں کہ ہلالی جج نے سینکڑوں بیگناہ لڑکیوں کو جن کے خلاف فرضی الزامات لگا کر مقدمہ چلایا گیا ہے جیل بھیج دیا گیا ہے اور سارجنٹ ہیونی نے گزشتہ دو سال کے عرصہ میں ساٹھ ہزار ڈالر کی گران رقم بینک میں جمع کی ہے۔ مگر یہ رقم

Downloaded from https://paksociety.com

اس کو اس کارگزاری کے صلہ میں دی گئی یہ کہ دو بار مجرم گروہوں کے درمیان ایک ہوٹل میں گولی چلی جبکہ وہ خود بار نے کے ہوٹل میں بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا مگر اس نے ان وارداتوں کی تھانہ میں اطلاع نہیں دی؟۔"

"تمہارے پاس کوئی ثبوت موجود ہے۔؟

"ہاں اگر بینک کے چکوں کی فوٹو ثبوت سمجھی جاوے"

"بنک کے چکوں کے فوٹو ثبوت سمجھے جاسکتے ہیں۔ اسکے علاوہ تمہاری اور معلومات کیا ہیں۔"

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس شہر کے اندر ایک کلب گھر درحقیقت سفید بردہ فروشی کرنے والوں کا اڈہ ہے اور ہر ماہ دس لڑکیاں پیناما روانہ کی جاتی ہیں جہاں سے وہ کبھی بھی واپس نہیں آتی ہیں۔ آپ کو یہ سنکر دلچسپی ہوگی کہ ایک سال قبل ایک کالج کی لڑکی گم ہوگئی تھی آج یہی لڑکی جنوبی امریکہ کے ایک شہر کے ناچ گھر میں رقاصہ کا فرض انجام دے رہی ہے۔ اور یہ لڑکی پیناما روانہ کی گئی اور وہاں سے جبراً جنوبی امریکہ لیجائی گئی جہاں سے اب وہ واپس نہیں آسکتی ہے۔

"ایک اور لڑکی کی داستان کچھ یوں ہے۔ وہ نیو یارک کے ایک کلب میں رقاصہ کا فرض انجام دیتی تھی۔ اس کے خلاف طوائف ہونے کا الزام لگایا گیا اور وہ اپنے محبوب کو اس کی اطلاع نہ دے سکی کیونکہ مجرم گروہ کے خلاف اقدام کرنے کی اس میں ہمت نہ تھی۔ آج یہ لڑکی جیل میں سڑ رہی ہے۔

"میاں صاحبزادے اس بکواس کو بند کرو۔ اصلی واقعات بیان کرو جن کی بابت تمہارے پاس ٹھوس ثبوت موجود ہوں۔

"میں اپنے ہر واقعہ کے متعلق ثبوت مہیا کرنے کو تیار ہوں بشرطیکہ آپ رقم کثیر صرف کرنے کو تیار ہوں تاکہ شہر کے اس گندے ماحول کو ہمیشہ کے لئے ختم کیا جاسکے ان رازوں کو فاش کرنے کی بدولت بے شمار لوگ آپ کے دشمن ہو جاویں گے مگر ملک کی تواریخ میں آپکی

Downloaded from https://paksociety.com

کارگزاری سنہرے حروفوں میں لکھی جاوے گی''

''میں ہر معقول اقدام کرنے کو تیار ہوں مجھ کو ٹھوس واقعات اور ثبوت چاہیئے اور تب میں بتاؤ نگا کہ میرا طرزِ عمل کیا ہوگا''

''ابا جان گزشتہ چند ماہ میں آنکھیں بند کئے ہوئے نہیں بیٹھا رہا ہوں میرے پاس یہ ثبوت موجود ہے کہ بار نے میک کا کلب گھر ملک میں کوکین فروشی وغیرہ کا سب سے بڑا اڈا ہے اور اسپائنک فیگن اس کا دست راست ہے میں اس بات کا ثبوت دے سکتا ہوں کہ اسپائنک فیگن ہی فرانسس مارٹن کا قاتل ہے کیونکہ اس کو مقتول کی بیوی سے محبت تھی''

''اسپائنک مارٹن کا قاتل نہیں ہے! نینا نے کہا دونوں آدمی اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''تم کو کیسے معلوم ہوا؟''

''اسپائنک کو ضرورت نہ تھی کہ وہ مارٹن کو قتل کرے۔ وہ میرین کی محبت سے باز آ چکا تھا۔ میرین نے کبھی بھی اسپائنک کو یہ نہیں بتلایا کہ وہ کیوں مارٹن کے ساتھ شادی کر رہی ہے۔ اسپائنک کو اندیشہ تھا کہ میرین نے ایک زیادہ دولتمند شخص سے شادی کرنے کی خاطر اس سے دغابازی کی ہے۔''

اگر تم کو یقینی طور پر یہ بات معلوم ہے تو پھر میری ساری کارگزاری بالکل بیکار ہو جاتی ہے۔''

''نہیں تمہارا خیال قریب قریب صحیح ہے۔''

''مگر کم از کم اسپائنک ہی نے جیک گولڈ کو گولی سے ہلاک کیا تھا۔ وہ دونوں ایک معاملہ میں شریک تھے اسپائنک نے غداری کی اور اس نے ہی جیک گولڈ کو دھوکا دیا تھا۔ اسپائنک نے خود کو بچانے کیلئے جیک گولڈ کو اسکے کمرے میں گولی سے ہلاک کر دیا اس کام میں دو سپہ سالار نہیں رہ سکتے تھے اور ایک کا مارا جانا لازمی تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو مار ڈالنا چاہتے تھے۔ محض اتفاقاً اسپائنک کو پہلا وار کرنے کا موقع مل گیا۔''

''اسٹیونس تمہارا خیال بالکل غلط ہے۔ اسپائنک چاہے جتنا خطرناک ہو مگر اس نے جیک

Downloaded from https://paksociety.com

گولڈ کو ہلاک نہیں کیا اگر پولیس اس کے خلاف مقدمہ چلا کر کامیاب ہونے کی توقع رکھتی ہے تو یہ امر محال ہے۔"

"تم کو کیسے معلوم ہوا۔"

" اور نینا کانپ اٹھی اور دونوں ہاتھ ملکر کہنے لگی" مجھے معلوم ہے کہ جیک گولڈ کا قاتل کون ہے"

☆☆☆

دنوں آدمی اچھل کر کھڑے ہو گئے

"کیا کہا تم کو جیک کے قاتل کا نام معلوم ہے اب وجہ صاف نظر آ رہی ہے کہ کیوں مجرم گروہ کا کوئی شخص اس قدر کوشاں اور متردد تھا کہ تم شہر چھوڑ کر باہر چلی جاؤ۔

"تمہارا خیال پھر غلط ہے۔ اسپائک فیگن کی یہ حرکت نہ تھی ہو سکتا ہے کہ وہ جواری ہے اور مجرم گروہ کا فرد ہے مگر میں جانتی ہوں کہ وہ اس قماش کا نہیں ہے کہ اپنے دوست اور شناسا کو گولی کا نشانہ بنا دیوے۔"

"تم کو کیسے معلوم ہوا۔"

"ممکن ہے کہ یہ محض میرا قیاس ہے مگر مجرم دنیا کے لوگونکی عادت سے غالباً تم کو واقفیت نہیں ہے اس میں سے ہر شخص کسی نہ کسی کمزوری کا شکار ہوتا ہے۔ یہ لوگ سفید نام عورتوں کی بردہ فروشی کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتے ہیں۔ مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی نہ کوئی لڑکی انکی نگاہوں میں ایسی ہوتی ہے جس کے دامن عصمت کو بچانے کے لئے اور اسکو راہ راست پر گامزن رکھنے کیلئے یہ لوگ دوزخ کی آگ کا بھی مقابلہ کرنے میں گریز نہ کریں گے۔ اگر انکو یقین ہو جائیگا کہ کوئی لڑکی نیک چلن ہے تو اسکو اسی طرح قائم رکھنا اپنا فرض سمجھیں گے۔

"اگر کوئی شخص انکے روبرو براڈوے کی دوشیزاؤں کا تذکرہ کریں تو وہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں مگر مجھے معلوم ہے کہ کچھ لڑکیاں ایسی ہیں جنکو صحیح معنوں میں دوشیزہ کہا جا سکتا ہے اور ایسی ہی لڑکیوں کیلئے یہ لوگ لڑیں گے اور پھر اپنی جان کی بازی لگانے سے بھی گریز نہ

Downloaded from https://paksociety.com

لریں گے۔کوئی ضروری نہیں ہے کہ انکو کسی ایسی لڑکی سے محبت ہو اور اس کی وجہ سے ایسا رویہ اختیار کرتے ہوں مگر یہ لوگ اسکی اس وصف کے دلدادہ ہوتے ہیں جس کو وہ خود بھی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔

''اگر ان کے گروہ کا کوئی فرد کسی ایسی لڑکی کے ساتھ غداری کرنے کی کوشش کرے تو اسپائیک اس نوعیت کا انسان ہے کہ ایسے موقع پر اور ایسی لڑکی کی حفاظت کیلئے پستول استعمال کرنے میں ذرا بھی پس پیش نہ کرے گا میرے سامنے خود اسنے میرے لئے ایسی پیش کش کی تھی میرے متعلق وہ سمجھتا ہے کہ میں اسکی دسترس سے بہت بالاتر ہوں اور اسی خوبی کی وجہ سے وہ میرے لئے اپنا آخری قطرہ خون بھی بہانے کیلئے تیار تھا''

''مگر ان باتوں سے تو یہ نہیں پتہ چلتا کہ اسپائیک جیک گولڈ کا قاتل نہیں ہے۔''

''اسپائیک اس قماش کا نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی دوست پر وار کرے خواہ اسکے دوست نے کچھ بھی کیا ہو۔میں اسپائیک کے ہمراہ اسوقت موجود تھی جب اسکو یہ اطلاع ملی تھی جب جیک گولڈ مر گیا تھا۔اگر اسوقت اسکو جیک کا قاتل مل جاتا تو اسکی حالت ایسی ہو رہی تھی کہ وہ قاتل کو یقیناً اسے اپنے ہاتھوں سے مار ڈالتا''

''اچھا تو اگر اسپائیک نے نہیں مارا تو پھر جیک کا قاتل کون ہے'' اسٹیونس نے طنزاً پوچھا

''کیا تم اب بھی نہیں سمجھ سکے کہ اصلی قاتل کون ہے؟''

''نہیں۔ہم لوگوں کو بتاؤ کہ اس کا قاتل کون ہے''

''جیک بار نے؟''

''تم پاگلوں کی طرح باتیں کر رہی ہو۔وہ خود بھی قتل نہ کر سکا ہوگا البتہ کسی دوسرے شخص کو اس کام کیلئے معمور کر دیگا''

''مگر قاتل وہی ہے''

''مگر تمکو کس طرح معلوم ہوا۔کیا بوٹس نے تم کو بتلایا تھا۔

Downloaded from https://paksociety.com

''میرے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن اگر آج رات تم مجھ کو ہارنے میک کے کلب گھر لے چلو تو میں اس ثبوت کو حاصل کر سکتی ہوں۔''

''مگر وہاں جانا بے حد پُرخطر ہوگا۔'' اسٹیونس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ بوڑھا کولیر نینا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''کیا تم جو کچھ کہہ رہی ہو اسکے متعلق تمکو بالکل اطمینان ہے۔''

''ہاں''

تم کو وہاں جاتے ہوئے خوف نہ معلوم ہوگا۔''

''اگر جو کچھ اسٹیونس نے آپ کو بتلایا ہے اس کے ثبوت کا انحصار میرے وہاں جانے پر منحصر ہے تو مجھ کو کوئی تامل نہیں ہے۔''

''بہتر ہے میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ تم ہر طرح محفوظ رہو'' فون پر ایک نمبر ملایا۔ چندمنٹ بعد جواب ملا۔ اس نے فون پر چند کلمات کہے اور فون بند کر دیا۔

''غالباً مجھے ایک گھنٹے کا وقت درکار ہوگا اور ڈھائی بجے رات ہم لوگ واپس آجاویں گے۔''

''دو بجے رات تک واپس آجاؤ۔ صبح کے اخبار کی اشاعت تب تک میں رکوائے دے رہا ہوں'' اور چالیس برس بعد یہ تجربہ کار بوڑھا پھر ایک بار نامہ نگار بننے کے لئے تیار تھا۔ درجنوں اخبارات کا وہ مالک تھا اور عام طریقہ سے اسکے ماتحتین خبریں مہیا کیا کرتے تھے۔ مگر اس سنسنی خیز خبر کی اشاعت کی وہ خود نگرانی کرنا چاہتا تھا۔

دو بجے رات تک میں سٹی ایڈیشن کو روکے رہوں گا تب تک میں خبر تیار رکھوں گا اور تم لوگوں کی واپسی پر فوراً پریس روانہ کر دوں گا۔ اب بھی تم کامیاب نامہ نگار بن سکتے ہو۔'' اور اس نے اسٹیونس کی پیٹھ پر تھپکی دی۔

بوڑھے کی زندہ دلی نے نینا کے اندنئی روح پھونک دی اور اب وہ بلا خوف وخطر ہر

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

خطرے کا مقابلہ کرنے کو تیار تھی۔

ایک بجنے کے بعد نینا اور اسٹیونس کا استقبال بار نے میک کے کلب گھر میں ہو رہا تھا۔ ہال ممبروں سے بھرا ہوا تھا اس امر پر کسی کو حیرت نہ ہوئی کہ اسٹیونس معشوقہ پیرس' کی مشہور ادا کارہ کو وہاں پر کیوں لایا ہے یہ ایک عام بات تھی کہ ہر مشہور ادا کار اپنی کامیابی کا جشن منانے کسی نہ کسی ہوٹل یا کلب میں جایا کرتی تھی۔

ہیڈ ویٹر خود آگے بڑھا اور بار نے اس کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ آزمائش کی گھڑی آن پہنچی تھی۔

''بار نے میں تمہارے کلب میں براڈوے کی نئی مشہور ادا کارہ کو اپنے ہمراہ لایا ہوں۔ وہ امریکہ کے کلب گھر دیکھنے کی بہت مشتاق تھی۔ پیرس کے دستور سے تو وہ واقف ہے مگر امریکہ کے اس انوکھے طرز زندگی سے وہ بالکل نا آشنا ہے'' اور تب مڑ کر اسٹیونس نے نینا سے تیزی سے فرانسیسی زبان میں کچھ کہا نینن نے بار نے کی طرف مسکرا کر دیکھا اور اسکی آنکھیں حیرت سے کھلی ہوئی تھیں۔

''موسیو بار نے یہاں آنے سے مجھ کو بہت خوشی ہوئی اسنے انگریزی میں کہا اور پھر فرانسیسی زبان میں بولنے لگی۔ اسٹیونس نے مڑ کر بار نے سے کہا

''میڈم موازل کولٹ معافی چاہتی ہیں کہ ان کو انگریزی زبان میں گفتگو کرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ مگر میری زبانی کہنا چاہتی ہیں کہ ان کو آپ کا کلب بہت پسند ہے اور اگر بہترین شراب موجود ہو تو اسکو پینا پسند کریں گی۔

بار نے دونوں کو ایک میز کے قریب لے گیا اور کہا کہ اس خاتون سے کہہ دیجئے کہ بہترین شراب کے ذخیرہ کا مالک ہوں جو ان کو بہت پسند آئیگی''

اس کی کسی معمولی سی معمولی حرکت سے بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ نینن کو ایک مشہور ادا کارہ ہونے کے اور کوئی ہستی سمجھ رہا ہے۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

نینا کرسی پر بیٹھ گئی اور بار نے عمدہ شراب کی بوتل لایا نینا نے شرب کو دیکھ کر خوشی سے تالی بجائی۔ بار نے نے خود گلاسوں کو شراب سے پر کیا اور چند منٹ بعد دوسری طرف چلا گیا۔ اس بڑے ہال میں کئی سوافرا موجود تھے۔ رقص کا کمرہ بھرا ہوا تھا کہیں کہیں اکادکا کوئی جانی پہچانی صورت نظر آ جاتی تھی۔ گاہے گاہے بار نے ممبران کا نینا سے تعارف کراتا تھا۔ بار نے مشہور اداکارہ کی موجودگی سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ کیونکہ لوگ ایسی جگہ جانا زیادہ پسند کرتے ہیں جہاں پر کسی مشہور ہستی سے تعارف ہو سکے۔ اسی اصول پر عمل کر کے بار نے نے اپنے کلب کو ہر دلعزیز بنا رکھا تھا۔ ایک اخبار فروش کا لڑکا صبح کے اخبار کیلئے صدا لگاتا ہوا نکلا بڑے بڑے حروف میں اخبار کی سرخی حسب ذیل تھی۔

''جیک گولڈ کے مقدمہ قتل کے سلسلہ میں گرینڈ جیوری کے روبرو ایک نیا گواہ پیش کیا جائیگا''

دوسرے صفحہ پر نینن کالٹ کی تصویر شائع ہوئی تھی مگر کوئی تبصرہ نہ تھا ٹھیک اسی وقت جیک بار نے بھیڑ میں ہوتا ہوا نینن کالٹ کی میز کی طرف آ رہا تھا اس کے ہمراہ ایک دراز قد شخص تھا جس کے رخسار پُر زخم کے پُر ہونے کا ایک سرخ گہرا نشان تھا نینن نے اپنی چیخ روکنے کیلئے منہ پر اپنے ہاتھ رکھ لئے ڈیک بار نے اس شخص کو اس کے پاس لا رہا تھا وہ اسپائک فیگن تھا۔

جب تک یہ دونوں اسکی میز کے پاس پہنچیں نینن خود پر قابو حاصل کر چکی تھی معلوم نہیں کہ اسٹیونس نے بھی اس امر کو محسوس کیا تھا یا نہیں۔ مگر بار نے نے اس وقت اسٹیونس کا کندھا چھوا اور جس طرح اسنے دیکھا اس سے پتہ چلتا تھا کہ اسکو بھی اس امر کی آگاہی ہو چکی ہے وہ اچھل کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا

''ہیلو اسپائک تمہیں دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کیا تم براڈوے کی نئی اداکارہ سے ملنا چاہتے ہو؟ اس نے مڑ کر نینن سے فرانسیسی زبان میں کہا نینن نے شان دلبرانہ سے مسکرا کر اسکی جانب دیکھا مجھے مسرت ہوئی اس نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں کہا اور دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا دونوں اس کے قریب ہی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

نینن نے محسوس کیا کہ اسپائیک اس کو گھور رہا ہے۔اور فطرتاً وہ متفکر ہوگئی وہ بار نے کو دھوکا دے سکتی تھی اور ساری دنیا کی آنکھ میں دھول جھونک سکتی تھی۔مگر اس کو یقین نہ تھا کہ وہ اسپائیک کو دھوکا میں مُبتلا کر سکتی ہے تھوڑی دیر بعد بار نے جانے کیلیئے کھڑا ہو گیا۔

''مجھے دوسرا کام کرنا ہے۔اسپائیک تم آرام سے بیٹھو اور تم خود ہی یہاں کے موجود لوگوں سے واقف ہو۔''

''کیا آپ بھی جا رہے ہیں؟''نینن نے اسپائیک کی جانب مُحتاط ہو کر کہا میں بھی جانے کیلیئے کھڑا ہو رہا تھا یہ سنکر پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔اور پھر انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں مضحکہ خیز گفتگو شروع ہوگئی اور اسٹیونس ترجمان کی خدمت انجام دیتا رہا۔اسی وقت اسٹیونس چونک کر کھڑا ہو گیا اور تیزی سے فرانسیسی میں نینن سے کہا

''کچھ لوگ ابھی آئے ہیں ان سے ملنا اشد ضروری ہے میں بہت جلد واپس آجاؤنگا''اور مڑ کر اسپائیک سے انگریزی میں کہا''آپ میڈموازل کے ساتھ ٹھہریئے۔غالباً وہ آپ کے ساتھ رقص کرنا پسند کریں گی۔خود ہی ان سے دریافت کر لیجیئے اور اسکے بعد وہ چلا گیا اسپائیک نے رقص کرنے کے فرش کی طرف اشارہ کر کے کہا

''کیا آپ میرے ہمراہ رقص کرنا پسند کریں گی؟''

ہاں بڑی خوشی کے ساتھ''اور وہ کھڑی ہوگئی ہاں لیکن بدقتی کہ رقص کرتے وقت اس کے پیروں میں لڑکھڑاہٹ نہ ہوگی۔رقص کرنا اس طرح ... بدرجہا بہتر ہوگا اور تب تک اسٹیونس بھی واپس آجائیگا۔

وہ دونوں رقص کرنے لگے۔وہ دونوں اچھے رقاص تھے ... کامل رقص کیلیئے اپنے پیر چلائے اور بے خبری کے عالم میں نینن نے خوبی سے اس کا ساتھ دیا۔اس مخصوص رقص کو اسپائیک ہی نے نینا کو سکھایا تھا!وہ انجام سے بے خبر رقص کرتی رہی۔

تب اسپائیک نے اس کے سر پر جھک کر آہستہ سے کہا اور الفاظ سن کر وہ خوفزدہ ہوگئی۔

Downloaded from https://paksociety.com

”بچی سنو۔ میں جانتا ہوں کہ تم نینا میلون ہو۔ تم زبردست اداکاری کر رہی ہو۔ میں آج رات تمہارا ڈرامہ دیکھنے گیا تھا مجھے علم نہیں ہے کہ اس سے تمہارا کیا مقصد ہے مگر میں تمہیں آگاہ کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں تمہارا راز زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا۔ مطمئن رہو میں تمہارا راز فشانہ کروں گا مگر میری نصیحت مانو اور یہ سچ ہے کہ مجھے بہت سی باتیں معلوم ہیں جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے چلی جاؤ بہت جلد یہ ہال نمونہ جہنم بن جائے گا۔

☆☆☆

ففتھ ایونیو کی ایک عمارت میں ایک بڈھا شخص فرش پر ٹہل رہا تھا۔ اس نے اپنی گھڑی کو دیکھا۔ دو بج رہے تھے اس وقت تک اسٹیونس کو واپس آ جانا چاہئے تھا مگر دو بج کر پندرہ منٹ ہو گئے معلوم نہیں وہ دونوں واپس کیوں نہیں آئے۔ ڈھائی کا گھنٹہ بجا کر کرنل کولیر متفکر اور پریشان ہو گیا کل کی اشاعت میں یہ خبر شائع نہ ہو سکے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کسی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ اور یکایک وہ سرگرم عمل ہو گیا پھر فون اٹھا کر اس نے فون پر ایک نمبر ملایا۔

”میں کمشنر پولیس سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں کہہ دیجئے کہ کرنل کولیر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں میں کمشنر صاحب کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ جیک بارنے کے ہوٹل میں آج رات ایک خوفناک واردات ہونے والی ہے میں آپ کو یہ نہیں بتلانا چاہتا ہوں کہ یہ اطلاع مجھ کو کس طرح ملی ہے مگر اطمینان رکھئے بلاوجہ رات میں آپ کو ... میں ... گا ... میں ہرگز پریشان نہ کرتا میری اطلاع بالکل صحیح ہے۔“

”بہتر ہے۔ میں پولیس کی ویگن میں گارڈ فوراً روانہ کر رہا ہوں۔“

اس نے فون رکھ دیا اور موٹر گیرج کی گھنٹی بجائی نیند سے ملازم نے جواب دیا کولیر نے جلدی سے حکم دیا۔

”دس منٹ کے اندر بڑی گاڑی لے کر آؤ میں باہر جا رہا ہوں“

ٹھیک اسی وقت نینن اسپائیک فیگن کے ہمراہ مصروف رقص تھی اور اس کا دماغ چکرا رہا تھا

Downloaded from https://paksociety.com

کہ اب اس کو کیا کرنا چاہیئے۔

''مہربانی کر کے اب مجھے بیٹھ جانے دیجئے۔اسپائیک اس بروقت انتباہ کا شکریہ مگر ابھی میں یہاں سے چلی جانے سے معذور ہوں''

اسی وقت اسٹیونس بھی واپس آ کر اسی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر فرانسیسی زبان میں گفتگو شروع ہو گئی۔اسے اپنا پارٹ ادا کرنا ضروری تھا۔جس اطلاع کو فراہم کرنے کے لئے وہ یہاں پر آئی تھی اسے معلوم کرنا بہت ضروری تھا۔اس ہوٹل میں صرف ایک ہستی اس راز کے متعلق اطلاع فراہم کر سکتی تھی۔

اور نینن کو وہ ہستی ابھی تک اس ہوٹل میں نظر نہیں آئی تھی۔وہ مقتول فرانسس کی بیوی مارٹن کی متلاشی تھی۔

وہ چپکے سے تبدیل لباس کے کمرے میں جانے کی فکر میں تھی۔عورتوں کے تبدیل لباس کے کمرے میں جانے کے راستہ کی گیلری جہاں پر وہ بیٹھی ہوئی تھی۔وہ چاہتی تھی کہ سب کی نظروں سے پوشیدہ وہ چپکے سے چلی جاوے۔معلوم نہیں کہ میرین اپنے سابقہ کمرے میں رہتی ہے یا نہیں؟

کامیابی کا انحصار اسی پر تھا۔اس کمرے کا دروازہ اس کو نظر آ رہا تھا اور وہاں تک پہنچ جانا کوئی مشکل کام نہ تھا اور وہ چپکے سے وہاں تک جا سکتی تھی

اپنا خوبصورت دستی بیگ ہاتھ میں لئے وہ میزوں کے پاس سے گزرتی ہوئی اس کمرے کی طرف چلی گئی پرانے زمانے میں اس سے کہیں مختلف طریقے سے اس کمرے کی طرف جایا کرتی تھی۔بلا ارادہ اس کی نگاہ شراب فروشی کی میز پر پڑی۔بہت کم لوگ اس میز کے خوفناک اسرار سے واقف تھے۔آخر کار وہ ہال تک پہنچ گئی۔جلدی سے اس نے نگاہ دوڑائی۔کوئی شخص اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔غلام گردش کی طرف جانے کے بجائے وہ ہال میں سے گزر کر کمرے کی طرف گئی۔اس کے ہاتھ میرین کے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھے۔یکایک دروازہ کھل

Downloaded from https://paksociety.com

گیا۔اس کی قسمت ابھی تک ساتھ دے رہی تھی؟'' میرین اس کے سامنے کھڑی تھی!

''کیا آپ کسی کو تلاش کر رہی ہیں؟'' میرین نے آنکھیں سکوڑ کر پوچھا۔وہ اس سنہرے بالوں والی حسینہ کو بغیر پہچانے ہوئے ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہی تھی۔

''ہاں میرین میں تمہیں تلاش کر رہی تھی۔جلدی کرو اور مجھے اندر آنے دو'' نینن میرین کو دھکا دیتی ہوئی کمرے میں گھس گئی اور دروازے کو بند کر کے چٹکنی لگا دی اور میرین کی جانب مڑ کر کہا۔

''کیا تم مجھ کو پہچان نہیں رہی ہو۔''

''میں تم کو ایک اہم بات بتلانا چاہتی ہوں۔میں نینا میلون ہوں''

اور وہ اپنے الفاظ کا اثر دیکھنے کے لئے رک گئی میرین چند قدم پیچھے ہٹ گئی اور اس کی آنکھیں خوف سے پھٹی پڑ رہی تھیں۔

''یہ بات غیر ممکن ہے۔نینا میلون مر چکی ہے۔''

''نہیں وہ مری نہیں ہے۔میں خود نینا میلون ہوں۔کیا تم میری صورت سے آشنا نہیں ہو۔غور سے دیکھو'' یہ کہہ کر نینا نے ایک کالا رومال اپنے سر پر ڈال لیا'' میں نے اپنے بالوں کو چھپا لیا ہے۔کیا اب بھی تم مجھ کو پہچان نہیں سکتی ہو''

میرین کی آنکھیں اور پھٹ گئیں اور آخر کار اس نے کہا۔

''مجھے کسی بات کا یقین نہیں ہے۔ان لوگوں نے مجھ سے بتلایا تھا کہ تم مر چکی ہو۔اور یہ کہ اگر میں محتاط نہ رہوں گی تو میرا بھی وہی حشر ہوگا جو لوگ مجھ کو لاش گھر میں لے گئے تھے اور مجھ کو ایک لڑکی کی لاش دکھلائی تھی جو کہ دریا سے برآمد کی گئی تھی۔اور ان لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر میں گروہ کے خلاف چلنے کی کوشش کرونگی تو میرا بھی یہی حشر ہوگا'' جیسا نینا میلون کا ہوا ہے۔

''تب میں تم کو اس امر کا ثبوت دوں گی کہ میں کون ہوں۔کیا تم کو وہ رات یاد ہے جبکہ تم خودکشی کرنا چاہتی تھیں اور اس رات تم نے مجھ سے فرانس اور اسپائیک کا راز بتلایا تھا؟''

Downloaded from https://paksociety.com

''تم یقیناً نینا میلون ہو۔ میں نے ان باتوں کا تذکرہ کسی دوسرے ذی روح سے کبھی نہیں کیا اور اس رات کے بعد سے میں نے شراب پینا چھوڑ دیا مجھے خوف تھا کہ مبادا شراب کے نشہ میں بہک کر میں کہیں راز کی باتیں نہ کہہ ڈالوں۔ بار نے کو کسی نہ کسی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ میں نے تم سے کیا کہا تھا اور اسی وجہ سے وہ لوگ مجھ کو لاش گھر تک لے گئے تھے اور وہاں پر مجھ کو تمہاری لاش دکھلائی تھی۔''

''کیا تم کو علم ہے کہ بار نے کو یہ شک ہے کہ میں یہاں آج رات آئی ہوئی ہوں؟'' نینا درحقیقت خوفزدہ ہو رہی تھی۔ مگر اس کو یہ بھی احساس تھا کہ آج کے علاوہ پھر دوبارہ یہ موقع ہاتھ نہ آئے گا۔ ''اب میں نینن کالٹ کے نام سے مشہور ہوں''

''وہی اداکارہ جو کہ فرانس سے آئی ہوئی ہے''

''ہاں''

''تب تو کل تک بار نے کو یقیناً معلوم ہو جاوے گا۔ کیا تم نے آج کی رات کے اخبار کی سرخی نہیں دیکھی؟''

''ہاں اور اسی وجہ سے میں یہاں پر آئی ہوں۔ میرا راز اب لازمی طور سے افشا ہو جائے گا۔ گیا وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا اور میں تم کو آگاہ کر دینا چاہتی تھی۔ پولیس جیک گولڈ کا الزام اسپائیک فیگن پر لگانا چاہتی ہے۔''

''مگر یہ تو سراسر بے بنیاد الزام ہو گا۔ جس رات جیک گولڈ قتل کیا گیا تھا اسپائیک میرے ہمراہ شب باش تھا۔''

''خدا کی پناہ! کیا تمہارا مطلب ہے کہ اس رات تم فرانس کے ہمراہ نہ تھیں۔''

''یہی ایک وہ رات تھی جبکہ میں فرانس سے بیدار ہی وہ اور بار نے ضروری کام سے جا رہے تھے اور میں نے ان دونوں سے کہہ دیا تھا کہ میں رات کو اپنی ایک لڑکی دوست کے ہمراہ رہوں گی۔ مگر ایسا کرنے کے بجائے میں اسپائیک کے پاس گئی۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''تم نے اس کے ہمراہ ساری رات بسر کی۔''اور خوب عیش کی''ہاں۔مگر پھر بھی اپنی کیفیت سے باخبر کردوں۔میں صرف ایک رات اس کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی۔مگر جب وہ اچھا ہوکر اسپتال سے باہر نکلا تو مجھے کسی بات کی پرواہ نہ رہ گئی اور میں نے اس سے سارا حال بتادیا۔''

اس کے بعد کیا اسپائنک نے فرانسس کو مار ڈالا۔''

''میرے خدا۔مجھے نہیں معلوم ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے وہ فرانسس کو اسی دن مار ڈالنا چاہتا تھا۔مگر میں نے اس سے وعدہ لے لیا تھا کہ ایسا نہ کرے کیونکہ میری جان خود خطرے میں پڑ جائے گی۔اور اس نے حلفاً مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ فرانسس کے خلاف ہاتھ نہ اٹھائے گا اس کے بعد اس نے جب فرانسس کو قتل کر ڈالا تھا میں بے حد خوف زدہ ہوں۔دو ہفتہ قبل میری اور اسپائیک کی شادی ہوگئی ہے۔''

''مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی کہ تم دونوں آخر کار ایک دوسرے کے ہو گئے۔مگر میرین اگر اسپائیک فیگن کے خلاف جیک گولڈ کے قتل کا مقدمہ چلے گا تو جان بچانی مشکل ہو جائے گی اور سزائے موت یقینی ہوگی۔''

''وہ اس کو کبھی بھی سزایاب نہ کراسکیں گے۔ضرورت پڑنے پر میں غداری کروں گی اور سارا راز طشت ازبام کردوں گی۔میں اسی وقت باہر جاکر اس ناپاک کتے بارنے میک سے کہوں گی کہ اگر وہ اپنی گندی حرکات سے باز آکر راہ راست اختیار نہ کرے گا تو میں گولیوں سے اس کا سارا جسم اسی طرح چھلنی کردوں گی جس طرح اس نے جیک گولڈ کے جسم کو گولیوں کا نشانہ بنایا تھا۔شاید وہ یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو اس بات کا علم نہیں ہے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ اس نے اور اس کے ایک ساتھی نے مجرم گروہ سے غداری کرنے کے بدلے میں جیک گولڈ کو قتل کر دیا تھا۔''

تم ایسا نہیں کرسکتی۔زبان کھولتے ہی بارنے میک تم کو بھون کر رکھ دے گا۔تم خاموش رہو اور بارنے میک کے خلاف مجھے کارروائی کرنے دو۔میں صرف اتنا معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ

Downloaded from https://paksociety.com

اصل قاتل کون ہے۔ اتنا معلوم ہونے کے بعد اس کے خلاف کارروائی شروع ہو جائے گی۔ ہوشیار رہنا اور کسی سے کچھ نہ کہنا۔ مجھے کل صبح تک کارروائی کرنے کا موقع دو۔ اگر میں ناکامیاب رہوں تو پھر تمہارا جو جی چاہے کرنا۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ اس سے پہلے اسپائیک کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا جائے گا۔"

"مگر گرینیڈ جیوری کے متعلق تم کیا کہتی ہو؟"

"کل دس بجے صبح تک بارنے حراست میں لے لیا جائے گا۔"

"تم قسم کھا کر وعدہ کرو۔"

"ہاں میں قسم کھا کر وعدہ کرتی ہوں۔"

"بہت بہتر مگر اس اثنا میں اگر اسپائیک کے خلاف کوئی اقدام ہوا تو میں بارنے میک کو اتنی جلد ہی دوسری دنیا کو روانہ کردوں گی کہ اس کو یہ بھی نہ معلوم ہو سکے کہ اس کا اتنی جلد خاتمہ ہو گیا۔"

"کوئی اندیشہ نہ کرو۔ کسی سے کچھ نہ کہنا اور میرا اعتبار کرو اور اب میں اس کمرے سے اس طرح نکل جانا چاہتی ہوں کہ کسی شخص کی نظر مجھ پر نہ پڑے۔"

"میں باہر جا کر دیکھتی ہوں۔ اگر میں واپس نہ آؤں تو سمجھ لینا کہ میدان صاف ہے اور فوراً جس راہ سے آئی ہو اسی راہ سے واپس چلی جانا۔"

میرین کمرے سے باہر نکلی۔ چند منٹ کے وقفہ بعد نینن نے دروازہ کھولا۔ راستہ صاف تھا اور وہ تنگ راہ سے گزرتی ہوئی ہال میں پہنچ گئی جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی اس نے دیکھا کہ اس سے چند قدم کے فاصلہ پر بارنے کھڑا ہوا ہے۔ اس کی آنکھیں نکڑی ہوئی تھیں وہ اس طور سے کھڑا ہوا تھا کہ اس کو میرین کا دروازہ صاف نظر آ رہا تھا۔ معلوم نہیں کہ اس نے نینن کو میرین کے کمرے سے باہر نکلتے دیکھا ہے یا نہیں۔ اس کے انداز سے یہی قیاس ہوتا تھا کہ اس نے نینن کو باہر آتے دیکھا تھا اور اس کو معلوم ہو گیا کہ سارا بھانڈا پھوٹ چکا ہے اور تاخیر کی گنجائش نہیں ہے۔ نینن جیسے ہی اپنی میز کے پاس پہنچی۔ بارنے اس کی جانب کمرے کے دوسری طرف سے

Downloaded from https://paksociety.com

بڑھا۔ وہ اسٹیونس سے کہنے لگا۔

"مجھے امید ہے کہ میڈم موازل معشوقہ پیرس' ڈرامہ کا ایک گیت ہم لوگوں کی خاطر دوبارہ یہاں پر گانے سے انکار نہ کریں گی۔" یہ الفاظ کہتے وقت اس کی نگاہیں فولاد کی طرح سخت ہوگئی تھیں۔ نینن عمداً خاموش رہی حتیٰ کہ اسٹیونس نے استدعا کا اعادہ کیا۔

مسٹر بارنے سے کہہ دیجئے کہ میں گیت سنانے کیلئے تیار ہوں۔"

بارنے نے آرکسٹرا بجانے والوں کو اشارہ کیا۔ روشنی بجھا دی گئی اور اسٹیج پر روشنی ہوگئی۔ آرکسٹرا سے پھر گیت کی دھن بلند ہوئی۔

☆☆☆

نینا میلون کے ہال میں گیت کی دھن سے کلب کا ہال گونج اٹھا اور اسی وقت نینن کو احساس ہوا کہ اس طور سے بارنے اس کو انتباہ کر رہا ہے اس کو یقیناً نینن کی اصلی شخصیت سے واقفیت ہو چکی ہے اور وہ اس کو خبردار کر رہا ہے۔ اپنی ساری ہمت کو یکجا کر کے نینن نے زور سے کہا۔

"مہربانی کر کے مسٹر بارنے میری طرف سے کوئی صاحب بتلا دیویں کہ میں اس گیت سے ناواقف ہوں۔ جب آرکسٹرا کی دھن بند ہو جائے گی تو میں معشوقہ پیرس ڈرامہ کا پہلا گیت گاؤں گی۔ مجھ کو ساز کی ضرورت نہیں ہے۔"

اسٹیونس نے بارنے کو بتلایا کہ جو قریب ہی کھڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا "مجھے معلوم ہے اور گیت بجنے کے بعد میڈم موزال کا حاضرین سے تعارف کراؤں گا۔ میری یہ حرکت محض اس وجہ سے تھی کہ وہ اپنے حواس درست کر لیں۔ اور اس کے الفاظ نے نینن کے دل پر تیز نشتر کی طرح گھاؤ لگائے۔ اس کو سب معلوم ہو چکا ہے اور وہ آخری موقع دے رہا تھا۔

یکا یک نینن کو احساس ہوا کہ اس کی زندگی خطرہ میں ہے اور کوئی طاقت اس کو موت سے نہیں بچا سکتی ہے۔ اس نے ایک گلاس پانی پیا اور اس کے بعد بارنے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرش کے بیچ میں لے گیا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

وہاں پر کھڑے نینن کو وہ رات یاد آئی جب بار نے نے پہلی بار اس کا ٹھیک اسی طور سے نینا میلون کے نام سے تعارف کرایا تھا اور زائل ہوتے ہوئے حواس سے اس نے یہ الفاظ سنے۔

''مسرت اور فخر کی بات ہے کہ پیرس کی مشہور اداکارہ نینن کالٹ ہم لوگوں کی محفل میں موجود ہیں۔ آپ نے ہم لوگوں کو گیت سنانے کا وعدہ کیا ہے۔ میں ان کا تعارف کرتا ہوں۔ اب آپ نیویارک کی بھی مشہور اداکارہ ہیں۔ اسٹیج پر روشنی ہوگئی اور کمرے کی روشنی مدھم کر دی گئی۔ پیانو سے گیت کی لے بلند ہوئی اور نینن نے گانا شروع کیا۔

''پیرس کی گلیوں میں لوگ مجھ کو نینن کالٹ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔''

کسی نہ کسی طرح اس نے گیت ختم کیا۔ اس کو حیرت تھی کہ کسی شخص نے اس کی آواز میں خوف کی لغزش محسوس کی یا نہیں۔ گیت ختم ہوتے ہی ہال تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا اور وہ اپنی میز کے پاس واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ کاش کسی طرح وہ اسٹیون کو صورتحال سے واقف کرنے کا موقع پا جاتی مگر حال میں پھر روشنی کر دی گئی اور ہر شخص اس سے ملنا چاہتا تھا اور ہر شخص کی نگاہ کا وہ مرکز بنی ہوئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ بار نے میک اس کی ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے۔ وہ اس جگہ سے بھاگ جانا چاہتی تھی مگر اس کو معلوم تھا کہ یہ امر محال تھا۔ ابھی اور انتظار کرنا پڑے گا اور جلد وہ باوقار طریقہ سے باہر جاسکے گی اور تب تک اس کو اپنا پارٹ ادا کرنا ضروری تھا۔

وہ اس قدر زیادہ متفکر اور متوجش تھی کہ اس نے ایک دروازہ سے سفید بالوں والے شخص کی آمد کو بھی نہیں دیکھا۔ اس شخص نے کمرہ کا جائزہ لیا اور قریب کی ایک میز کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر اس نے سنا کہ اسپائیک اس سے رقص کرنے کی استدعا کر رہا ہے اور وہ انکار کرنے سے قاصر تھی۔

وہ کھڑی ہوگئی اور اسپائیک نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ آرکسٹرا سے ہال میں گیت کی دھن بلند ہوئی۔ ساز کی ہر آواز اس پر نشتر لگا رہی تھی۔ معلوم نہیں کہ یہ کرب و انتظار

Downloaded from https://paksociety.com

کب تک ختم ہوگا۔

''بچی سنو'' اسپائیک دھیرے سے کہہ رہا تھا۔ ''میں رقص کرتا ہوا تم کو دروازے تک لے جاؤں گا اور جیسے ہی وہاں پر پہنچوں مجھ کو چھوڑ کر فوراً تیزی سے باہر بھاگ جانا۔''

مگر اسپائیک میں ایسا کرنے سے معذور ہوں۔ مجھ کو یہاں پر ٹھہرنا پڑے گا۔'' اس نے تصنع اور بناوٹ کو بالائے طاق رکھ کر کہا۔

''تمہارا چلا جانا اشد ضروری ہے۔ تمہاری جان بچانے کا یہ آخری موقع ہے۔ کنارے پہنچتے ہی فوراً دروازے کے باہر ہو جاؤ اور اسی کے عوض میں میری جان خود بچ جائے گی۔ تم بارنے کی نگاہ کا مرکز بنی ہوئی ہو کیونکہ اس کو اندیشہ ہے کہ کل گرینڈ جیوری کے روبرو تمہاری شہادت ہوگی۔

''مگر میں شہادت دینے نہیں بلائی گئی ہوں۔''

''مجھے معلوم ہے مگر بارنے کو کون بتادے۔ اس کا خیال ہے کہ تم غداری کروگی اور اس کی حالت خطرناک ہو رہی ہے۔'' آہستہ آہستہ وہ لوگ دروازے کے قریب پہنچ رہے تھے اور چند سیکنڈ بعد زندگی اور آزادی۔

''بچی'' اسپائیک کی آواز میں ایک عجیب درد تھا۔ ''ایک بار عرصہ ہوا تم نے میرے لیے وہ کیا جو کہ دنیا کی کوئی دوسری عورت نہ کرسکتی تھی۔ جب میں اسپتال میں تھا۔ اگر اس وقت میرے پاس سے پستول برآمد ہو جاتا تو میں آج اس کی سزا بھگتتا ہوتا۔ تم نے صرف میری جان ہی نہیں بچائی تھی بلکہ مجھ کو سزایاب ہونے سے بھی بچایا تھا۔ میں مرتے دم تک ایسی بہادر اور جفاکش لڑکی کو فراموش نہیں کرسکتا ہوں۔''

''مگر اسپائیک تم ان باتوں کو نہیں سمجھتے ہو۔''

''ہاں مجھے معلوم ہے۔ تمہارے خیال سے بھی زیادہ۔ میری اور میرین کی شادی چند ہفتہ قبل ہوگئی ہے۔''

Downloaded from https://paksociety.com

''اسپائیک یہ سن کر مجھے بے انتہا خوشی ہوئی۔''

''اس طرح زندگی میں مجھے پہلی بار سچی خوشی کا منہ دیکھنا نصیب ہوا ہے مگر افسوس یہ خوشی دائمی نہیں ہوسکتی ہے۔ آج رات معرکہ کارزار ہونے والا ہے اور کچھ تعجب نہ سمجھو۔ اگر جستہ کی گولی کو روکنے کیلئے دیدہ ودانستہ میں خود کو بیچ میں ڈال دوں۔''

سارے واقعات کسی ڈراؤنے خواب کے مانند تھے۔ نینا کو خود حیرت تھی کہ کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی ہے۔ زندگی میں ایسے واقعات دیکھنے میں نہیں آتے ہیں۔ یقیناً اس کی آنکھ کھل جاوے گی اور تب اس کو معلوم ہوگا کہ یہ سب خواب وخیال تھا مگر نہیں یہ حقیقت تھی وہ اسپائیک کے کوٹ کا دامن پکڑے ہوئے تھی حتیٰ کہ وہ لوگ دروازے تک پہنچ گئے۔

''قسمت یاوری کرے بھاگو!'' اسپائیک کی آواز میں کرب تھا۔ فوراً دروازے سے نکل جاؤ۔'' رقص کا آخری چکر تھا۔ یکایک کمرے میں سبز روشنی ہوئی۔ یہ وہی خطرے کا نشان تھا جیسا پہلے استعمال ہو چکا ہے۔ یکایک اس نے اسپائیک کو ریوالور نکالتے دیکھا۔ اس نے آنکھ کے گوشے سے جیک بارنے کو بھی پستول نکالتے دیکھا۔

ایک ساتھ دو فائر کی آواز ہوئی کسی نے نینا کو گھما دیا۔ اسپائیک نے اس گولی کو جو کہ نینا کے لیے مقصود تھی۔ اپنے جسم پر لے لیا۔ اسپائیک اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر اس کے قدموں پر گرا۔ کمرہ جہنم کدہ بن گیا۔ ہر طرف سے گولیوں کے چلنے کی آواز آنے لگی۔ عورتیں چیخ رہی تھیں۔ دو قوی ہیکل جوان جیک بارے سے لڑ رہے تھے۔ بارنے کا ایک ہاتھ جھول رہا تھا۔ دروازے کھول دیئے گئے تھے اور باوردی مسلح پولیس ہال میں داخل ہوئی۔

نینا اسپائیک کے پاس گھٹنوں کے بل جھک گئی اور اس کے سر کو اپنی گود میں لے لیا۔ روشنی بجھا دی گئی تھی۔ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ مگر اس نے اپنے ہاتھ سے بہتے ہوئے خون کو محسوس کیا۔ اسپائیک کی زبان سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکل رہے تھے۔''

''اس ذلیل کتے بارنے کو میری گولی لگی یا نہیں وہ تم کو مارنا چاہتا تھا۔ نینا میں تم کو قتل

Downloaded from https://paksociety.com

ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ میرا بچنا محال ہے مگر تم کو دوسری گولی تو نہیں لگی۔

''نہیں اسپائیک بولو نہیں۔ خاموش رہو۔

ہال میں پھر سے روشنی ہوگئی اور ہرے رنگ کی خوفناک روشنی نظر آنے لگی۔ میرین ہال کے وسط میں پہنچ چکی تھی۔ اسپائیک کو دیکھ کر وہ اس کے قریب جھک گئی اور اس کو اپنے بازوؤں میں لے کر رو کر کہنے لگی۔ ''اتنی امید دلا کر اب مجھ کو تنہا چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔''

''افسوس کہ جہاں میں جا رہا ہوں تم کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا ہوں۔'' اسپائیک کی آنکھوں کے سامنے تاریکی محیط ہونے لگی۔ اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی جس وقت میرین نے اس کے لبوں سے اپنے لب پیوست کیئے۔ اس کے ہونٹوں پر ایک پُراذیت ناک مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

''میرے خدایا وہ چلا گیا۔ وہ گندا چوہا کہاں ہے۔ میں اس کو مار ڈالوں گی۔ جیک گولڈ کا قاتل وہی ہے۔ اس نے فرانسس کو بھی مارا ہے اور اب میں نے اسپائیک پر بھی گولی چلاتے ہوئے اس کو دیکھا ہے۔'' میرین مجنونانہ چلائی طاقتور ہاتھوں نے اس کو پکڑ کر اٹھایا۔

''مجھ کو بارنے کے قریب جانے دو۔''

''اس کے قریب جانے کی تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ وہ پولیس کی حرارت میں ہے۔ اسٹیونس نے کہا۔ بارنے کو حوالات لے جا رہے ہیں۔ یقیناً اس کو سزائے موت ہوگی۔ اس کے دوسرے قتل کی وارداتوں کا ثبوت پولیس کے پاس نہیں ہے مگر اس واقعہ کے بہت سے گواہان ہیں۔''

''کہیں ڈچ کزر کے واقعہ کی طرح وہ پھر بری تو نہ کر دیا جائے گا کیونکہ اس مقدمہ میں پولیس پورا ثبوت نہیں دے سکی تھی۔''

''دنیا کی کوئی طاقت اس کو اس بار نہیں بچا سکتی ہے۔ وہ یقیناً پاگل ہوگیا تھا۔ اس کو کئی آدمیوں نے پستول نکالتے اور گولی چلاتے دیکھا ہے۔''

اور تب ایک عجیب ہولناک منظر پیش آیا۔ شراب فروشی کی میز حرکت کرنے لگی۔ آہستہ

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

آہستہ یہ میز زمین کے اندر گھس گئی اور لوگوں نے حیرت سے دیکھا کہ اس کے بجائے ایک فولادی چادر اوپر آ گئی ہے جس میں دو مشین گن لگی ہوئی تھیں۔ افسران پولیس دوڑ کر پیچھے ہٹ گئے مگر اس فولادی چادر کے پیچھے کوئی نہ تھا۔

نینا کی نگاہیں اس مقام پر گئیں جہاں پر اس نے اس رات کو بارنے کو ہاتھ لے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اسپائیک کا ہاتھ اس مقام تک پہنچ گیا تھا اور اس نے بٹن دبا کر اسپرنگ کو ڈھیلا کر دیا تھا اور مجرم گروہ کے خلاف اس نے یہ آخری ثبوت بھی مہیا کر دیا تھا۔

فولادی چادر کی عقب ایک پتھر کا زینہ تھا اور نیچے کے تہ خانہ میں اسلحہ کا میگزین تھا۔ اس الماری کوکین کا ذخیرہ ملا جعلی سکہ بنانے کی مشین بھی برآمد ہوئی۔ غرضیکہ جو کچھ اسٹیونس نے اپنے باپ کو بتلایا تھا۔ اس سب باتوں کا ثبوت اس تہ خانہ کے اندر موجود تھا۔

ان لوگوں نے گھوم کر کرنل کولیر کی طرف دیکھا۔ چند منٹ قبل وہ ان لوگوں کے ہمراہ موجود تھا مگر اب کہیں نظر نہ آتا تھا۔ پتہ نہیں وہ کہاں تھا۔

اسٹیونس اور نینا بقیہ لوگوں کو چھوڑ کر ہٹ آئے۔ دونوں ٹیلی فون کے کمرے کے دروازے کے قریب گئے اور کمرے کے داخلہ پر رک گئے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے کمرے میں شیشہ کے اندر سے دونوں نے دیکھا کہ کرنل کولیر پسینے سے شرابور فون میں باتیں کر رہا ہے۔

اس نے گوشہ چشم سے دونوں کو دیکھا اور مسکرایا۔ کرنل کولیر اپنی اوائل زندگی کی طرح ایک نامہ نگار کی حیثیت سے اخبار کو اشاعت کیلئے خبر بھیج رہا تھا۔

''اسپائیک فیگن کو جیک بارنے نے گولی کا نشانہ بنا دیا۔''

Downloaded from https://paksociety.com

پہلا عرفان نے سگریٹ سلگایا اور اس کے لمبے لمبے کش لینے لگا۔ اس کی پیشانی پر لاتعداد سلوٹیں ابھری ہوئی تھیں اب یہ الگ بات تھی کہ وہ محض اس لئے نمودار ہوئی ہوں کہ عرفان چند لمحوں کے لئے خود کو شرلاک ہومز سمجھ سکے۔ ویسے وہ اس وقت پُرفکر ہی لگ رہا تھا۔

سامنے کی برتھ پر فریدہ موجود تھی اور کسی فلمی رسالے کا مطالعہ کر رہی تھی۔ رشید ایک دوسری برتھ پر لیٹا خراٹے لے رہا تھا۔ ویسے اس کا خیال تھا کہ وہ موت کے سفر پر روانہ ہوئے ہیں اور انہیں بہت جلد ابدی نیند نصیب ہوگی لیکن نیند تو کانٹوں پر بھی آجاتی ہے اور شاید یہی وجہ تھی کہ ذہن میں موت کا تصور ہونے کے باوجود خراٹے لے رہا تھا۔

عرفان نے کئی کش ایک ساتھ لئے پھر وہ کھانسنے لگا۔ غالباً دھواں اندر پھیپھڑوں میں بھر گیا تھا فریدہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا پھر برا سا منہ بنا کر رہ گئی۔

''کیا تم سگریٹ کے ہلکے کش نہیں لے سکتے؟''

''اونہہ اس طرح میرا ذہن بیدار نہیں ہوتا۔''

''اور اگر تم خود اپنے ذہن کو اس طرح بیدار کرتے رہے تو......''

''تو کیا؟''

''کسی روز تمہارے دل کی دھڑکن بھی سو جائے گی!

Downloaded from https://paksociety.com

''اونہہ میں اتنی جلدی مرنے والا نہیں ہوں۔''

سفر تو ایسا ہی ہے۔'' اس نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

''کیا تم خوفزدہ ہو؟''

''نہیں، لیکن میرے خیال میں ہمیں قیصر کو ساتھ لے لینا چاہئے تھا۔''

اونہہ۔ آخر تم اسے اتنی اہمیت کیوں دیتی ہو؟''

''کیا وہ اتنی اہمیت کا مستحق نہیں ہے؟''

اسکے ستارے بلندی پر ہیں۔''

''اور ایسے لوگوں کا دامن تھامنا عقلمندی ہی ہوتی ہے جنکے ستارے بلندی پر ہوں۔'' فریدہ نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

''تو پھر تم میرے ساتھ کیوں آئیں؟''

''کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں؟'' وہ غرائی

''کیا مطلب؟''

''دوستی اور محبت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔''

''تو کیا تم قیصر سے؟''

''مجھے اس بے وقوف سے بھی نفرت ہے۔''

''اوہ لیکن''

میں اگلے اسٹیشن پر اتر جاؤں گی۔''

''یعنی تم واپس جاؤ گی؟''

''ہاں۔''

''لیکن کیوں؟''

''یہ میری اپنی مرضی ہے۔ تم مجھے اپنے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتے۔''

''اور ہماری دوستی؟''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''وہ اپنی جگہ پر رہے گی۔''

''تو کیا میں تمہیں اسی دوستی کی قسم دیکر اپنے ساتھ چلنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا؟'' عرفان نے سنجیدہ قسم کے لہجے میں پوچھا اور فریدہ دل ہی دل میں مسکرا دی۔

''ایک شرط پر۔''

''وہ کیا؟''

''تم مجھے دوست سے زیادہ کچھ نہیں سمجھو گے۔''

''مجھے منظور ہے۔''

''تو میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔'' فریدہ نے سنجیدگی سے کہا اور عرفان پھر سگریٹ کے لمبے لمبے کش لینے لگا اور نتیجے کے طور پر اسے پھر سے اونگھ سی آ گئی۔

انجن نے زور سے سیٹی دی اور رشید ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بوکھلاہٹ میں ہی عرفان کو ایک زوردار سیلوٹ دیا۔

''یہ کیا بدتمیزی ہے؟''

''آپ...... آپ نے خطرے کی سیٹی بجائی تھی؟''

''گدھے وہ انجن کی سیٹی تھی۔''

''اوہ میں سمجھا تھا جناب......''

تم اپنا سر سمجھے تھے۔ میں تمہیں اپنے ساتھ اس لئے نہیں لایا کہ تمہارے خراٹے میرا سر کھاتے رہیں۔'' اس نے غراتے ہوئے کہا

''جج...... جی ہاں میں ناچیز آپ کو ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں۔''

''کیا؟''

''آپ...... آپ مجھے واپس بھیج دیجئے۔''

''میں تمہیں موت کے منہ میں لے جاؤں گا گدھے۔''

''بپ...... باپ رے لیکن جناب مم...... ممی ڈیڈی کا کیا ہوگا؟''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''تمہارا سر......'' عرفان نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور وہ بوکھلا کر رہ گیا۔ ٹرین اب پٹریاں بدل رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ کوئی اسٹیشن آ رہا ہے۔

''اس کے بعد کتنے اسٹیشن ہیں؟'' فریدہ نے پوچھا

''دو۔ ویسے ٹرین یہاں ایک گھنٹہ رکے گی۔''

او وہ تب تو ہم یہاں گھوم سکتے ہیں۔''

''کیوں نہیں۔''

''اور مم .... میں جناب ''

''جہنم میں جانا۔''

''مم .... میں کہیں رہوں گا جناب ''

آدمی سمجھدار ہو۔'' عرفان نے اسے گھورا پھر دروازے میں آ کر کھڑا ہو گیا ٹرین اب پلیٹ فارم پر رینگ رہی تھی۔ اسٹیشن کافی بڑا تھا لیکن رش زیادہ نہیں تھا۔ ٹرین کے رکتے ہی وہ نیچے اتر گیا۔ فریدہ بھی نیچے آ گئی۔ رشید نے ان دونوں کو آگے بڑھتے دیکھا پھر آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔

وہ لوگ راکھن پور کیلئے روانہ ہوئے تھے۔ عرفان وہاں تقریباً آٹھ سال پیشتر گیا تھا۔ اس زمانے میں وہ کالج میں تعلیم پا رہا تھا۔ اس کا ایک دوست رمیش وہیں کا رہنے والا تھا۔ رمیش کے والد جگت نارائن وہاں کے بہت بڑے زمیندار تھے اور وہ اسے اپنے ساتھ اپنے باپ کی زمینداری دکھانے لایا تھا۔ عرفان کے ساتھ قیصر بھی آیا تھا لیکن وہاں زمیندار نظام کے مظالم دیکھ کر دوسرے ہی روز وہاں سے بھاگ نکلا تھا اور جانے سے پیشتر سیٹھ جگت نارائن کو کئی صلواتیں سنا آیا تھا اور پھر اس کے بعد سے اس کی دوستی رمیش سے ختم ہو گئی تھی لیکن عرفان اور رمیش کی دوستی بنی رہی اور اب عرفان آٹھ سال کے طویل عرصے کے بعد اسی کی دعوت پر راکھن پور جا رہا تھا۔

رمیش نے عرفان کو اپنے طویل خط میں لکھا تھا کہ راکھن پور پر بد روحوں کے سائے منڈلا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

رہے ہیں اور وہاں ایک بدروح آ نکلی ہے جس کی چیخوں نے وہاں ایک ہنگامہ بپا کر رکھا ہے۔ وہاں کے لوگوں نے اس بدروح کو کسی بلا کا نام دے دیا ہے اور وہ اس بلا کی چیخوں سے بے حد خوفزدہ تھے بات چیخوں تک ہی رہتی تو شاید ہنگامہ نہ بڑھتا لیکن جب اس بدروح نے کئی انسانی جانیں لے لیں تو وہاں زبردست ہیجان کے علاوہ خوف و ہراس کی لہر بھی دوڑ گئی اور آہستہ آہستہ لوگ وہاں سے نکلنے لگے۔ رمیش نے اسے باقی حالات و واقعات وہیں بتانے کے لئے لکھا تھا اور اس سے گذارش کی تھی کہ وہ ان واقعات کی چھان بین کے لئے وہ جلد از جلد وہاں پہنچنے کی کوشش کرے اور عرفان باوجود ایک انجانے خوف کے احساس کے فریدہ اور رشید کے ساتھ وہاں سے روانہ ہو گیا تھا۔

"اگر وہ واقعی کسی روح کا چکر ہوا تب؟" فریدہ نے پوچھا۔

"میرا خیال ایسا نہیں ہے۔"

"وہ کیسے؟"

"اگر وہ روحوں کا چکر ہوتا تو اب تک ہم لوگ [illegible] چکے ہوتے۔"

"کیا مطلب؟"

بدروحوں کو ہر بات کی خبر ہوتی ہے۔ انھیں اب تک اس بات کی خبر مل گئی ہوتی کہ ہم ان کی سرکوبی کے لئے جا رہے ہیں۔"

"اونہہ میں یہ نہیں مانتی۔"

"کیا مطلب؟"

"کسی مجرم نے وہاں خواہ مخواہ خوف و ہراس پھیلا رکھا ہے۔"

"یہ بھی ممکن ہے لیکن اب تو ہمیں یہ کیس نپٹا کر ہی جانا ہے۔"

"مجھے ڈر ہے۔"

"کس بات کا؟"

"قیصہ" کا لہجہ معنی خیز تھا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''میں سمجھا نہیں۔''

''راکھن پور کے واقعات اخبارات میں بھی آ سکتے ہیں۔''

''ہاں۔''

اور قیصران واقعات کو پڑھنے کے بعد نچلا نہیں بیٹھے گا۔ وہ سیدھا راکھن پور کا ہی رخ کرے گا۔'' فریدہ نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

''ہاں یہ ممکن ہے لیکن اس سے ہمیں فائدہ ہی ہوگا۔''

''وہ کیسے؟''

''ہم اس کا تعاقب کریں گے۔''

اور اس کے مارے ہوؤں کا رکو ختم کرلیں گے۔'' فریدہ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اس میں حرج ہی کیا ہے؟'' عرفان نے سنجیدگی سے کہا لیکن فریدہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا وہ بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہی تھی۔

......()......

رشید برتھ پر دراز ہو گیا

اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ سونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ اسے کمپارٹمنٹ میں اپنی تنہائی کا احساس بری طرح کھل رہا تھا اور ایک انجانا سا خوف اس کی رگوں میں خوف کی سرسراہٹ پیدا کر رہا تھا۔ اس نے عرفان اور فریدہ کی گفتگو سے یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ کسی بدروح سے ٹکر لینے جا رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے قرآن کریم کی وہ تمام آیات پڑھ ڈالیں جو اسے یاد تھیں۔ اچانک ایک ہلکی سی آواز نے اسے چونکا دیا اور وہ برتھ پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں اب بھی بند تھیں۔

''جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو'' وہ لرزتے ہوئے لہجے میں بولا پھر دوسرے ہی لمحے اس نے آنکھیں کھول دیں پھر اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ اس نے چیخنا چاہا لیکن اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کا گلا ہی دبا دیا ہو۔ ان کا سامان جو اوپر کی برتھ پر رکھا ہوا تھا اپنے آپ

Downloaded from https://paksociety.com

پیچھے گر رہا تھا پھر اس نے عرفان کی اٹیچی کو دروازے کی جانب سرکتے دیکھا اور وہ اچھل پڑا۔ اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی اور سارے جسم پر ایک لرزہ سا طاری ہو گیا۔

وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''کھٹ۔'' اس کے اپنے قریب ہی ایک آواز سنائی دی اور وہ پھر اچھل پڑا وہ اپنی پوری قوت سے چیخا لیکن آواز اس کے حلق میں ہی اٹک کر رہ گئی اس کے قریب ہی برتھ پر ایک بڑی سی چمگادڑ چپک کر رہ گئی تھی وہ بجلی کی سرعت سے دروازے کی جانب بھاگا۔

''زندگی چاہتے ہو تو برتھ پر بیٹھ جاؤ۔'' چمگادڑ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے اور رشید کے فرشتے کوچ کر گئے۔ چمگادڑ انسانی زبان میں اسے حکم دے رہی تھی۔

''لیکن تم چاہتی کیا ہو؟''

''بکومت......'' چمگادڑ غرائی۔

''لل...... لیکن......''

تم لوگ راکھن پور میری سرکوبی کے لئے جا رہے ہو۔''

''مجھے زبردستی لے جایا جا رہا ہے۔''

''میں تم سب کو فنا کر دوں گی۔''

''مم...... مجھے معاف کر دو اے ظالم روح...... مم...... میں......''

''تم عرفان کو واپس لے جاؤ میں تم بے گناہوں کا ناحق لہو نہیں پینا چاہتی۔''

''تت......تم......یعنی کہ لہو پیتی ہو؟''

''ہاں۔''

''باپ رے......'' رشید نے گھبرا کر آنکھیں بند کر لیں پھر چند لمحوں کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں لیکن دوسرے ہی لمحے اسے اچھلنا پڑا۔ اب وہ چمگادڑ وہاں موجود نہیں تھی۔

اچانک اس کی نگاہ دروازے کی جانب گئی پھر اس کے منہ سے ایک طویل چیخ نکل ہی گئی۔

ان کا سامان باہر فضا میں اڑ رہا تھا وہ بجلی کی سرعت سے دروازے تک پہنچا پھر اس نے باہر

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

چھلانگ لگا دی پھر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی پیشانی میں انگارے بھر دیئے ہوں۔ اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

......()......

"اوہ" فریدہ کی نگاہ اوپر اٹھی اور وہ چونک پڑی۔

"کیا ہوا؟" عرفان نے کہا اور فریدہ کی نگاہوں کا تعاقب کرنے لگا پھر اس کے ہونٹ ایسے ہی انداز میں سکڑ گئے جیسے وہ سیٹی بجانے کا ارادہ کر رہا ہو۔

"یہ...... یہ ہمارا سامان ہے۔"

"لیکن یہ فضا میں۔"

"بدروح۔"

"اوہ لیکن۔"

"ہمیں پہلے رشید کی خبر لینی چاہیے۔"

"آؤ آؤ میرے ساتھ۔" عرفان نے کہا پھر وہ پل کی جانب بھاگے انہیں اس پلیٹ فارم پر پہنچنا تھا جہاں ان کی ٹرین تھی۔ پورے اسٹیشن پر ایک اچھا خاصہ ہنگامہ بپا تھا اور لوگ اپنی حیرت زدہ نگاہوں سے فضا میں چکراتی ان اٹیچیوں کو دیکھ رہے تھے جو خوبصورت لیکن بہت بڑی نہیں تھیں۔

عرفان اور فریدہ پانچ منٹ میں ہی اپنے کمپارٹمنٹ کے سامنے پہنچ گئے جہاں کافی بھیڑ جمع ہو چکی تھی۔ رشید کو لوگوں نے ایک بینچ پر لٹا دیا تھا اور اس کی پیشانی سے بہنے والے خون کو صاف کر رہے تھے۔

وہ دونوں سب کو ہٹاتے ہوئے بینچ کے قریب پہنچ گئے۔

"رشید۔" عرفان نے اسے آواز دی۔

"کیا یہ آپ کے ساتھ ہیں؟"

"ہاں۔" عرفان نے کہا اور اس کی پیشانی کے زخم پر اپنا رومال باندھنے لگا۔ فریدہ اپنی حیرت

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

زدہ نگاہوں سے اپنے اٹیچی کیسوں کو دیکھ رہی تھی جواب بہت دور تک پہنچ گئے تھے اور محض سیاہ دھبے سے لگ رہے تھے۔ اچانک وہ اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کر کے چونک پڑی اور اس نے پلٹ کر دیکھا۔

اس کے سامنے کھڑا عشرت اسے معنی خیز نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

''تم؟''

''جج......جی ہاں۔''

''اداکاری نہیں۔''

''کیا یہ سامان آپ کا تھا۔''

''ہاں لیکن......''

''کیا آپ لوگ ہنی مون منانے جا رہے تھے؟''

''عشرت......''

''عیش وعشرت اور ہنی مون میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ ویسے کیا میں آپ کو مس کہوں یا مسز؟''

''تمہارا سر۔''

''وہ میرے پاس ہے۔''

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''بمبئی سے لوٹ رہا ہوں میری گاڑی پلیٹ فارم نمبر 9 پر ہے''

''اوہ۔''

''ماہنامہ ڈھنڈورہ کے لئے یہ ایک اچھی خبر ہے۔''

''قیصر......؟''

''میں انھیں آپ کی شادی کی خبر دیدوں گا۔'' اس نے تمسخرانہ انداز میں کہا اور عشرت سے آگے بڑھ گیا اس کے ہونٹوں پر ایک معنی خیز مسکراہٹ تھی ☆

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

جب ٹرین راکھن پور کے چھوٹے اسٹیشن پر رکی تو رات کے نو بج رہے تھے۔ زرد روشنی میں اسٹیشن کی عمارت ایسے ہی لگ رہی تھی جیسے کوئی بد روح سر اٹھائے کھڑی ہو رشید اب ہوش میں آ گیا تھا۔ اس کی پیشانی پر اب بھی رومال بندھا ہوا تھا اور بری طرح خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

''ب...... باس۔''

''کیا ہے؟''

''مم...... میرا کہا مانئے اور واپس لوٹ چلئے۔''

''کیا تم مجھے بزدل سمجھتے ہو؟''

''نن... نہیں باس لیکن بدروحوں سے ٹکرانا' وہ چمگادڑ کیا باس آپ نے بھی کبھی کسی چمگادڑ کو باتیں کرتے سنا ہے۔''

''یہ سب بکواس ہے۔''

''اگر یہ سب بکواس ہے تو پھر ہمارا سامان کیسے اڑ گیا؟''

''میرا سر مت کھاؤ۔'' عرفان نے جھلاتے ہوئے کہا اور رشید خاموش ہو گیا۔ فریدہ کسی گہری سوچ میں غرق تھی۔

''او عرفان۔'' ایک آواز نے انہیں چونکا دیا۔ عرفان پلٹا پھر وہ بولا

''او رمیش تم آ گئے۔''

''میں نے تمہیں لکھا تھا کہ میں اسٹیشن پر موجود رہوں گا۔ راستے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔'' اس نے بے تکلفی سے پوچھا

''نہیں۔'' عرفان نے سنجیدگی سے کہا

''آپ کی تعریف؟''

''ان سے ملو بھئی یہ مس فریدہ ہیں۔ میری عزیز دوست اور یہ رشید میرا اسسٹنٹ۔'' عرفان نے ان کا تعارف کرایا۔

''میری مچ گلیڈ ٹو میٹ یو۔'' وہ بولا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''جی ٹوں'' فریدہ نے کہا

''اور مسٹر رشید آپ کے سر پر یہ رومال؟''

''پاؤں پھسلنے سے چوٹ لگ گئی ہے۔'' عرفان نے جھوٹ بولا

''اوہ۔''

''کیا تم کار لائے ہو؟''

''ہاں۔''

''تو پھر چلو ہم لوگ آرام کرنا چاہتے ہیں۔''

''آؤ'' اس نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ دو منٹ بعد ہی وہ پلیٹ فارم کے باہر آ گئے پھر وہ رمیش کی کار کی جانب بڑھتے ہی تھے کہ ایک آواز نے انھیں چونکا دیا۔

''ہیلو مسٹر رمیش آپ یہاں کیسے؟''

''ہیلو مسٹر سنگھ! میں یہاں اپنے مہمانوں کو ریسیو کرنے آیا تھا۔'' اس نے کہا پھر ان کا تعارف کرانے لگا لیکن جب رمیش نے سنگھ کی خوبیوں کا تذکرہ چھیڑا تو ہنستے ہوئے بولا۔

''بس کیجئے مسٹر رمیش کسی انسان کی اسقدر تعریف بھی اسے مغرور بنا دیتی ہے۔'' اور وہ سب ہی ہنسنے لگے ہاں رشید اب بھی خاموش تھا

''میرے بھی چند مہمان آنے والے تھے۔''

''آئے نہیں کیا؟''

''ظاہر تو یہی ہوتا ہے۔''

''کیا آپ ان کا انتظار کریں گے دوسری گاڑی ایک بجے آتی ہے۔''

''نہیں میں پھر آؤں گا۔ میں بھی واپس چلوں گا۔'' اس نے کہا اور پھر وہ سب ہی رمیش کی کار کی جانب بڑھنے لگے مسٹر سنگھ بھی اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔

''بہت زندہ دل انسان ہے۔'' رمیش نے کہا اور اپنی کار کا دروازہ کھول دیا لیکن عرفان اندر نگاہ پڑتے ہی ایسے ٹھٹھک سا گیا جیسے ان نے دنیا کا کوئی بہت بڑا عجوبہ دیکھ لیا ہو یہی کیفیت

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

فریدہ کی تھی۔ دراصل انھوں نے اندر پڑی اپنی اٹیچیاں دیکھ لی تھیں وہی اٹیچیاں جنھیں انھوں نے فضا میں اڑ کر غائب ہوتے دیکھا تھا۔☆

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

قیصر ماہنامہ ڈھنڈورہ کے اپنے آفس روم میں تھا۔

سامنے میز پر شنگارو بیٹھا ہوا رس گلو کی پلیٹ پر ہاتھ صاف کر رہا تھا اور قیصر اسے اپنی الجھن زدہ نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

''مسٹر شنگارو۔'' اس نے اداس لہجے میں کہا

''غوں غوں۔'' اس نے منہ چلاتے ہوئے کہا

''میں آج بہت اداس ہوں۔''

''غوں غوں۔''

''میں تم سے عشق کرنے لگا ہوں۔''

''غوں غوں۔''

''میں تمہیں کسی رس گلے کی طرح کچا چبانا چاہتا ہوں دارلنگ۔'' اس نے غراتے ہوئے کہا اور شنگارو رس گلے چھوڑ اچھل کر قیصر کے سر پر جا چڑھا پھر جب حسب عادت اس نے اپنی غوں غوں چالو کرنے کے لئے اپنا منہ کھولا تو رس گلے کا سارا شیرہ قیصر کے چہرے پر آ گرا۔

''خدا غارت کرے تمہیں۔'' قیصر نے اپنے سر پر بیٹھے شنگارو کو چپت لگایا لیکن اب یہ دوسری بات ہے کہ وہ چپت خود اس کے سر پر لگا ہو کیونکہ شنگارو پھر میز پر پہنچ کر بڑے انہماک سے ایک دوسرا رس گلہ صاف کر رہا تھا۔

قیصر نے برا سا منہ بنایا اور رومال سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگا اسی وقت دروازے پر قدموں کی چاپ سنائی دی اور شنگارو کے ساتھ ساتھ قیصر بھی ادھر دیکھنے لگا پھر کسی خیال کے تحت قیصر نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں اور بڑ بڑانے لگا۔

''جل تو جلال تو صاحب کمال تو۔ آئی بلا کو ٹال تو۔''

Downloaded from https://paksociety.com

یہ کیا بکواس ہے؟ میں تمہیں بلا نظر آتی ہوں۔'' بالی کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''بپ...... باپ رے یہ تم ہو۔''

''غوں غوں۔'' شنگارو نے ہانک لگائی۔ بالی نے اسے پھاڑ کھانے والی نگاہوں سے اسے گھورا پھر اسے گھونسہ دکھانے لگی شنگارو نے اپنے دانتوں کی نمائش کی اور ایک ہی جست میں بالی کے سر پر پہنچ گیا پھر اس نے اس کے بالوں کو دو تین جھٹکے دیئے اور اچھل کر روشن دان پر جا بیٹھا اور ایسے ہی انداز میں منہ چلانے لگا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

''میں کہتی ہوں یہ کیا حماقت ہے؟''

''کک کہاں کونسی؟''

''آج اس بات کا فیصلہ ہو کر رہے گا۔''

''کک...... کس بات کا؟''

''اس جانور کا۔''

''غوں غوں۔'' شنگارو نے ہانک لگائی

''چپ رہ غوں غوں کے بچے۔'' وہ ہاتھ ہلا کر چیخی۔

''غصے میں تم بہت پیاری لگ رہی ہو ملکہ رام پیاری......''

''تمہارا سر۔''

''نہیں دل کھوڑا ارلنگ۔''

''قیصر۔''

''جج...... جی ہاں''

''یا تو یہ جانور رہیگا یا میں۔''

''ایسا نہ کہو ڈارلنگ۔'' وہ غمناک لہجے میں بولا۔

''کیا مطلب؟''

''بدقسمتی سے مجھے تم دونوں سے ہی عشق ہو گیا ہے۔'' اس نے سنجیدگی سے کہا اور بالی اسے

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

پھاڑ کھانے والی نگاہوں سے گھورنے لگی

"ٹھیک ہے تو میں نے بھی فیصلہ کر لیا ہے۔"

"کک...... کیا؟"

"میں اس کمبخت کو گولی مار دوں گی۔"

"غوں غوں۔"

"لل...... لیکن کیوں۔"

"اس کمبخت نے میرے تمام کپڑے کتر ڈالے ہیں۔"

"کک...... کہاں؟" قیصر نے کہا اور بالی کے جسم کو ٹٹولنے لگا اور وہ جھینپ کر الگ ہو گئی پھر غراتے ہوئے بولی۔

"یہ تمہیں احمقوں کے سردار جو گھر رکھے ہیں۔"

"ارے باپ رے تب تو اپنا بھی لو اور ام ہی سمجھو۔"

"غوں غوں۔" شنگارو غرایا

"شٹ اپ۔" قیصر نے اپنے دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔ اسی وقت دروازے پر عشرت دکھائی دیا۔ شنگارو نے روشندان سے اس پر چھلانگ لگائی اور وہ "ہائے باپ رے" کا نعرہ لگاتا کمرے میں چکرانے لگا۔ شنگارو اس کے کندھوں پر بیٹھا اپنے دانتوں کی نمائش کر رہا تھا پھر اس نے جست لگائی اور میز پر رکھی پلیٹ پر آ رہا۔ پلیٹ کے اٹھنے سے کنارے پر ہاتھ لگتے ہی وہ اچھل گئی اور اس کے ساتھ ہی بالی بھی کیونکہ پلیٹ کا شیرہ اس کے چہرے پر بہہ رہا تھا۔ قیصر نے ایک طویل قہقہہ لگایا اور بالی غرائی۔

"خدا غارت کرے۔" پھر تیزی سے کمرے سے باہر چلی گئی۔ شنگارو اب پھر روشندان میں جا بیٹھا تھا۔

"میرا ایک مشورہ ہے باس۔"

"کیا؟"

Downloaded from https://paksociety.com

''اخبار بند کر دیجئے۔''

''پھر کیا آلو چھولے بیچنے لگوں۔''

''نہیں ایک سرکس کھول لیجئے۔ جا کی اور شنگا رو ملکر خوب روپیہ سمیٹ لیں گے۔'' عشرت نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا

''اس کے بارے میں بھی سوچا جائے گا۔ فی الحال تو تم مجھے اپنے ممبئی کے دورے کے متعلق بتاؤ گے۔'' قیصر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''میں کئی فلمسٹاروں کے انٹرویو لایا ہوں باس۔''

''اور آج کی تازہ خبر۔''

''کیا مطلب؟!''

''فلمسٹاروں کے یہاں چھاپے اور کالی کمائی؟''

''وہ بھی لایا ہوں اور......''

''اور کیا؟''

''ایک تازہ خبر اور بھی ہے۔''

''وہ کیا؟''

''عرفان، فریدہ اور رشید راکھن پور گئے تھے۔''

''تو تم کیوں دبلے ہو رہے ہو؟''

''میں نہیں باس وہ خود دبلے ہو رہے تھے۔'' لہجہ معنی خیز تھا

''کیا مطلب؟''

''ان کا سامان فضا میں کسی راکٹ کی طرح اڑ رہا تھا اور رشید میاں نے دن میں تارے دیکھنے کے بعد آنکھیں بند کر لیں تھیں ویسے عرفان اس کی پیشانی کا خون صاف کر کے اس پر اپنا رومال باندھ چکا تھا۔

''اوہ یعنی کوئی چکر تھا؟''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''میں تمہیں بتادوں گا۔''

''لاحول ولاقوۃ۔''

''راکھن پور۔'' قیصر بڑبڑایا پھر دروازے کی جانب بڑھ گیا شنگارو نے اس پر روشندان سے چھلانگ لگائی اور اس کے کندھے پر آ رہا۔ قیصر نے اس کی جانب کوئی توجہ نہیں دی اور سرعت سے کمرے کے باہر نکلتا چلا گیا

نیچے آ کر اس نے اپنی جیپ اسٹارٹ کی اور آئی جی کی کوٹھی کی جانب روانہ ہو گیا۔

''مسٹر شنگارو۔''

''غوں غوں۔''

''آئی جی صاحب کے یہاں تم کوئی غلط حرکت نہیں کرو گے۔'' قیصر نے سخت قسم کے لہجے میں کہا اور اس نے اپنے دانتوں کی نمائش کر دی۔ دس منٹ بعد ہی وہ آئی جی کے سامنے تھا۔

''مجھے حیرت ہے۔''

''میری آمد پر''

''ہاں۔''

''میں عرفان کے متعلق معلوم کرنے آیا ہوں۔''

''کیا مطلب؟''

''کیا وہ راکھن پور کسی کیس کی تحقیقات کے سلسلے میں گیا ہے۔''

''نہیں وہ چھٹی لے کر گیا ہے۔''

''اوہ۔''

''کیا کوئی اہم بات؟''

''شاید وہ کسی کیس میں الجھ جائے۔''

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟'' آئی جی نے پوچھا اور وہ اسے عشرت کی زبانی سنے ہوئے واقعات بتانے لگا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''یہ واقعی حیرت انگیز ہیں۔''

''شاید۔''

''پھر تم کیا سوچ رہے ہو؟''

''شاید مجھے بھی راکھن پور جانا پڑے۔''

''تم مجھے بتا کر جاؤ گے۔''

''جی ہاں۔''

''گڈ۔''

''تو میں چلتا ہوں۔'' اس نے کہا اور مصافحہ کر کے وہاں سے روانہ ہو گیا دو منٹ بعد ہی اس کی جیپ فلیٹ کی جانب بھاگی جا رہی تھی۔ جا کی فلیٹ پر ہی تھا۔

''کیا بات ہے باس آپ سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں؟''

''ایک سر درد ہے۔''

''تب تمہیں آرام ہی کرنا ہوگا۔''

''اور آپ۔''

''شاید مجھے راکھن پور جانا پڑے۔''

''کوئی کیس؟''

''شاید۔''

''میں بھی ساتھ چلوں گا۔''

''بکومت تمہیں ابھی آرام کی ضرورت ہے شنگارو میر[illegible]گا'' [illegible]یدگی سے کہا

''غوں غوں۔'' شنگارو غرایا اور جا کی کے پاس جا بیٹھا پھر وہ جا کی کے سر کے بال ایسے ہی انداز میں الٹنے پلٹنے لگا جیسے جوئیں نکال رہا ہو قیصر اپنے مخصوص کمرے کی جانب بڑھا۔ دو منٹ بعد ہی وہ ٹرانسمیٹر سیٹ پر کہہ رہا تھا۔

''ہیلو ہیلو مارشل کیواز ہیئر......اوور۔''

Downloaded from https://paksociety.com

''اٹینڈنگ......اٹینڈنگ سر روزی......اوور۔''

''آجکل کیا تم کسی کیس پر کام کر رہی ہو؟''

''نہیں سر۔''

''اپنے سب ساتھیوں کو تیار رہنے کا حکم دو......اوور۔''

''کوئی سفر جناب......؟''

''تم واقعی ذہین ہو مس روزی......اوور''

''شکریہ جناب......۔''

''تم لوگوں کو راکھن پور کے لئے روانہ ہونا ہے......اوور۔''

''راکھن پور......؟''

''شاید تم کچھ کہنا چاہتی ہو مس روزی......اوور۔''

''یس سر وہاں کئی لوگ غائب ہو چکے ہیں......اوور۔''

''تمہیں کیسے معلوم ہوا؟''

''شکاریوں کی ایک پارٹی ہے جناب......!''

''ان کے آدمی غائب ہوئے ہیں......؟''

''یس سر......''

''کیسے؟''

''وہاں ایک وادی ہے جناب ان کا خیال ہے کہ ان کے ساتھیوں کو جنگلی جانور لے گئے ہیں......اوور۔''

''اور راکھن پور وادی کے لوگوں کا خیال مختلف ہے۔''

''یس سر۔''

''بدروحیں۔''

''یس سر! کیا آپ جانتے ہیں......؟''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''ہاں اور اسی لئے ہمیں وہاں چلنا ہے۔ قیصر کو بھی ساتھ لینے کی کوشش کرو......اوور۔''

''بہتر ہے جناب اوور۔'' دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''کیا بات ہے عرفان؟'' رمیش نے انھیں تصویر حیرت بنے دیکھ کر پوچھا

''یہ سامان دیکھ رہے ہو۔''

''سامان؟ لیکن یہ میرا نہیں ہے۔'' رمیش چونکا۔

''یہ ہمارا ہے۔''

''کیا؟ لیکن تم تو......''

''یہ حادثہ اسٹیشن پر ہوا میں ہوا میں اڑ گیا تھا۔''

''میں سمجھا نہیں۔''

''تمہارے یہاں کی بدروح نے اسے غائب کر دیا تھا۔

''اوہ یعنی کہ......''

''کیا آپ روحوں پر اعتقاد رکھتے ہیں؟'' شکلا نے پوچھا

''نہیں۔''

''تب آپ اس کیس میں ضرور کامیاب ہوں گے۔''

''کون سا کیس مسٹر سنگھ۔'' رمیش نے پوچھا۔

''اپنی بستی سے بہت سے لوگ غائب ہو رہے ہیں تم نے انھیں بلا کر بہت اچھا کیا ہے لیکن تمہیں ان کو یہ بات سمجھانے کی قطعی کوشش نہیں کرنی چاہیئے کہ یہ سب کسی روح کی کارگزاریاں ہیں اس طرح کی باتیں انسان کی قوت ارادی کو کمزور کر دیتی ہیں ویسے انسپکٹر صاحب نے ایک نظریہ قائم کیا ہے۔''

اس نے پر جوش لہجے میں کہا۔

''وہ کیا؟''

''کوئی بہت ہی شاطر قسم کا ذہن یہ سب کر رہا ہے۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''میرا بھی یہی خیال ہے۔''

''اور وہ تمہارا سامان؟''

''وہ کوئی معجزہ بھی ہو سکتا ہے۔'' سنگھ نے کہا

وہ کیسے؟'' رمیش نے پوچھا۔

''تم نے آٹو میٹک کھلونے تو دیکھے ہوں گے اسی قسم کے کسی انجن کی مدد سے کیا اٹیچی کیس نہیں اڑائے جا سکتے۔''

''یہ محض خیال ہے۔''

''اور وہ بد روح کیا تم نے دیکھی ہے۔'' سنگھ نے جرح کی

''نہیں لیکن وہ چیخیں؟''

''وہ مصنوعی بھی ہو سکتی ہیں۔''

''لیکن کوئی یہ سب کیوں کرے گا؟''

''کسی فائدے کے لئے۔''

''لیکن......''

''اور فائدہ بھی معمولی نہیں ہو سکتا۔ کیا اس علاقے کے کسی بھی فرد میں ہمت ہے کہ وادی کا رخ کر سکے۔'' سنگھ نے پوچھا

''نہیں۔''

''اور مجرم وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو یہی چاہتا رہا ہو گا۔''

''لیکن تم روحوں کے وجود سے منکر نہیں ہو سکتے۔''

''میں اس سلسلہ میں کوئی بحث کرنا نہیں چاہتا بہر صورت میں روحوں پر اعتقاد نہیں کرتا۔'' سنگھ نے لاپرواہی سے کہا اور چند لمحوں کے لئے وہاں گہرا سناٹا چھا گیا۔

''اوہ ہم لوگ اس بحث میں یہیں الجھ گئے ہیں اب چلنا چاہیئے۔'' رمیش نے کہا پھر وہ دونوں کار میں راکھن پور کی جانب روانہ ہو گئیں۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کیا تم واقعی اسے کوئی روح سمجھتے ہو؟" عرفان نے پوچھا

"ہاں۔"

"پھر تو تم نے بیکار ہی بلایا ہے کسی روح کو پکڑنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔" عرفان نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ میرا یہ مطلب نہیں تھا میں تو......"

"بہر صورت اب تو ہم آ ہی گئے ہیں دو چار روز ٹھہر کر ہم یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔" عرفان نے اسی لہجے میں کہا پھر چند لمحوں کے لئے کار میں گہرا سناٹا چھا گیا۔

"اور اگر سنگھ کا خیال ٹھیک ہے تب؟"

"تب میں یہاں رکوں گا ویسے سنگھ ایک بہادر آدمی ہے اور میرے کافی کام آ سکتا ہے۔" عرفان نے کہا۔

"اور باس میں پھر یہی کہوں گا کہ ہم خواہ مخواہ الجھ رہے ہیں۔"

"تم بزدل ہو ابھی یہ ثابت نہیں ہوا کہ یہ سب کام اسی بدروح کا ہی ہے۔"

"اور وہ سامان......؟"

"وہ ایک الجھن ضرور ہے لیکن میں سب دیکھ لوں گا۔"

"میرے خیال میں قیس......" فریدہ نے کہنا چاہا

"نہیں وہ کوئی خدا نہیں ہے۔"

"جیسے تم چاہو۔" فریدہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اچانک اسی وقت رشید کی نگاہ پچھلے شیشے پر پڑی اور وہ بڑے زور سے چیخا۔

"بب......باس وہی چمگادڑ۔" اور عرفان چونک کر اسی جانب دیکھنے لگا شیشے کی دوسری جانب واقعی ایک چمگادڑ موجود تھی۔ عرفان نے بجلی کی سرعت سے اپنا ریوالور نکالا اور شیشے پر فائر کر دیا لیکن ریوالور ایک ہلکی سی آواز کر کے رہ گیا ایک بھیانک قہقہہ سنائی دیا پھر بھرائی ہوئی آواز گونجی۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''وحوں سے ٹکر لینا آسان کام نہیں ہے انسپکٹر تم سب کے ریوالوروں کی گولیاں ہمارے پاس ہیں، تم ہماری سرکوبی کے لئے آئے ہو ہم خون بہانا پسند نہیں کرتے اس لئے مشورہ دیتے ہیں کہ واپس چلے جاؤ ورنہ......''

''ورنہ کیا؟''

''ورنہ ہم لوگوں میں مزید اضافے کا باعث بنو گے۔''

''اوہ مجھے سوچنے کے لئے وقت دو۔''

''نہیں۔''

''تب ہمیں تم پر رحم آتا ہے اگر ابھی زندہ رہنا چاہتے ہو تو کار سے اتر جاؤ ورنہ تم پر قیامت نازل ہو جائے گی'' چمگادڑ کے ہلتے ہوئے ہونٹوں سے آواز نکلی پھر چمگادڑ شیشے سے غائب ہوگئی۔

''رمیش نے غیرارادی طور پر کار کے بریک دبا دیئے اور کار سے اتر کر ایک سمت بھاگنے لگا رشید نے بھی یہی کیا اور کچھ سوچ کر عرفان اور فریدہ بھی بھاگنے لگے۔ سنگھ نے بھی اپنی کار ان کی کار کے پاس ہی روک دی تھی اس نے ان سب کو اپنی حیرت زدہ نگاہوں سے دیکھا پھر تیز لہجے میں بولا۔

''یہ کیا ہنگامہ ہے انسپکٹر؟''

''کار سے نیچے اتر آؤ سنگھ۔'' رمیش نے چلا کر کہا اور سنگھ غیر اختیاری طور پر کار سے اتر کر ان کے پیچھے بھاگنے لگا پھر ایک منٹ بعد دو خوفناک دھماکے ہوئے اور وہ سب ٹھٹک گئے انھوں نے دونوں کاروں کے ٹکڑے فضا میں چکرا کر نیچے گرتے دیکھے اور ان کے جسم خوف سے لرز کر رہ گئے۔

Downloaded from https://paksociety.com

www.pakistanipoint.com

وہ سب شکاریوں کے لباس میں تھے

میک اپ کی انھوں نے ضرورت محسوس نہیں کی تھی لیکن شکاریوں کے لباس پہن لینے کے بعد

Downloaded from https://paksociety.com

بھی ان کے چہروں میں کافی حد تک تبدیلیاں ہو گئی تھیں۔ یوں تو پارٹی کی لیڈر روزی ہی تھی لیکن مارشل کیو کی ہدایات کے مطابق اسے قیصر کے مشوروں پر عمل کرنا پڑ رہا تھا۔

''آخر یہ آپ سب کے چہروں پر بارہ کیوں بج رہے ہیں؟'' قیصر نے پوچھا

''ہم سب تمہاری طرح غیر سنجیدہ جوکر نہیں ہیں'' اشرف غرایا

''کیا تم نے جوکر کا جنازہ نہیں دیکھا تھا۔''

''دو چار کیس حل کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ تم شرلاک ہومز بن گئے ہو۔''

''آہا تو یعنی آپ نے بھی دس بیس تیر مارے ہیں۔''

''بکواس مت کرو۔

''یہ بکواس نہیں پیارے' حقیقت ہے اور حقیقت ہمیشہ تلخ ہوتی ہے پھر کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اس کیس میں تم لوگ زندہ بچ رہو گے؟''

''کیا مطلب؟''

''مارشل کیو نے ہمیں [illegible] بڑے اطمینان سے بدروحوں کے حوالے کر دیا ہے۔''

''بدروحیں؟'' رانا [illegible]

''ہاں رانا صاحب [illegible] کسی شریف آدمی کا نہیں ہے [illegible] ایک بار تو تمہارا سابقہ بدروحوں سے [illegible] اور اس [illegible] سبب ایک ہی ہے

''تم ہمیں خوفزدہ کر رہے ہو۔'' اشرف غرایا

''نہیں میں آپ لوگوں کو ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کر رہا ہوں۔''

اس نے بے پناہ سنجیدگی سے کہا اور وہ سب اسے گھورنے لگے۔ اس نے اپنی جیب سے چیونگم کا پیکٹ نکالا اور ایک ٹکڑا منہ میں رکھ کر منہ چلانے لگا۔

''غوں غوں۔'' شنگارو نے کہا اور قیصر کے ہاتھ سے چیونگم کا پیکٹ جھپٹ لیا۔

''ارے ارے خدا غارت کرے۔'' قیصر اس کی جانب جھپٹا لیکن اس نے پیکٹ ٹرین سے باہر اچھال دیا پھر اس نے ایک لمبی جست لی اور اشرف کے کندھے پر جا بیٹھا۔ دوسرے ہی لمحے

Downloaded from https://paksociety.com

اس نے اشرف کا فلیٹ باہر اچھال دیا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟" وہ غرایا

"ان کا نام مسٹر شنگارو ہے اشرف بھائی"

"سچ مچ تیل لیتے تو آپ کا فلیٹ گیا ہے اشرف بھائی۔"

"میں تم دونوں کو نہیں چھوڑوں گا۔"

"حقیقی محبت اسی کو کہتے ہیں اشرف بھائی۔"

"بکواس مت کرو میرا ریوالور کہاں ہے؟" وہ غرایا

"غوں غوں۔" شنگارو چہکا اور سب کی نگاہیں اس کی جانب اٹھ گئیں اشرف کا ریوالور اسی کے ہاتھ میں تھا نہ جانے اس نے کب اسے پار کر دیا تھا

"لاؤ مجھے دو۔" اشرف غرایا اور شنگارو نے اسے اس کی جانب اچھال دیا۔ اس نے اسے کھول کر دیکھا اس میں سے گولیاں غائب تھیں شنگارو چھلانگ لگا کر قیصر کی بغل میں پہنچ گیا۔ اور اپنا ہاتھ اس کے کوٹ کی جیب میں ڈال رہا تھا۔

"گولیاں کہاں ہیں؟"

"مم...... چوری کا مال مم...... میری جیب میں ہے۔" قیصر ہکلایا اور روزی مسکرا دی اشرف نے اس کی مسکراہٹ دیکھ لی تھی لہٰذا وہ آگ بگولہ ہو گیا۔

"تم کمینے ہو۔"

"لیکن آپ سے چھوٹا ہوں۔"

"تم اس بے زبان کو چوری سکھا رہے ہو۔"

"ہائیں تم اسے چوری کہتے ہو یہ آرٹ ہے پیارے آرٹ۔"

"تمہارا سر۔"

"اور تم اسے بے زبان کہہ رہے تھے تو مسٹر شنگارو ذرا ان کی غلط فہمی دور کرنا۔" قیصر نے سنجیدگی سے کہا اور شنگارو نے اپنی لمبی زبان اشرف کو دکھائی اور سب ہنسنے لگے اور وہ ایک ایک کو

Downloaded from https://paksociety.com

گھورنے لگا۔

''تم کچھ دیراور یونہی خفا رہنا' غصے میں جو نکھیرا ہے اس حسن کا کیا کہنا۔ قیصر نے تان لگائی اور اشرف کا ہاتھ گھوم گیا لیکن قیصر جھکائی دے گیا اور وہ ہاتھ رحمان کی گردن پر پڑا اور اشرف بوکھلا گیا۔

رحمان اسے پھاڑ کھانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''تت تم تو جانتے ہو کہ ''

''شٹ اپ اگر تم نے اب ہاتھ چلایا تو میں اسے توڑ کر رکھ دوں گا۔'' رحمان غرایا اور اشرف موقعہ کی نزاکت دیکھ کر گوشے والی بیٹ کی جانب بڑھ گیا ویسے وہ قیصر کو اب بھی پھاڑ کھانے والی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

نو بجے ٹرین راکھن پور کے پلیٹ فارم پر پہنچ گئی۔ کئی لوگوں نے ان کو بڑی حیرت زدہ نگاہوں سے دیکھا۔ قیصر نے ان سب کی نگاہوں میں الجھن کے تاثرات دیکھے اور کسی سوچ میں ڈوب گیا لیکن وہ فوراً ہی سنبھل گیا۔

''کیا آپ کو ہمارا یہاں آنا ناگوار لگا ہے۔'' اس نے ایک ادھیڑ عمر کے آدمی سے پوچھا جو انھیں الجھن آمیز نگاہوں سے گھور رہا تھا اور وہ بوکھلا گیا۔

''مم...... میں''

''آپ اطمینان رہیں ہم چند روز شکار کھیل کر واپس ہو جائیں گے سنا ہے مالدہ گھاٹی میں بہت عمدہ شکار ملتا ہے۔''

''مالدہ گھاٹی؟'' بوڑھا چونکا

'جس کو آپ نے موت کی گھاٹی سمجھا تھا۔'' اس نے کسی احمق کی طرح دیدے نچاتے ہوئے پوچھا۔

''تم نے ٹھیک ہی سمجھا نوجوان۔''

''کیا مطلب؟'

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''مالدہ گھاٹی اب موت کی گھاٹی بن گئی ہے۔''

''کیا واقعی؟'' لہجہ مضحکہ خیز تھا

''وہاں کئی زندگیاں کھو گئی ہے۔''

''محبت کے مارے وہیں خودکشی کرتے ہوں گے۔''

''تم احمق ہو۔''

''ثابت کیجئے۔''

''وہاں بدروحوں کی حکومت ہے۔''

''کیا یہ کوئی نئی ریاست ہے؟''

''جہنم میں جاؤ۔'' بوڑھا جھلا گیا

''لو برامان گئے۔'' اس نے تان اگائی اور بوڑھا بے اختیار ہنس پڑا

''تم مجھے جوکر لگتے ہو۔''

''پچھلے ماہ میرا جنازہ بھی نکلا تھا۔'' اس نے شرماتے ہوئے کہا۔ بوڑھا اسے الجھن زدہ نگاہوں سے دیکھتا رہا پھر بولا

''میں سچ کہہ رہا ہوں برخوردار مالدہ گھاٹی میں بدروحیں رہتی ہیں۔''

''کب سے؟''

''کوئی دو برس سے آج سے دو برس پیشتر یہیں کے ایک آدمی نے ایک سادھوں کو جنگل میں قتل کر دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس کی بانجھ عورت کے یہاں جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ دراصل اس سادھو کا ہے۔''

''اوہ پھر کیا ہوا؟''

''کچھ لوگوں نے سادھو کی چیخیں سنی تھیں پھر فوراً بعد ہی شالو کی چیخ سنائی دی تھی پھر جب گاؤں کے کچھ لوگ گھاٹی میں اترے تو انھیں سادھو کے علاوہ شالو کی لاش بھی مل گئی جس سے ایک بہت ہی زہریلا سانپ لپٹا ہوا تھا۔ پھر لوگ ان لاشوں کو ہٹانے کے بارے میں سوچ ہی

Downloaded from https://paksociety.com

رہے تھے کہ اچانک ایسی سیاہ آندھی اٹھی کہ ہاتھ کو ہاتھ بھی سمجھائی نہیں دیا اور سب لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ آندھی کوئی چار گھنٹے تک رہی پھر جب بعد میں قصبے کے لوگ دوبارہ وہاں گئے تو دونوں لاشوں کا کہیں بھی پتہ نہیں تھا۔

''ہوسکتا ہے انھیں جنگلی جانور لے گئے ہوں''

''ہوسکتا ہے لیکن......''

''لیکن کیا؟''

''ٹھیک ایک مہینے بعد تم نہیں جانتے کہ کیا ہوا؟''

''کیا ہوا تھا؟''

''بالکل ویسی ہی چیخیں سنائی دی تھیں جس دن سادھو اور خودشالو کے منہ سے سنی گئی تھیں۔'' بوڑھے کا لہجہ خوفزدہ تھا

''اوہ یہ تو واقعی حیرت انگیز ہے۔''

''اور پھر اسکے بعد سے مالدہ گھاٹی میں اترے ہوئے بہت سے لوگ نہیں لوٹے۔ جس روز مالدہ گھاٹی میں اترا ہوا کوئی بدنصیب نہیں لوٹا تو بڑی بھیانک چیخیں گونجتی رہیں اور آدھی رات کو لوگوں نے گھاٹی میں عجیب عجیب روشنیاں دیکھی ہیں۔ اس رات گانے کی آوازیں بھی سنائی دیتی رہی ہیں جن میں ایک سحر ہوتا ہے۔

''اوہ کیا پولیس نے اس طرف توجہ نہیں دی کیا؟''

''بھلا روحوں میں کون عقلمند ٹھہرنا چاہے گا۔''

''ہوں۔''

''ابھی پچھلے دنوں ضدی شکاری یہاں آ گئے تھے۔ قصبے والوں نے انھیں بہت سمجھایا لیکن انھوں نے ایک نہیں سنی اور گھاٹی میں اتر گئے پھر ان میں سے بہت کم لوگ لوٹ سکے تھے۔

''اوہ واقعی حیرت انگیز واقعات ہیں۔''

اور خوفناک بھی برخوردار لہٰذا گھاٹی میں اترنے کا خیال ترک کردو اور شکار کے لئے کسی دوسری

Downloaded from https://paksociety.com

طرف کا رخ کرو۔''

''مشورے کا شکریہ۔''

''شاید تمہیں میری باتوں کا یقین نہیں آیا۔ یہاں بولتی چمگادڑیں دیکھی گئی ہیں جو بالکل کسی انسان کی طرح بات چیت کرتی ہیں۔''

''مجھے آپ کی باتوں کا یقین ہے ہم لوگ قصبے میں ہی کچھ روز رہ کر واپس ہو لیں گے'' قیصر نے سنجیدگی سے کہا

''تم واقعی ذہین ہو۔''

''میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔''

''پوچھیے۔''

''کیا یہاں کچھ لوگ آٹومیٹک کھلونے بھی بناتے ہیں۔''

''میں کہہ نہیں سکتا لیکن......''

''لیکن کیا؟''

''تمہارے اس سوال نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''یہاں آٹومیٹک کھلونے بہت زیادہ بانٹے ہیں'' بوڑھے نے کہا

''گڈ'' قیصر نے کہا اور کچھ سوچنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں ایک تیز چمک تھی

''وہ کسی قسم کا شور ہی تھا جس کی آواز نے انہیں بیدار کر دیا تھا

''یہ شور کیسا ہے؟'' فریدہ نے پوچھا

''آؤ دیکھتے ہیں۔'' عرفان نے اٹھتے ہوئے کہا

''باس میرے خیال میں یہ روحوں کا چکر ہے۔''

''تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔'' عرفان نے کہا پھر اپنا ریوالور سنبھالتا ہوا کمرے سے باہر ہو گیا۔ راہداری میں ہی اسے رمیش مل گیا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''یہ کیا ہنگامہ ہے رمیش؟''

''لکڑ بگھا کسی بچے کو اٹھا کر لے گیا ہے۔''

''اوہ وہ کدھر گیا ہے۔''

''گھاٹی میں۔''

''گھاٹی میں، پھر لوگ کیا اس کا تعاقب کر رہے ہیں؟''

''بچے کا باپ اور بڑا بھائی اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔''

''اور باقی قصبے والے؟''

''زندگی سب کو عزیز ہوتی ہے۔ بدروحوں کے چنگل میں کون پھنسنا چاہے گا۔'' رمیش نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

''لیکن بات ہے تعجب کی۔''

''کیا مطلب؟''

''لکڑ بگھا گھاٹی میں رہ سکتا ہے اور انسان نہیں کیا بدروحیں خوفناک درندوں سے ٹکراتے ہوئے ڈرتی ہیں۔''

''یہ سب میں نہیں مانتا لیکن کیا تم نے اپنی کاروں کا حشر نہیں دیکھا۔''

''وہ کوئی معجزہ نہیں تھا۔''

''پھر کیا تھا؟''

''ٹائم بم۔''

''اور تمہارے ریوالوروں کی گولیاں اور وہ چمگادڑ؟ کیا وہ سب بھی بلواس تھا۔'' رمیش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں ایک بات دیکھ رہا ہوں۔''

''وہ کیا؟''

''تم ان روحوں سے کچھ زیادہ ہی متاثر معلوم ہوتے ہو۔'' عرفان کا لہجہ طنزیہ تھا۔''

Downloaded from https://paksociety.com

"تم کچھ بھی کہو میں......"

"مجھے تمہارے کسی بھی مشورے کی ضرورت نہیں ہے میں اس بچے کے لئے گھاٹی میں ضرور جاؤں گا۔" عرفان نے سنجیدگی سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ فریدہ اس کی تقلید کر رہی تھی پھر دس منٹ بعد جب وہ قصبے کے اس حصے میں پہنچے جہاں سے گھاٹی کی ڈھلوان شروع ہو گئی تھی تو سنگھ بھی انھیں بھیڑ میں مل گیا وہ لوگوں سے کہہ رہا تھا۔

"تم سب احمق ہو، بزدل ہو، اگر تم نے ہمت سے کام نہیں لیا تو ایک روز یہ بدروحیں سارے قصبے کو کھا جائیں گی میں کہتا ہوں اس طرح ہاتھوں میں چوڑیاں پہننے سے کام نہیں چلے گا یہاں کی پولیس تو ناکارہ ہے کیا تم سب بھی؟"

"ہم لوگ بے موت نہیں مرنا چاہتے۔" کسی نے کہا

ہاں ہاں ہم بے موت نہیں مرنا چاہتے۔" مجمع چیخ پڑا۔

"اگر تم اتنے ہی بہادر ہو تو ان کی مدد کے لئے خود کیوں نہیں چلے جاتے سنگھ صاحب کیا کندے پر یہ لٹکتی بندوق صرف نمائش کے لئے ہے۔" کسی نے تیز لہجے میں کہا اور کئی لوگ ہنسنے لگے۔ سنگھ کا چہرہ غیرت سے سرخ ہو گیا اور پوری قوت سے چیخا

"بس خاموش ہو جاؤ۔ اگر تم میں سے میرے ساتھ کوئی نہیں جانا چاہتا تب بھی میں ان کی مدد کے لئے جاؤں گا۔" پھر وہ نیچے گھاٹی میں اترنے لگا بھیڑ کو تو جیسے سانپ ہی سونگھ گیا تھا۔

مسٹر سنگھ ٹھہریئے میں بھی آپ کے ساتھ آ رہا ہوں۔" عرفان نے کہا اور فریدہ کے ساتھ گھاٹی میں اترنے لگا۔ سنگھ اس کی آواز سن کر ٹھٹک گیا پھر جب اس کی نگاہ فریدہ پر پڑی تو اس کی آنکھوں میں سرخی بڑھ گئی اور وہ پھر چلایا۔

"بزدلوں کیا تم ایک لڑکی سے بھی کم ہمت ہو جو میرے ساتھ نہیں آ سکتے افسوس ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید تم لوگوں نے اپنی ماں کا دودھ ہی نہیں پیا۔" اس نے طنزیہ لہجے میں کہا پھر مجمع میں ایک طوفان سا آ گیا۔

"بس ہمارے ماں کے دودھ کو مت للکارو سنگھ صاحب ہم آپ کے ساتھ ہیں۔" کئی

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

جوانوں نے ایک ساتھ کہا اور وہ نیچے گھاٹی میں اترنے لگے۔

''آخر آپ نے ان کی خودداری کو بیدار کر ہی لیا۔'' عرفان نے کہا

''اس میں ان کی زندگی ہے انسپکٹر۔'' اس نے سنجیدگی سے کہا پھر وہ نیچے اترنے لگے اچانک انھیں دو دلخراش انسانی چیخیں سنائی دیں اور وہ ٹھٹک گئے۔

''اوہ یہ کیا ہوا؟''

''بدنصیب انسان شاید مارے گئے۔'' سنگھ نے بھاری لہجے میں کہا

''اوہ۔'' عرفان نے کہا اور سوچنے لگا پھر اس وقت نیچے گھاٹی میں سے چیخیں سنائی دیں اور مجمع بھاگ کھڑا ہوا عرفان اتنا ہی سن سکا۔

''اوہ سادھو اور شالو کی روحیں چیخ رہی ہیں۔''

''یہ دونوں کون تھے؟'' عرفان نے پوچھا اور سنگھ اسے وہی واقعات سنانے لگا جو قیصر نے اسٹیشن پر بوڑھے سے سنے تھے۔

''اس کا مطلب تو یہی ہوا کہ ان دونوں کی روحیں وہاں بھٹکتی رہتی ہیں۔''

عرفان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''سب بکواس ہے۔'' سنگھ نے کہا اور پھر گہرا سناٹا چھا گیا۔ گھاٹی سے سنائی دینے والی وہ چیخیں بھی اب بند ہو چکی تھیں۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

www.pakistanipoint.com

راکھن پور کافی بڑا قصبہ تھا۔

وہاں کئی اچھے ہوٹل بھی تھے لہٰذا قیصر اپنی پوری پارٹی کے ساتھ ہوٹل ویلی میں آ کر اترا تھا اسٹیشن سے وہ ٹیکسیوں میں ہی آئے تھے اور ٹیکسی ڈرائیور نے انہیں ہوٹل ویلی میں ٹھہرنے کا مشورہ دیا تھا۔

منیجر نے انھیں ہاتھوں ہاتھ لیا تھا اور انھیں چار کمرے بھی دے دیئے تھے۔ سامان کمروں میں پہنچا دیا گیا تھا۔ اور قیصر اب کاؤنٹر کا رجسٹر ٹھیک کر رہا تھا۔ وہ اسے ایک ٹک دیکھے جا رہا تھا جب لڑکی رجسٹر بند کر کے نپٹی تو قیصر کو اپنی جانب گھورتے پا کر بری طرح سے بوکھلا گئی اور اس

Downloaded from https://paksociety.com

وقت تو اس کی بوکھلاہٹ کچھ مزید ہی بڑھ گئی جب قیصر نے اسے آنکھ ماردی۔

''اویونائی بوائے۔''

''کیوں کیا ہوا؟''

''تم شیطان ہے لیکن اس وقت میں ڈیوٹی پر ہوں''

''تمہاری ڈیوٹی کب ختم ہوگی؟''

''ایک بجے رات کو۔''

''تو اس کے بعد ہی چلیں گے۔''

''کہاں؟''

''عشق کرنے۔''

''لیکن کہاں؟''

''مالدہ گھاٹی میں۔'' قیصر نے کہا پھر اس نے لڑکی کا چہرہ سفید ہوتے دیکھا

''تت ...... تم ...... تم پاگل ہو۔''

''مالدہ گھاٹی موت کی گھاٹی ہے۔''

''ارے جاؤ۔''

''میں سنجیدہ ہوں۔''

''بڑا خراب نام ہے تمہارا۔'' اس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ بے اختیار ہنس پڑی۔ لیکن پھر فوراً ہی سنجیدہ ہوگئی۔

''ایک وعدہ کرو۔''

''کیا؟''

''تم مالدہ گھاٹی کا پھر کبھی نام نہیں لو گے۔''

''میں تو تمہارا نام لوں گا کیا نام ہے؟''

''لزی۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

"آہا۔" قیصر نے چٹخارا لیا کیا مزے دار نام ہے۔"

"میں تمہیں جانتی نہیں۔"

"بہت جلد جان بھی لو گی پہچان بھی لو گی۔"

"تم...... تم عجیب انسان ہو۔"

"وہ کیسے؟"

"مجھے تمہیں دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں تمہیں برسوں سے جانتی ہوں اور تم...... تم میرے...... تم وہی ہو جسکا مجھے آج تک انتظار تھا۔ لزی نے خوابناک قسم کے لہجے میں کہا اور کاؤنٹر پر نوٹ رکھ کر گننے لگی۔

"اور مجھے بھی۔" قیصر نے نوٹوں کو گھورتے ہوئے کہا اور وہ مسکرا دی۔ پھر بجلی کے چلے جانے سے وہاں گہری تاریکی چھا گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی مینیجر کی آواز سنائی دی۔

"مس لزی۔"

"یس سر۔" لزی نے کہا۔ قیصر نے محسوس کیا اس کے لہجے میں خوف تھا پھر مینیجر کے دور جاتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دی اور اس کے بعد ہی لائٹ آ گئی۔ قیصر نے کاؤنٹر پر دیکھا۔ لزی وہاں سے نوٹ ہٹا چکی تھی ☆

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

www.pakistanipoint.com

دوکاندار نے پیاٹ روزی کی جانب بڑھا دیا۔

"یہ لیجئے پچاس روپے۔" اس نے پانچ اور دس کے نوٹ بھی اسے لوٹا دیئے۔ روزی نے اسے سو کا نوٹ دیا۔ بل پورے پچاس روپے کا ہی بیٹھا تھا۔

اس نے نوٹ گنے اور انہیں اپنے پرس میں رکھ لیا پھر وہ پیکٹ لئے بڑے اطمینان سے باہر آ گئی۔

راکھن پور کافی بڑا قصبہ تھا اور وہاں تفریح کا ہر سامان موجود تھا۔ سب سے بڑھ کر اسے وہاں کے قدرتی مناظر پسند آئے تھے۔ راکھن پور کے شمال میں نیچے گہرائیوں میں میلوں تک پھیلی ہوئی

Downloaded from https://paksociety.com

گھاٹی تو بہت ہی خوبصورت لگتی تھی لیکن گھاٹی کے متعلق اس نے بہت سی روایات سنی تھیں۔ وہاں کے باشندوں کا خیال تھا کہ گھاٹی میں کچھ بدروحیں رہتی ہیں۔ جواب تک کئی زندگیاں لے چکی ہیں روزی کے حلق سے یہ بات کسی طرح بھی نہیں اتری تھی۔

آجکل کے زمانے میں روح جیسی چیز پر اعتقاد رکھنا اسکے خیال میں دنیا کی سب سے بڑی حماقت تھی یہی وجہ تھی کہ وہ گھاٹی میں اترنے کے لئے بے قرار تھی لیکن قیصر ابھی تک اس سلسلے میں خاموش تھا اس نے اس سے اس سلسلے میں بات کرنی بھی چاہی تھی لیکن وہ اسے ٹال ہی گیا تھا۔ وہ آسیبی گھاٹی کے متعلق سوچتے ہوئے کافی دیر تک پیدل ہی چلی آئی تھی۔ اچانک اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ ٹھٹک گئی۔

اس نے سامنے سے آتی ہوئی ٹیکسی کو ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا اور وہ اس کے قریب ہی آکر رک گئی۔

''ہوٹل ویلی۔'' اس نے اندر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ایک جھٹکے سے روانہ ہوگئی دس منٹ بعد ہی وہ ہوٹل پہنچ گئی۔ وہ سیدھی قیصر کے کمرے کی جانب گئی۔ اس نے دروازے کو اندر کی جانب دھکیلا اور وہ کھلتا چلا گیا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ گالیاں بکنے لگی شندگارو اس کی گردن پر سوار ہوا تھا۔

''چچ چچ تم بے چارے کے عشق کو ٹھکرا رہی ہو۔''

''میں اسے گولی ماردوں گی۔''

''میری جان اسی میں ہے۔'' قیصر نے کہا اور شندگارو اپنے دانتوں کی نمائش کرتا ہوا اس کے سر پر جا پڑا۔

''خدا غارت کرے اس بلا کو۔''

''تمہارا اشارہ گھاٹی کی بلا کی طرف ہے۔''

''تمہارے سر کی طرف ہے۔ اگر اس کم بخت کے تیز پنجے ہوتے تو آئے دن کئی گردنیں ادھیڑ کھاتا۔'' روزی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا

Downloaded from https://paksociety.com

"اس لئے خدا گنجے کو ناخون نہیں دیتا۔"

"لفظ ٹھیک بولا کرو۔"

"... سے سیکھوں گا۔ مطلب کی بات کرو۔"

"کیا تم گھاٹی میں اترتے ہوئے ڈرتے ہو؟"

"میرا دم نکلتا ہے۔"

"قیصر۔"

"لیس ڈارلنگ۔"

"اگر تم میرا ساتھ نہیں دینا چاہتے تو میں تنہا بھی جا سکتی ہوں۔"

"بہت بہادر بن رہی ہو۔"

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔"

"میں اس وقت دے بھی سکتا ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"میں اپنے نئے عشق کے بارے میں سوچنا چاہتا ہوں۔"

"نیا عشق؟ دماغ تو ٹھکانے ہے تمہارا۔"

"شاید۔"

"تو کیا تم یہاں عشق کرنے آئے ہو؟"

"یہ میرا نجی معاملہ ہے جس کے لئے مجھے تمہارا چوہا مارشل کیو منع نہیں کر سکتا۔"

قیصر نے کسی بوڑھی عورت کی طرح ہاتھ نچاتے ہوئے کہا

"خبردار جو باس کی شان میں......"

"قصیدہ پڑھا، فلرمت کرو ڈارلنگ میں اس الو کے پٹھے کی شان میں۔"

"بکواس بند کرو۔"

"او۔ کے اور اب تم میرے دس گننے سے پہلے یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ۔"

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

"ورنہ کیا؟"

"ایک۔"

"دو۔"

"جہنم میں جاؤ۔" روزی نے غراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر آ گئی اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔ ایک منٹ بعد اس نے اپنے کمرے کو اندر سے بولٹ کیا پھر ایک چوکور ساڈبہ کھولنے لگی جس کا سرخ بلب پہلے سے ہی اسپارک کر رہا تھا۔

"روزی اٹینڈنگ سر......اوور۔"

"مارشل کیواز ہیئر......اوور۔"

"روزی اٹینڈنگ سر اوور۔"

"تم لوگ کہاں تک آگے بڑھے ہو؟"

"قیصر ہمارے لئے وبال جان ہے جناب اوور۔"

"کیا مطلب......اوور۔"

"وہ کسی کے عشق کے چکر میں ہے سر......اوور۔"

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

www.pakistanipoint.com

عابد کے چھوٹے بھائی کو لکڑ بگھا اٹھا لے آیا ہے۔" دوسرے نے کہا

"کدھر؟"

"گھاٹی کی جانب۔"

"اوہ تب کوئی کیا کر سکتا ہے۔" دوسرے کے لہجے میں بے بسی تھی۔

یہی میں نے عابد سے کہا تھا لیکن وہ پاگل اپنے باپ کے ساتھ گھاٹی میں اتر گیا ہے۔"

"اوہ تب تو وہ بھی گئے۔"

"ہاں۔" "گھاٹی میں اتر گئے ہیں۔" قیصر بڑبڑایا پھر وہ پوری قوت سے گھاٹی کی جانب بھاگنے لگا لیکن جب وہ گھاٹی کے ڈھلوان پر پہنچا تو اسے بڑی خوفناک قسم کی چیخیں سنائی دیں اور بہت سے لوگ گرتے پڑتے اوپر چڑھتے دکھائی دیئے وہ نیچے کی جانب بڑھا پھر اسے کسی کی آواز

Downloaded from https://paksociety.com

سنائی دی۔

''کہاں جارہے ہو نوجوان نیچے بدروحیں چیخ رہی ہیں؟'' اس نے پلٹ کر دیکھا لیکن ان بھاگتے ہوئے لوگوں میں وہ اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکا کہ وہ جملہ کس نے کہا ہے۔ پھر اسی وقت اس کو سنگھ کی آواز سنائی دی پھر اس نے عرفان اور فریدہ کو دیکھا اور اسی جانب بڑھتا چلا گیا۔

''ہیلو عرفان بھائی۔'' اس نے نعرہ لگایا

''تم یہاں؟''

''جج...... جی ہاں بھائی جان کالج میں چھٹیاں تھیں لہٰذا گھومنے چلا آیا۔''

''کالج......'' عرفان چونکا۔

''تمہارے پرچے لیسے ہوئے اختر میاں۔'' فریدہ نے آگے بڑھ کر پوچھا اچھے ہو گئے ہیں۔'' اس نے شرماتے ہوئے کہا اور عرفان الجھن زدہ نگاہوں سے ان دونوں کو گھورنے لگا۔

''یہ کیا ہنگامہ ہے بھائی جان۔''

''کچھ سمجھ میں نہیں آیا''

''میں نے سنا ہے کہ کوئی لکڑ بگھا کسی بچے کو اٹھا لے گیا ہے۔''

''ہاں۔ اور دو جانیں مزید ضائع ہو گئی ہیں۔

''وہ کیسے؟''

''یہ گھاٹی آسیبی بتائی جاتی ہے۔''

''بکواس ہے۔'' سنگھ نے کہا

''میں بھی یہی کہتا ہوں۔''

''بھبھ...... بھائی جان میرے خیال میں تو ہمیں یہاں سے بھاگنا چاہیئے۔''

''بکو مت۔''

''ارے باپ رے۔'' قیصر نے کہا اور بھاگتا چلا گیا۔ عرفان اسے الجھن زدہ نگاہوں سے دیکھتا ہی رہا گیا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''مس روزی......'' لہجہ سخت ہو گیا

''جج...... جناب اس نے مجھے خود یہی کہا ہے......اوور۔''

''تم احمق ہو' وہ ضرور کوئی جال پھیلا رہا ہے......اوور۔''

''لیکن جناب گھاٹی کے نام سے ہی اس کی روح فنا ہوتی ہے ......اوور''

''وہ اداکاری کر رہا ہے......اوور''

''یس سر۔''

''کیا تم نے اس لڑکی کے متعلق اس سے پوچھا ہے جس کے ساتھ وہ عشق لڑا رہا ہے......اوور۔''

''نو سر''

''تم بہت جذباتی ہو مس روزی وہ کسی لڑکی کا تذکرہ کر کے تمہارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو ختم کر دیتا ہے......اوور''

''لیکن جناب میں......تم......''

''ہم تمہاری دلی کیفیت کو اچھی طرح سے سمجھتے ہیں لیکن ڈیوٹی کے وقت ان سب باتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے......اوور۔'' لہجہ انتہائی سرد تھا

''یس سر'' اس نے مرے ہوئے لہجے میں کہا پھر دوسری جانب سے سلسلہ منقطع ہو گیا اس نے سیٹ بند کیا اور اپنے بکس میں رکھنے لگی۔ اچانک اسے سامنے کی دیوار پر ایک تاریک سایہ دکھائی دیا اور وہ اچھل پڑی لیکن پشت کی جانب کوئی بھی نہیں تھا اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔

وہ سرعت سے دروازے کی جانب بڑھی لیکن اسی وقت ایک چمگادڑ اڑتی ہوئی کہیں سے آئی اور اس کے بالوں سے چمٹ گئی۔ پھر اسے ایسا ہی محسوس ہوا کہ جیسے اس کا ذہن ڈوبتا جا رہا ہے۔ وہ پوری قوت سے چیخی لیکن آواز خوف کی زیادتی کے باعث اس کے حلق میں ہی اٹک کر رہ گئی پھر وہ لڑکھڑائی اور ڈھیر ہو گئی۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

قیصر نے سیٹ بند کیا اور کمرے سے باہر آ گیا۔

اسے اب عرفان کی تلاش تھی وہ ہوٹل سے پیدل ہی نکلا تھا۔ لزی کو اس نے اب بھی کاؤنٹر پر ہی دیکھا تھا۔ وہ کچھ خوفزدہ تھی۔ اس نے لزی کا ایک ہوائی بوسہ لیا پھر اسے شرماتے ہوئے چھوڑ کر وہ دروازے سے باہر آ گیا تھا۔ وہ غیرارادی طور پر ایک سڑک پر ہولیا پھر وہ اس وقت چونکا جب وہ رمیش کی حویلی کے سامنے پہنچ گیا اسے آٹھ برس پہلے کی سب باتیں یاد آ رہی تھیں۔ اس نے حقارت آمیز نگاہوں سے حویلی کو گھورا پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اب آگے اسے ایک فون کرنا تھا۔ یہ تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ عرفان اسی حویلی میں ہو گا۔ وہ پیدل ہی چلتا رہا پھر اچانک وہ ٹھٹک گیا ایک آواز نے اسے چونکا دیا تھا۔

''کیا ہوا رمضان؟''

''عجیب آدمی ہے۔'' سنگھ نے کہا

''لیکن بہت خطرناک ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''اس کا نام قیصر ہے' قیصر حیات' کئی بڑے بڑے مجرموں کو اس نے ٹھکانے لگایا ہے۔''
عرفان نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا

''اوہ میں نے اس کی اخبارات میں بہت تعریف پڑھی ہے تب تو ایک بات طے ہے۔''
سنگھ نے پرجوش لہجے میں کہا۔

''وہ کیا؟''

''اس گھاٹی کے بھوت اب جلد ہی بھاگ جائیں گے۔''

''شاید۔'' فریدہ نے جواب دیا

''مجھے ایک بات نے الجھن میں مبتلا کر رکھا ہے۔'' عرفان نے کہا

''وہ کیا؟''

''راکھن پور میں آٹومیٹک کھلونوں کا بڑا کاروبار ہے۔''

''ہاں لیکن یہاں ایسی کوئی فیکٹری نہیں ہے۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''پھر یہ کھلونے آتے کہاں سے ہیں؟''

''شاید باہر سے۔''

''نہیں میں نہیں مان سکتا۔ میں نے دیکھا ہے یہاں سے یہ کھلونے باہر بھیجے جاتے ہیں اور وہ بھی بہت بڑی تعداد میں۔''

''لیکن میں ایک بات نہیں سمجھ سکا۔''

''وہ کیا؟''

''آخر آپ ان کھلونوں میں اسقدر دلچسپی کیوں لے رہے ہیں۔''

''مجھے آپ کی وہ بات یاد ہے کہ اٹیچی کیسوں کو کھلونوں کی مشینری سے اڑایا جا سکتا ہے۔'' عرفان نے کہا

''اوہ وہ تو میں نے ایک خیال ظاہر کیا تھا۔''

''شاید وہ حقیقت ہے۔''

''میرے خیال میں آپ کو مسٹر میش سے مشورہ کرنا چاہیئے۔''

''کیا مطلب؟''

''کسی زمانے میں وہ خود بھی آٹو میٹک کھلونوں کے بہت بڑے سپلائیر رہ چکے ہیں۔'' سنگھ نے سنجیدگی سے کہا

''اوہ آپ نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے مسٹر سنگھ۔'' عرفان نے سنجیدگی قسم کے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس لوٹ گیا۔ وہ بہت سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

www.pakistanipoint.com

روزی نے لیٹے ہی لیٹے حالات کا جائزہ لیا پھر اسے سب کچھ یاد آ گیا اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا لیکن وہاں گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس نے ہاتھ سے زمین کو ٹٹولا پھر وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی وہ سخت پتھریلی زمین پر پڑی تھی۔

اسی وقت کہیں قریب ہی اسے کسی الو کے بولنے کی آواز سنائی دی اور اس کے جسم کا رواں رواں کانپ اٹھا وہاں بہت زیادہ سردی تھی لیکن اس کی پیشانی عرق آلود ہو اٹھی اس نے اپنی

Downloaded from https://paksociety.com

پوشیدہ جیب کو ٹٹولا پھر اس کے ہاتھ میں اس کا ریوالور آ گیا۔

وہ ریوالور کو ہاتھ میں لئے چند لمحوں تک آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تاریکی میں گھورتی رہی، پھر اس کی آنکھیں جب تاریکی سے کچھ مایوس ہوگئیں تو وہ ایک سمت کو بڑھنے لگی لیکن ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی ہوگئی اور وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی روشنی ہوتے ہی الو پھر سے چیخا اور وہ مزید خوفزدہ ہوگئی۔

اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں۔

وہ اس وقت کسی بھی بہت بڑے غار میں تھی۔ اس وقت اسے اپنی پشت پر کسی چمگادڑ کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور وہ اچھل پڑی لیان دوسرے ہی لمحے اسکے منہ سے ایک خوفناک چیخ نکل گئی۔

سامنے ہی دس انسانی پنجر کھڑے تھے اس نے غیر ارادی طور پر ان پر فائر کر دیئے اور دو گولیاں ایک پنجر پر پڑیں اور وہ ایسے ہی جھولنے لگے جیسے رقص کر رہے ہوں اور روزی گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی۔ اسی وقت غار میں چمگادڑوں کا شور بپا ہو گیا اور وہ اس کے اردگرد منڈلانے لگیں انداز ایسا ہی تھا جیسے کسی وقت بھی حملہ کر سکتی ہیں۔ اس نے ایک دو فائر چمگادڑوں پر بھی جھونک مارے اور ان کی چیخ و پکار تیز ہوگئی پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ غار کے ایک تاریک گوشے میں جا کر غائب ہونے لگیں۔

روزی اپنی پھٹی پھٹی نگاہوں سے انھیں غائب ہوتے ہوئے دیکھتی رہی پھر اس نے ہاتھ سے ہی اپنی پیشانی کا پسینہ صاف کر لیا۔ اسے پہلی بار اپنی پیشانی کی تکلیف کا احساس ہوا۔ شاید کسی چمگادڑ کا پنجہ وہاں لگا تھا۔ اس کے ہاتھ پر خون لگ گیا تھا۔

وہ سرعت سے غار میں ایک جانب بھاگی اسے اس بات کا قطعی علم نہیں تھا کہ غار کا دہانہ کس جانب ہے۔ وہ غار میں بھاگتی چلی گئی پھر اچانک اس کے بھاگتے ہوئے قدم رک گئے ایک بھاری سی آواز نے اسے چونکا دیا۔

''تم آ گئیں۔'' اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھا لیکن اسے وہاں کوئی بھی

Downloaded from https://paksociety.com

دکھائی نہیں دیا۔

"احمق لڑکی روحیں دکھائی نہیں دیتیں۔"

"تت......تم......تم......"

"ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے۔ ابھی ہمیں ایک اور کا انتظار ہے۔"

"کک......کس کا؟"

"جسے ہمارے ساتھ شامل ہونا ہے۔"

"مم......مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔"

"تم......تم اپنی مرضی سے آئی ہو۔ تم دنیا کی برائیاں دیکھتے دیکھتے تنگ آ گئی تھیں۔ تمہاری نیک روح وہاں گھبرا گئی تھی اور تم...... تم یہاں ہم میں شامل ہونے کے لئے چلی آئی ہو۔ ایک روح ایک وقت پر جسم سے الگ نہیں ہو سکتی اس لئے ہمیں ایک ایسی روح کا انتظار ہے جو نیک ہو۔ اس کے آتے ہی دونوں روحیں اس خاکی جسم کی قید سے آزاد ہو جائیں گی اور پھر، پھر اس گھاٹی پر ہماری حکومت مزید مضبوط ہو جائے گی۔ خاکی جسم میں قید روحیں پھر ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی۔"

"لل......لیکن میں یہاں اپنی مرضی سے نہیں آئی ہوں۔"

"تم خوفزدہ ہو۔ تمہیں ابھی اپنے اس مٹی کے جسم سے پیار ہے اس لئے تمہارے اعصاب تمہیں سب کچھ بھول جانے کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔"

"نہیں......نہیں یہ سب بکواس ہے۔"

"یہاں کی روحیں تمہاری روح کو آزاد کرنے کا فیصلہ کر چکی ہیں۔ ذرا پلٹ کر دیکھو جوش میں آ کر وہ بھی اپنے ڈھانچوں میں سما گئی ہیں اور تمہارے گرد جمع ہو رہی ہیں" وہ ہی بھرائی ہوئی آواز پھر سنائی دی اور روزی چونک کر مڑ گئی پھر اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ وہ ہڈیوں کے ڈھانچے جو وہ کافی پیچھے چھوڑ آئی تھی اب اس کے بالکل قریب آ گئے تھے۔

"نن نہیں میں نہیں مرنا چاہتی۔"

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''موت کا وقت طے ہوتا ہے' اس وقت یہاں دو روحوں کو آزاد ہونا ہے اور ایک روح تمہاری ہوگی۔''

''نہیں نہیں۔'' وہ زور سے چلائی پھر غار میں بھاگنے لگی اچانک اسے ٹھوکر لگی اور لڑھکتی چلی گئی لیکن اسے کہیں بھی چوٹ نہیں لگی۔ وہ کسی تالاب میں ہی گری تھی۔ تالاب میں ہی ایک درخت تھا اس نے درخت کے تنے کو پکڑا پھر اس کے منہ سے ایک دوسری چیخ نکل گئی۔ کئی سانپ اس کی جانب رینگنے لگے تھے۔

وہ بڑی سرعت سے درخت کے تنے سے الگ ہوگئی اور تیر کر تالاب کے کنارے آ گئی پھر وہ وہیں لیٹ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی اس کی آنکھوں کے پپوٹے بھاری ہوتے جا رہے تھے۔ اور ذہن پر غنودگی طاری ہوتی جا رہی تھی۔

اس نے اپنے قریب ہی کھڑکھڑاہٹ محسوس کی اور اس کا ڈوبتا ہوا ذہن بیدار ہو گیا۔ پھر وہ مشینی انداز میں ہی اچھل کر کھڑی ہوگئی۔

ہڈیوں کے وہ ڈھانچے وہاں تک پہنچ گئے تھے۔ اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھا پھر مخالف سمت میں بھاگنے لگی۔''

''تم بے کار جدوجہد کر رہی ہو۔'' اسے اپنے قریب ہی آواز سنائی دی اور اس نے چونک کر دیکھا وہ آواز ایک بہت بڑی چمگادڑ کے منہ سے آتی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ خوف سے بری طرح سے لرزنے لگی۔

''بائیں سمت کو بڑھو۔'' بھرائی ہوئی آواز سنائی دی اور وہ مشینی انداز میں بائیں سمت کو بڑھنے لگی۔ بیس قدم بڑھنے کے بعد وہ رک گئی۔

''شاباش۔ کیا تم اوپر چٹان میں سے ٹپکتے پانی کو دیکھ رہی ہو۔''

''ہاں۔''

''لیکن یہ پانی نہیں ہے۔''

''جی۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''یہ آبِ حیات ہے۔ بس اس کے دو گھونٹ تمہاری نیک روح کو آزاد کر دیں گے۔'' وہی بھرائی ہوئی آواز پھر سنائی دی۔

''جی۔''

''بس اب وقت ضائع مت کرو۔'' وہی آواز پھر سنائی دی اور اس نے اپنے لرزتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھا دیئے لیکن اسی وقت ایک نئی آواز نے اسے چونکا دیا جو کہہ رہی تھی۔

''شہنشاہ ارداح آج کی دونوں روحیں یہاں آ گئی ہیں۔ یہ روح آج نہیں بلائی گئی تھی یہ غلطی سے یہاں آ گئی ہے۔'' لہجہ مودب تھا۔

''اسے بھگاؤ یہاں سے۔'' ایک خوفناک دہاڑ سنائی دی اور روزی بھاگنے لگی۔ اب کی بار اس نے دہانے کا ہی راستہ پلٹا تھا دہانے سے نکلتے ہی وہ کسی نرم چیز سے ٹکرائی پھر دور تک لڑھکتی چلی گئی اس کے منہ سے نکلنے والی چیخ بہت ہی دلدوز قسم کی تھی۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

www.pakistanipoint.com

"کیا سوچ رہے ہو۔" فریدہ نے پوچھا

"رمیش نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔"

"کیوں؟"

"آخر اس نے ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے۔"

"بظاہر تو وہ ہمیں خوفزدہ کر رہا ہے۔"

"ہاں۔"

"کہیں وہ ڈبل گیم تو نہیں کھیل رہا ہے۔"

"شش۔ یہ ایک بہت اہم سوال ہے۔ میں نے بازار میں سے پتہ چلایا ہے۔ واقعی کچھ عرصہ پیشتر وہ آٹو میٹک کھلونوں کا بزنس کافی بڑے پیمانے پر کر رہا تھا۔

"لیکن ہمارے ساتھ بات چیت کے دوران وہ اس طرف سے بالکل لاپرواہ دکھائی دیتا ہے۔" اس نے معنی خیز لہجے میں کہا

Downloaded from https://paksociety.com

"اسی بات نے مجھے چکر میں ڈال رکھا ہے۔"

"لیکن یہ کھلونے آتے کہاں سے ہیں؟"

"ایجنٹ لوگ خود آتے ہیں یہاں انہیں لے کر"

"اوہ۔ پھر تم نے کیا سوچا ہے؟"

"مجھے یقین ہے۔"

"کس بات کا؟"

"یہ کھلونے خود رمیش بنوا رہا ہے۔"

"یعنی وہ ہمیں دھوکہ دے رہا ہے۔"

"ہاں۔"

"پھر تم اس پر ہاتھ کیوں نہیں ڈال دیتے۔"

"ثبوت۔ اگر مجھے اس کے کھلونوں کا کارخانہ بھی مل گیا۔" اسی وقت باہر قدموں کی چاپ سنائی دی اور دونوں ہی خاموش ہو گئے۔ دوسرے ہی لمحے دروازے پر دستک سنائی دی اور عرفان نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ اس کے سامنے ہی قیصر کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا۔ اس نے عرفان کو اندر کی جانب دھکیلا اور اندر آ کر دروازہ اندر سے بولٹ کر لیا۔

"تم؟"

"ہاں میں تم یہاں کیسے آئے تھے؟"

"رمیش کے اصرار پر۔"

"اس نے تمہیں گھاٹی کے حالات لکھے تھے۔"

"ہاں۔"

"پھر تم کہاں تک آگے بڑھ سکے ہو؟"

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا لیکن مجھے ایک شبہ ہے۔"

"وہ کیا؟"

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''اس کیس میں آٹو میٹک کھلونے کہیں نہ کہیں ضرور ہیں۔''

''اب تم عقلمند ہوتے جارہے ہو انسپکٹر۔''

''کیا مطلب؟''

''واپس جانا ہی ٹھیک رہے گا۔''

''اوہ یعنی تم......''

''اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے انسپکٹر۔ تم نے میرے بارے میں تو کوئی ذکر نہیں کیا تھا؟''
قیصر نے معنی خیز لہجے میں پوچھا

''رمیش کو میں نے نہیں بتایا لیکن سنگھ کو......''

''تم نے بہت غلطی کی ہے لیکن خیر کیا تم سنگھ کو اس بات پر آمادہ کر لو گے کہ وہ میرے بارے میں کسی سے بات نہیں کرے گا؟''

''ہاں۔ وہ ایک بااصول اور بہادر آدمی ہے اور گھاٹی کی منحوسیت کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہتا ہے مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارا پورا پورا ساتھ دے گا۔''

''تو تم اسے سمجھا دینا۔''

''کیا تم بھی رمیش پر شبہ کر رہے ہو؟''

''وہ کھلونوں کا کاروبار بہت بڑے پیمانے پر کرتا رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب بھی اس کا کھلونوں کا بہت بڑا کاروبار ہے۔''

''اوہ لیکن تم......''

''ہمیں پہلے اس کا سارا طلسم توڑنا ہوگا اور ثبوت مٹانے کے بعد ہی ہم اس پر ہاتھ ڈال سکیں گے ورنہ وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔''

''ہوں۔''

''تم صبح ہی یہاں سے روانہ ہو رہے ہو۔''

''تم اطمینان رکھو میں تمہارے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

"شکریہ۔ ایک روز بعد ہوٹل ویلی کے شکاریوں کی تعداد میں دو کا اضافہ ہوگا۔" قیصر نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"میں سمجھ گیا۔"

"رمیش کو میرے بارے میں کچھ مت بتانا۔"

"مجھے معلوم ہے۔" عرفان نے سنجیدگی سے کہا اور قیصر دروازے کی جانب بڑھ گیا اس کی آنکھوں میں ایک تیز چمک تھی۔

ہوٹل میں جیسے ایک زلزلہ آ گیا ہو۔

وہ چیخ سو فیصدی روزی کی تھی وہ سب اس کے کمرے کی جانب بھاگے قیصر وہاں پہنچنے والوں میں سب سے آگے تھا اس نے دروازے پر دستک دی وہ اندر سے مقفل تھا۔

"روزی، روزی۔" قیصر نے اسے آواز دی۔ چند لمحوں کے لئے اندر گہرا سناٹا چھایا رہا پھر قدموں کی چاپ سنائی دی جو دروازے کے قریب آ کر رک گئی پھر دروازہ کھل گیا۔ ان کے سامنے روزی کھڑی تھی اس کا سارا جسم پسینے سے تر تھا اور رنگ بالکل زرد ہو گیا تھا۔ وہ کئی برسوں کی بیمار نظر آ رہی تھی۔

قیصر نے اسے سہارا دیا اور پلنگ پر لا کر اسے لٹا دیا۔ روزی نے نقاہت کے باعث آنکھیں بند کر لیں باقی نے اسے ایک گلاس پانی دیا جسے وہ ایک ہی سانس میں ختم کر گئی۔ اس نے اپنے سب ساتھیوں کو اپنے قریب پا کر اطمینان کا سانس لیا۔

"کیا ہوا تھا جناب؟" مینجر نے جو وہیں آ گیا تھا پوچھا

"کچھ نہیں میں نے کوئی بھیانک خواب دیکھا تھا۔

"خواب۔" مینجر خوفزدہ لہجے میں بولا

"کیوں کیا خواب دیکھنا صحت کے لئے مضر ہے۔" قیصر نے اسے گھورا اور وہ بوکھلا گیا۔

"مم...... میرا مطلب یہ نہیں تھا جناب لیکن پچھلے دو ماہ میں تین آدمی بھیانک خواب دیکھ چکے ہیں اور وہ تینوں ہی......" وہ کانپ کر رہ گیا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''کیا ہوا انھیں؟''

''لوگوں کے بہت سمجھانے پر بھی وہ گھاٹی میں اتر گئے تھے پھر ان کی آخری چیخیں ہی سنی جا سکیں۔''

''اوہ روزی سہم گئی۔''

''وہ خواب کیا تھا؟'' قیصر نے پوچھا اور روزی انھیں بتانے لگی پھر جب وہ خاموش ہوا تو مینجر تشویشناک لہجے میں بولا۔

''بالکل ایسے ہی خواب ان تینوں نے دیکھے تھے جناب۔''

''یہ واقعی خطرناک ہے جناب۔''

''کیا؟''

''آپ یہاں کی منحوس گھاٹی سے دور چلے جائیں۔''

''اور اگر یہاں کی بدروحیں ہمارے تعاقب میں لگ گئیں تب؟''

''یہ بہت ممکن ہے لیکن......''

''ٹھیک ہے ہم سوچیں گے۔'' قیصر نے کہا اور وہ گردن ہلاتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا چند لمحوں کے لئے وہاں گہرا سناٹا چھا گیا۔

''کیا وہ واقعی خواب؟'' روزی بڑبڑائی اور وہ سب چونک کر اسے گھورنے لگے۔

''کیا مطلب؟'' قیصر نے کہا۔

''شاید مجھے اغوا کیا گیا تھا۔''

''اور پھر تم اندر سے بولٹ کمرے میں آ گئیں۔'' اشرف نے طنزیہ لہجے میں کہا

''بکومت۔'' قیصر انتہائی سرد لہجے میں غرایا پھر اسے کچھ بولنے کی ہمت نہیں ہوئی۔'' قیصر کچھ سوچتا رہا پھر بولا تم مجھے اب ابتدا سے سب کچھ بتاؤ گی پھر روزی نے اسے سب کچھ بتانا شروع کیا۔ قیصر اس کی داستان کو بڑے غور سے سنتا رہا پھر بولا۔

''تو تمہیں یقین ہے کہ تمہاری پیشانی زخمی ہوئی تھی۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

لزی جب ایک بجے ہوٹل سے نکلی تو ہال گہرے سناٹے میں ڈوبا ہوا تھا

وہ پیدل ہی ایک سمت کو روانہ ہوئی۔ سڑکیں بالکل ویران ہو چکی تھیں۔ لیکن وہ بڑے اطمینان سے آگے بڑھ رہی تھی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ ایک سایہ اس کے تعاقب میں لگ گیا۔ یا تو وہ سایہ ہی بڑی آہستگی سے آگے بڑھ رہا تھا یا پھر لزی کو اپنا تعاقب کئے جانے کی امید ہی نہیں تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اسقدر لاپرواہی لئے اسے اس بات کا احساس تک ہی نہیں ہو سکا کہ وہ سایہ اب بالکل اس کے سر پر پہنچ گیا ہے۔

''مس لزی۔'' سائے نے سرگوشی کی وہ ایسے ہی انداز میں اچھل پڑی جیسے کسی بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔

''تت......تم......''

''اتنی بے رخی بھی اچھی نہیں ہے جان من۔'' اس سائے نے کہا اور اسے اپنی آغوش میں کھینچ لیا اور وہ تڑپ کر رہ گئی۔''

''آخر تم مجھے کیوں برباد کرنے پر تلے ہو؟''

''تم احمق ہو۔ آؤ۔ آؤ میری کار جو یہیں موجود ہے۔''

''نہیں نہیں میں آج تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی۔''

''کیوں کیا وہ شکاری تمہیں اتنا پسند آ گیا ہے۔''

''بکومت۔ وہ ایک شریف انسان ہے۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''اور تم اس کی شرافت کو مٹی میں ملانا چاہتی ہو۔ وہ گدھا سمجھتا ہے کہ میں اس کی آمد سے بے خبر ہوں لیکن......'' وہ خوفناک ہنسی ہنسا۔

''لیکن کیا؟''

''اسے گھاٹی کی بدروحیں بہت جلد کھالیں گی۔''

''نہیں......نہیں......ایسا نہیں ہوسکتا۔''

''ایک ہی شرط پر۔''

''وہ کیا؟''

''تم میرے ساتھ چل رہی ہو۔''

''لیکن''

''میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔''

''میں پولیس کو بتادوں گی کہ گھاٹی کی بدروحیں......''

''اس پر کوئی اعتبار نہیں کرے گا جان من پر تم ثبوت کیا دو گی؟'' اس نے خوفناک لہجے میں کہا اور ہنسنے لگا پھر وہ اسے کھینچ کر ایک سمت لے جانے لگا۔ وہ مشینی انداز میں اس کے ساتھ چلتی رہی۔ تھوڑے فاصلے پر ہی ایک کار کھڑی تھی۔ جس میں ڈرائیور پہلے سے موجود تھا۔ ان دونوں کے اندر بیٹھتے ہی کار چل پڑی۔

''پانچ منٹ بعد ہی ڈرائیور نے کار ایک سنسان سڑک پر روک دی۔

''کیا ہوا جعفر؟''

''دیکھتا ہوں۔'' ڈرائیور نے کہا اور نیچے اتر کر بولٹ کھول کر انجن دیکھنے لگا اس نے ٹارچ روشن کرلی تھی وہ سایہ بھی باہر آ گیا۔

''کیا بات؟'' لیکن وہ اپنا جملہ مکمل نہیں کرسکا کیونکہ ڈرائیور کا نپا تلا گھونسہ اس کے جبڑے پر پڑا تھا۔

''کک......کون ہو تم؟''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''وہی گدھا [illegible] پڑھ رہے تھے۔''

''قیصر۔''

''ہاں بیٹے رمیش میں تمہاری طرف سے بے خبر نہیں تھا کہ تمہیں یہ یاد نہیں رہا کہ تمہاری جیب سے تمہارا پرس غائب ہوا ہے وہ شدگار و نے کلب سے غائب کیا اور تمہیں اس کا علم تک نہیں ہو سکا لیکن تم نے سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ جعلی کرنسی لئے گھومتے رہے۔'' قیصر غرایا اور اس نے اس پر ایک لمبی چھلانگ لگا دی۔

''میں تمہیں قتل کر دوں گا۔''

''کوشش کر دیکھو۔'' قیصر غرایا ''شاید مجھے تمہیں بھی تمہارے ڈرائیور کی طرح گھاٹی میں اچھالنا پڑے۔'' اس نے قہقہہ لگایا اور رمیش نے اس پر فائر کر دیا لیکن بہر صورت وہ قیصر تھا اور گولی سے بچنے کے آرٹ سے بخوبی واقف تھا اس نے ایک جھکائی دے کر خود کو ہی نہیں بچایا بلکہ بجلی کی سرعت سے اچھل کر اس کے پیٹ میں ایک زوردار لات بھی رسید کر دی اور وہ ایک طویل چیخ کے ساتھ الٹتا چلا گیا لیکن دوسرے ہی لمحے قیصر کو اچھلنا پڑا کیونکہ اس نے کئی تاریک سایوں کو ادھر ادھر سے نمودار ہوتے دیکھا تھا۔

اس نے ایک لمبی جست لی اور کار میں گھس گیا اس نے کار اسٹارٹ کی اور اسے بھگا دیا۔ لیکن ابھی وہ چند گز ہی گیا تھا کہ اسے گولیوں کی ایک باڑھ ماری گئی۔ ٹائر پھٹنے کا زوردار دھماکہ ہوا اور وہ بوکھلا گیا لیکن اس نے کار کو کسی قسم کا حادثہ پیش نہیں آنے دیا۔

''مس لزی'' بولی۔

''تم میرے لئے اپنی زندگی کیوں خطرے میں ڈال رہے ہو؟''

''تمہاری زندگی اب میری زندگی ہے آؤ میرے ساتھ۔'' قیصر نے سنجیدگی سے کہا اور لزی کا ہاتھ پکڑ کر بائیں نشیب میں اتر گیا۔

''اوہ ادھر تو موت کی گھاٹی ہے۔''

''اسی لیے یہ [illegible] ہے۔''

Downloaded from https://paksociety.com

"وہ کیسے؟"

"وہ یہ ہرگز نہیں سوچیں گے میں موت کی گھاٹی میں اترا ہوں۔" قیصر نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"اور تم نہیں جانتے وہ بہت خوفناک لوگ ہیں۔"

"وہ میری لاش سے گزر کر تم تک پہنچیں گے۔"

"تمہارے بعد میں بھی زندہ رہ کر کیا کروں گی۔"

"کیا سچ؟"

"ہاں بلکل۔"

"کیوں بھلا؟"

"میں تمہارے بغیر ادھوری ہوں۔"

"تم یہ سب کچھ مجھے بتا رہی ہو کہ تم میری مجبوری ہو۔"

"تم پریشان ہو۔"

"نہیں میں ایک سخت مہم کا گھر رہا ہوں۔" قیصر نے کہا پھر اسے ایک سمت گھسیٹ لیا اب وہ ایک بڑی چٹان کی آڑ میں تھے۔ ایسا لگا روشنیوں کے دائرے اوپر بکھر رہے تھے۔ غالباً وہ اسے تلاش کر رہے تھے۔

"اور وہ لوگ کہیں نیچے نہ اتر آئیں۔"

"میرا خیال ایسا نہیں ہے۔"

پھر تھوڑی دیر بعد جب فریدہ نے اسے بتایا کہ قیصر بھی ہوٹل پر نہیں ہے تو وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

"میرے خیال میں ہمیں چلنا چاہیے۔" فریدہ نے کہا۔

"ہاں آؤ۔" پھر وہ دونوں ہی باہر آ گئے۔ قصبہ میں ایک ہلچل سی مچی ہوئی تھی پھر وہ ہجیر کے ساتھ اسی سمت بڑھنے لگے جدھر سے گولیاں چلنے کی آواز آ رہی تھی۔ ابھی وہ زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ شیر کی دھاڑ سے سارا قصبہ کانپ گیا۔ شیر کی دھاڑ گھاٹی کی طرف سے آئی تھی پھر وہ لوگ

Downloaded from https://paksociety.com

سنبھلنے بھی نہیں پائے تھے کہ سارا قصبہ انسانی چیخوں سے گونجنے لگا اور لوگ ٹھٹک گئے۔

''اوہ یہ سادھو اور شالو کی چیخیں ہیں۔'' کئی خوفزدہ آوازیں سنائی دیں پھر آگے بڑھتے لوگوں کے قدم رکے ہی نہیں بلکہ وہ جدھر سینگ سمائے کے مصداق بھاگنے لگے۔ عرفان اور فریدہ بھی ٹھٹک گئے۔ پولیس کی گاڑیوں کے سائرن اب بند ہو گئے تھے اور سارے قصبے پر ایک خوفناک وحشت چھا گئی تھی۔ گولیوں کی آوازیں بھی بند ہو گئی تھیں۔

''اب۔''

''آؤ اب آگے چلیں۔'' عرفان نے کہا

''ب...... باس'' رشید لی آواز نے انھیں چونکا دیا

''ہم تو تمہیں سوتا چھوڑ آئے تھے۔''

''اتنی بڑی حویلی میں تنہا م مر جاتا جناب ''

''گدھے ہو۔''

''جج...... جی ہاں۔''

''کیا جی ہاں؟''

''گدھا ہوں جناب۔''

''آؤ ہم گھاٹی کی طرف چل رہے ہیں۔''

''خدارا مت جایئے۔''

''کیوں؟'' عرفان نے اسے گھورا۔

''ادھر موت ہے جناب۔''

''خاموشی سے آگے بڑھتے چلو ورنہ......''

''وہ موت تو بعد میں آئے گی میں تمہیں پہلے ہی گولی مار دوں گا۔''

''بپ...... باپ رے۔'' اس نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور ان کے آگے آگے چلنے لگا اب ان خوفناک چیخوں کی آواز آنا بند ہو گئی تھی اور بھاگتے ہوئے لوگوں کے قدم رک گئے تھے اور وہ

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

ٹولیاں بنا کر واپس موقع واردات کی جانب بڑھنے لگے تھے۔

وہاں کافی بھیڑ جمع ہو چکی تھی اور پولیس والے بھیڑ پر قابو پانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن انھیں اپنی اس کوشش میں کامیابی نہیں مل رہی تھی۔

''وہ دیکھو۔'' فریدہ نے ایک طرف اشارہ کیا جہاں بالی اور روزی کھڑی تھیں۔ وہ دونوں اس جانب بڑھتے چلے گئے۔

''اوہ انسپکٹر تم؟'' بالی چونکی۔

''ہاں۔ قیصر کہاں ہے؟''

''معلوم نہیں۔''

''وہ کس چکر میں ہے۔''

''اور تم بھی اسی چکر میں ہو۔''

''ہاں۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اس کی زندگی کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔''

''وہ کوئی لقمہ تر نہیں ہے۔'' روزی نے کہا

''تم سب احمق ہو کیس کی نوعیت کو سمجھ کر بات کرنی چاہیئے۔''

''تو نوعیت آپ ہی سمجھا دیجیئے نا۔''

''اوہو میں کہتا ہوں......''

''آپ کچھ کہہ رہے ہیں۔'' رانا نے برا سا منہ بنایا پھر اس وقت تو سب کے منہ حیرت و خوف سے کھلے رہ گئے جب پولیس کی سرچ لائٹ کی روشنی میں انھوں نے سامنے کے نشیب میں دس لاشیں دیکھیں جنکی گردنوں سے خون رس رہا تھا اور ان کی رنگت گہری نیلی ہوتی جا رہی تھی۔ ان سب کے چہروں پر گہرے درد و کرب کے تاثرات تھے۔

''اوہ قیصر۔''

''نہیں یہ کام اس کا نہیں ہو سکتا۔''

''پھر روحوں کا ہو گا۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''پہلے ان کی شناخت تو ہونے دو۔'' عرفان نے کہا

''ہشت! کیا تم نے ان کے چہرے نہیں دیکھے۔'' بالی نے کہا

''وہ بڑی تیزی سے پھول رہے ہیں۔''

''مجھے ایک شبہ ہے۔'' بالی نے کہا

''وہ کیا؟''

''یہ سوجن اترے گی نہیں۔''

''کیا مطلب؟''

''ان کے پھولتے ہوئے چہرے پھٹ جائیں گے۔''

''اگر ایسا ہوا تو پھر تو یہ بدروحوں کا کام ہے۔'' عرفان نے سنجیدگی سے کہا اور آگے بڑھنے لگا دراصل اس نے سنگھ کو دیکھ لیا تھا اور وہ اس کے قریب پہنچ کر اس سے رمیش کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔

''ہیلو مسٹر سنگھ یہ سب کیا ہے؟''

''اب ہمیں نئے سرے سے سوچنا ہوگا مسٹر عرفان۔''

''رمیش کا کچھ پتہ ہے کیا؟''

''کیا مطلب؟''

''وہ حویلی میں بھی نہیں تھا اور اب یہاں بھی نظر نہیں آرہا ہے۔'' عرفان نے کہا

''کہیں وہ بھی کسی بدروح......''

''نہیں نہیں یہ لاشیں ... نہیں یہ کام کسی انسان کا نہیں ہو سکتا۔''

سنگھ نے کہا پھر اس سے پیشتر کہ عرفان اس کی بات کا کوئی جواب دیتا ایک ایسی ہی آواز سنائی دی جیسے کوئی معمولی قسم کا پٹاخہ چھوڑا گیا ہو پھر اس کے ساتھ ہی کئی چیخیں گونجیں پھر وہاں ایک بھگدڑ سی مچ گئی۔ سب نے ایک لاش کا چہرہ کسی پٹاخے کی طرح پھٹتے ہوئے دیکھا تھا۔ لوگوں کی یہ بھگدڑ ایسی تھی کہ کسی کو کسی کا ہوش نہیں رہا پھر یکے بعد دیگرے نو پٹاخے چھوٹنے کی

Downloaded from https://paksociety.com

آواز سنائی دی۔ اور سب ہی لاشوں کے چہرے پھٹ گئے۔ کئی کانسٹیبل بھی گھبرا کر بھاگے لیکن خود ایس پی کی للکار پر ان کے قدم رک گئے۔

''اوہ کیسی ہیبتناک موت ہے؟'' عرفان نے کہا

''ہاں۔'' سنگھ نے مختصر سا جواب دیا شاید ان خوفناک قسم کی اموات نے اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی سلب کر لی تھی۔

''میں نے آج تک خوفناک موت کبھی نہیں دیکھی تھی۔'' عرفان نے کہا پھر فریدہ اور سنگھ کے ساتھ اسی جانب بڑھ گیا جدھر قیصر کی پوری پارٹی موجود تھی۔ وہ سب ہی بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔

''آخر قیصر کا کیا ہوا؟''

''وہ یا تو دشمن کے تعاقب میں لگ گیا ہے یا...... یا پھر......؟'' روزی نے جملہ نامکمل ہی چھوڑ دیا۔

''نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔'' بالی نے کہا اس کا لہجہ وفور جذبات سے بری طرح سے کانپ رہا تھا۔

''آخر مسٹر قیصر جا کہاں سکتے ہیں؟'' سنگھ نے پوچھا

''آپ نہیں جانتے مسٹر سنگھ اس کے جسم میں کسی شیطان کی روح ہے۔''

عرفان نے سنجیدگی سے کہا اور پھر وہ لوگ بھی لوٹ گئے۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''آخر رمیش کہاں گیا؟'' سنگھ نے کہا

''رمیش کون؟'' روزی چونکی

''میرا دوست ہے لیکن......''

''لیکن کیا؟''

''وہ غائب ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''مجھے اس پر شبہ ہے۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

"اوہ تب تو تمہیں پولیس سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے انسپکٹر۔" روزی نے کہا۔

"سوچ تو میں بھی یہی رہا ہوں لیکن میں اسے ایک بار حویلی میں تلاش کرنا چاہتا ہوں ویسے تم لوگوں کا کیا پروگرام ہے۔"

"ہوٹل ویلی۔" بالی کا لہجہ معنی خیز تھا۔

"کیا مطلب؟"

"میں ایک بار مینجر کو چیک کرنا چاہتی ہوں۔"

"ویلی کے مینجر کو؟" روزی چونکی۔

"ہاں وہ ہمیں خوفزدہ کر رہا ہے۔"

"وہ بہت ڈرپوک قسم کا آدمی ہے پھر اسی کے ہوٹل میں ٹھہرنے والے مسافروں میں سے تین آدمی غائب ہو چکے ہیں لہٰذا وہ گھاٹی کی روحوں پر بہت زیادہ اعتقاد رکھتا ہے۔" سنگھ نے اس کے متعلق انہیں بتایا۔

"یہ ایک فراڈ بھی ہو سکتا ہے مسٹر سنگھ۔"

"وہ کیسے؟"

"کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ان کے اپنے ہی آدمی ہوں آخر کسی دوسرے ہوٹل میں ٹھہرنے والوں کے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوا ہوٹل ویلی میں ہی ایسی کیا اہم بات تھی کہ انہیں ہی خوفناک خواب دکھائی دیئے اور پھر بعد میں وہی لوگ غائب بھی ہو گئے۔" بالی نے دلیل دی۔

"اوہ یہ بہت ممکن ہے۔"

"اسی لیئے میں اسے چیک کرنا چاہتی ہوں۔" بالی نے گہری سنجیدگی سے کہا اور وہ سب گردن ہلا کر رہ گئے۔

ہوٹل ویلی کا مینجر اپنے کمرے میں تنہا تھا۔

وہ ٹرانسمیٹر سیٹ پر اپنے نامعلوم باس سے رابطہ قائم کرنے کی کئی بار کوشش کر چکا تھا لیکن ابھی تک اسے کامیابی نہیں ہوئی تھی وہ کافی گھبرایا ہوا لگ رہا تھا اس نے ایک بار پھر کوشش کی لیکن

Downloaded from https://paksociety.com

جب یہ کوشش بھی رائیگاں جاتی محسوس ہوئی تو وہ بری طرح سے جھلا گیا۔ پھر وہ فون پر کسی کے نمبر ڈائیل کرنے لگا لیکن دوسری جانب سے کسی نے رسیور نہیں اٹھایا۔ اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی تھی اور رنگت زرد ہو گئی تھی۔

اس نے دروازہ کھول کر اپنا ریوالور نکالا اسے لوڈ کیا اور سرعت سے دروازہ کی جانب بڑھ گیا اس نے باہر گولیاں چلنے کی آواز سنی تھی لیکن وہ اپنے نامعلوم باس کی ہدایت کے مطابق وہاں سے باہر نہیں نکلا تھا۔

باہر ہی اسے ویٹر نمبر سات مل گیا وہ بری طرح سے گھبرایا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے نمبر سات؟"

"جناب اب اس قصبے میں رہنا دھرم نہیں رہا۔"

"کیوں کیا ہوا؟"

"یہاں بد روحیں تباہیاں نازل کر رہی ہیں آپ نے مرنے والوں کے چہرے پھٹتے ہوئے نہیں دیکھے جناب، میری تو روح تک لرز گئی ہے اپا ہا نئے بوان رہتے ہوں گے۔" اس نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب کہاں ہوا؟"

"وہاں جناب جہاں سے گھاٹی کا تھوڑا فاصلہ ہے یعنی روحیں اب قصبے میں بھی داخل ہونے لگی ہیں جناب میرا تو حساب کر دیجیے میں کسی دوسرے شہر میں جاؤں گا اور میں تو آپ کو بھی مشورہ دوں گا کہ آپ بھی اس ہوٹل کو چھوڑ دیجیے۔ کم بخت گھاٹی سے بالکل ساتھ لگتا ہے۔"

"میں روحوں سے نہیں ڈرتا سمجھے۔"

"آپ مالک ہیں جناب لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہاں بد روحیں……"

"اونہہ میں آگے پریشان ہوں میرا سر مت کھاؤ۔" وہ جھلایا

"روحوں سے۔"

"بکومت، جاؤ یہاں سے، اپنا حساب صبح کر لینا۔"

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''بہتر ہے جناب۔'' اس نے کہا اور ایک جانب کو کھسک گیا۔

''الو کا پٹھا روحوں سے ڈرتا ہے۔''

''کیا آپ خوفزدہ نہیں ہیں مینجر؟'' بالی کی آواز نے اسے چونکا دیا

''مم...... میں......'' وہ بوکھلا گیا

''ہاں آپ مسٹر مینجر۔''

''ہاں میں بھی خوفزدہ......

''تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم اس سازش کے ایک ممبر ہو۔'' بالی غرائی اور وہ اچھل پڑا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے ریوالور نکال لیا۔

''خبردار جو کسی نے میری طرف بڑھنے کی کوشش کی۔ تم...... تم مس بالی تم میرے متعلق بہت کچھ جان گئی ہو۔ مجھے پہلے تمہیں ہی ختم کرنا ہوگا۔ اس نے خوفناک لہجے میں کہا۔

''اور میرے باقی دوستو۔ تم بھی دو چار لمبے لمبے سانس لے لو کیوں کہ اب میں تم میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔'' اس نے کہا اور بالی پر گولی داغ دی لیکن بالی اچھل کر ایک جانب ہٹ گئی پھر دوسرے ہی لمحے انھوں نے مینجر کی دلدوز چیخ سنی جو کسی کٹے ہوئے درخت کی طرح اب فرش پر ڈھیر ہو گیا تھا۔ سنگھ کی گولی نے اس کا سینہ ہی توڑ دیا تھا

''مسٹر سنگھ ہم سب آپ کے شکر گذار ہیں۔''

''نہیں وہ میرے لئے بھی اتنا ہی خطرہ تھا جتنا آپ کے لئے تھا۔ آپ کے ساتھ ساتھ وہ مجھے بھی ختم کر ڈالتا۔'' اس نے پرجوش لہجے میں کہا

''بہرصورت آپ نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر ہمیں بچایا ہے۔'' بالی نے کہا اور پھر فون کی جانب بڑھ گئی۔ دوسرے ہی لمحے وہ کوتوالی کے نمبر ڈائیل کر رہی تھی۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

www.pakistanipoint.com

وہ نیچے اترتے چلے گئے۔

”آخر یہ سفر ختم کہاں ہو گا۔“

”روحوں کے گھر میں۔“

Downloaded from https://paksociety.com

''اونہہ زیادہ بہادری بھی خطرناک ہوتی ہے۔''

''تم سے زیادہ نہیں ہوگی۔''

''ہٹ۔''

''ہائے پھر نہ کہنا ہٹ ورنہ دو چار ہزار بار قربان ہو جاؤں گا۔'' قیصر نے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور وہ ہنسنے لگی لیکن دوسرے ہی لمحے اس کی ہنسی میں بریک لگ گئے۔ قیصر بھی سنجیدہ ہو گیا تھا۔ انھوں نے کہیں قریب ہی شیر کی دھاڑ سنی تھی پر انھیں ایسا ہی محسوس ہوا۔ جیسے شیر ان کے قریب سے ہی بھاگتا نکل گیا ہو۔

''اوہ میرا کہا مانو۔''

''شش۔'' قیصر نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور وہ اس سے چمٹ گئی۔ شیر کے بھاگتے قدموں کی آواز بتدریج دور ہوتی چلی گئی۔ قیصر کی پیشانی پر بے پناہ سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔ چند لمحوں تک وہ خلا میں گھورتا رہا پھر وہ پتھریلی زمین پر جھک کر کچھ ٹٹو لنے لگا اور اپنے ارد گرد کی زمین پر ایسے ہی انداز میں ہاتھ چلا رہا تھا۔ جیسے کوئی اندھا ہو اچانک ایک جگہ اس کا ہاتھ رک گیا اس کے ہاتھ میں ایک رسی آ گئی تھی جو کہ شاید اندر زمین تک چلی گئی تھی۔

''وہ پرجوش لہجے میں بولا۔''

''کیا ہوا؟''

''شادی کے بعد ہوگا۔''

''ہشت' یہ کیا بدتمیزی ہے؟''

''ڈارلنگ اس وقت میرے ہاتھ میں ایک بہت بڑا راز ہے۔''

''وہ کیا؟''

''بدروحوں کے بال میرے ہاتھ میں ہیں۔''

''فضول باتیں مت کرو۔''

''لیکن یہ حقیقت ہے ڈارلنگ خیر آؤ اب چلیں۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''کہاں؟''

''واپس''

''اوہ شکر ہے کہ آج تم......''

''نہیں ڈارلنگ آج جمعرات ہے۔'' اس نے معنی خیز لہجے میں کہا اور اوپر کی جانب چڑھنے

وہ جلد ہی ہانپنے لگی۔

''میں تھک گئی ہوں۔''

''آؤ تم میرے کندھے پر آ جاؤ۔''

''اونہہ''

''کیوں؟''

''لوگ کیا کہیں گے؟''

''یہاں لوگ نہیں ڈارلنگ یہاں روحیں رہتی ہیں۔'' اس نے کہا اور وہ خوفزدہ ہو گئی۔

''اب تم روحوں کا ذکر نہیں کرو گے۔''

''بالکل نہیں کروں گا۔'' اس نے سعادتمندانہ لہجے میں کہا اور وہ بے اختیار ہنس پڑی وہ اب

اوپر آ گئے تھے۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''یہاں ان کی تلاش فضول ہی ہو گی۔'' ایک سرگوشی نے اسے چونکا دیا۔
قیصر نے لزی کو اپنی جانب کھینچا اور ایک چٹان کی آڑ میں آ گیا۔

''وہ ہماری تلاش کر رہے ہیں۔''

''کون؟''

''روحیں۔''

''نہیں۔'' وہ خوفزدہ لہجے میں بولی۔

''تم احمق ہو کیا تم اب بھی انھیں روحیں سمجھتے ہو۔''

''پھر یہ سب کیا ہے؟''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''ایک جال۔''

''لیکن۔''

''خاموش رہو۔'' اس نے سرگوشی کی پھر انھوں نے کئی سائے اپنے سے کچھ فاصلے پر دیکھے جو ٹارچیں روشن کیے ہوئے تھے۔

''آخر کم بخت گیا کہاں؟''

''گھاٹی میں کہیں بھٹک گیا ہوگا۔''

''باس کی اطلاع کے مطابق بہت خطرناک انسان ہے۔''

''زمیندار کا لڑکا رمیش ہی اپنا باس ہے۔''

''ہاں لیکن اب وہ قتل کے بعد فرار ہو گیا ہے۔''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اس کے پاس اب بھی بے انتہا دولت ہے۔'' پہلے نے کہا اور وہ سب ہنسنے لگے۔

''لیکن اوپر ملنے والی لاشیں......''

''اس تذکرے کو چھوڑ ہی دو' مجھے تو ان کے تصور سے لرزہ چڑھ رہا ہے۔''

''باس نے ان لوگوں کے پہچانے جانے کے ڈر سے انھیں اس طرح ختم کیا ہے۔'' پہلے نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''شاید۔'' دوسری آواز سنائی دی پھر وہ ٹارچ کی روشنی کے ہالے گھماتے ہوئے ان کے قریب سے گزرتے چلے گئے۔

قیصر نے لزی کو سہارا دیا پھر تیزی سے اوپر کی جانب چڑھنے لگا۔ اس کا ذہن اس وقت ان خوفناک لاشوں میں الجھا ہوا تھا جس کا تذکرہ وہ لوگ کر رہے تھے۔ لزی بری طرح سے خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''انسپکٹر خان اٹینڈنگ۔''

''میں ہوٹل ویلی سے بول رہی ہوں۔ یہاں ہوٹل کے مینجر کی لاش موجود ہے۔'' اس نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

''کیا کہا؟'' ''مینجر کی لاش۔'' ''اور قاتل۔''

''وہ بھی یہیں ہے۔''

''اسے کیسے قتل کیا گیا ہے؟''

''گولی مار کر۔''

''لعنت ہے۔'' اس نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا

''کس پر۔''

''پولیس کی نوکری پر۔'' اس نے جھلاتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا بالی نے مسکرا کر ریسیور رکھ دیا

''بے چارہ پریشان معلوم ہوتا ہے۔''

''ان روحوں کے افسانے نے تو یہاں سب کو پریشان کر دیا ہے۔''

سنگھ نے سنجیدگی سے کہا پھر وہ سب سے آگے آنے والے شخص کی جانب بڑھ گئی۔

''غالباً آپ انسپکٹر خان ہیں۔''

''اور آپ مس بالی۔''

''قاتل کہاں ہے؟''

''آپ کے سامنے ہے انسپکٹر۔'' سنگھ نے کہا

''آپ...... آپ مذاق کر رہے ہیں کنور صاحب۔''

''نہیں اتنے لوگوں کے سامنے میں نے اسے گولی ماری تھی۔''

اور اگر مسٹر سنگھ ایسا نہ کرتے تو آپ کو یہاں لاش تو کوئی نہ ملتی لیکن کئی زندگیاں ختم ہو جاتیں۔'' بالی نے کہا

''میں سمجھا نہیں۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''یہ گھاٹی کے مجرموں سے ملا ہوا تھا۔ ہم اس کی اصلیت جان گئے تھے جب ہم نے اسے پولیس کی دھمکی دی تو اس نے ریوالور نکال لیا۔''

''اور مس بالی پر فائر بھی کر دیا۔''

''اوہ ویسے تو کم بخت بڑا ڈرپوک لگتا تھا۔''

''دوہری شخصیت کے لوگ ہوتے ہی خطرناک ہیں۔'' نگہ نے کہا

''کیا مطلب؟''

''ابھی ایک دوسرا سنسنی خیز انکشاف ہوگا۔'' عرفان بولا

''وہ کیا؟''

''مسٹر رمیش کے بارے میں۔''

''میں سمجھا نہیں۔''

''وہ ان کا سرغنہ ہے۔'' عرفان نے کہا

''کیا؟'' انسپکٹر خان گڑبڑا گیا۔

''تصدیق تو آپ کو ہی کرنی ہوگی ویسے وہ غائب ہے۔''

''مسٹر قیصر کے متعلق بھی انسپکٹر کو بتا دینا چاہیئے۔''

''مسٹر قیصر۔'' انسپکٹر پھر چونکا اور وہ اسے قیصر کے متعلق بتانے لگے وہ ان کی باتیں حیرت سے سنتا رہا پھر بولا۔

''حیرت ہے کہ قیصر جیسا باصلاحیت انسان بھی یہاں موجود ہے۔''

''فی الحال تو غائب ہے۔''

''میرے خیال میں وہ رمیش کے تعاقب میں ہوں گے۔'' انسپکٹر نے کہا

''ہو سکتا ہے۔'' عرفان بولا۔ پھر انسپکٹر اپنے آدمیوں کو ہدایت دینے لگا اور وہ لاش کی تصاویر لینے لگے۔

''میں ایک بار مسٹر قیصر کا کمرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔'' اس نے سنجیدگی سے کہا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''آ یئے۔'' بالی نے کہا اور وہ سب ہی قیصر کے کمرے کی جانب بڑھ گئے

پھر بالی نے جیسے ہی دروازے پر ہاتھ رکھا وہ چونک پڑی۔ دروازہ اندر سے بولٹ تھا۔ انسپکٹر خان نے اسے گھور کر دیکھا اور وہ بوکھلا گئی لیکن وہ جلد ہی سنبھل گئی۔ دوسرے ہی لمحے اس نے دروازے پر دستک دی۔ اندر بڑبراہٹ سنائی دی پھر قدموں کی چاپ جو کہ دروازے کے قریب آ کر رک گئی۔ پھر بولٹ گرایا گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور سامنے کھڑے قیصر پر نگاہ پڑتے ہی وہ سب ہی چونک کر پیچھے ہٹ گئے۔

''ہائیں یعنی تم لوگ مجھے کوئی بدروح سمجھ رہے ہو۔''

''بکو مت تم یہاں کب آئے؟''

''آج شاید تیسرا روز ہے۔''

''نان سینس۔'' بالی غرائی

''آخر یہ ہنگامہ کیا ہے؟''

''تم کہاں گئے تھے؟''

''نو بجے کے بعد سے میں یہیں سو رہا ہوں۔ آپ لوگ میری بات کا یقین کیوں نہیں کرتے۔ ہاں میں اس وقت کوئی بہت ہی بھیانک خواب دیکھ رہا تھا۔'' اس نے چونکتے ہوئے کہا اور روزی اس کے چہرے کو بغور دیکھنے لگی لیکن اس کا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے عاری دکھائی دے رہا تھا۔

''تب تو ایک ہی بات ہو سکتی ہے۔'' روزی نے کہا

''وہ کیا؟''

''تمہیں بھی اغوا کیا گیا ہوگا۔''

''ہائیں یعنی کہ میں بھی کوئی وہ ہوں یعنی کہ سترہ سال کی لڑکی۔'' اس نے شرماتے ہوئے کہا اور انسپکٹر اسے الجھن زدہ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

''مسٹر قیصر آج رات قصبے میں کئی لاشیں ملی ہیں۔''

Downloaded from https://paksociety.com

’’اوہ نہیں یہ سب کچھ ہو گیا اور میں سوتا ہی رہ گیا۔‘‘

’’ایک لاش یہاں بھی موجود ہے۔‘‘

’’کیا؟‘‘ وہ اچھل پڑا۔

’’ہوٹل کے منیجر کی۔‘‘

’’لل...... لیکن وہ تو بہت شریف آدمی تھا۔‘‘

’’واقعی لیکن ہم سب کو قتل کر ڈیتا۔‘‘ بالی نے منہ بناتے ہوئے کہا

’’اوہ نہیں۔‘‘

’’یعنی میں جھوٹ بول رہی ہوں۔‘‘

’’اور مسٹر میش کہاں ہیں؟‘‘

’’وہ بھی غائب ہے۔‘‘

’’گھاٹی کی سب سے خطرناک روح وہی ہے۔‘‘

’’یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟‘‘

’’اس سے میرا ٹکراؤ ہوا تھا۔ اس نے اس کے ساتھیوں نے مجھے زخمی کر دیا تھا لیکن میں گھاٹی میں اتر گیا۔‘‘ اس نے سنجیدگی سے کہا

’’اور وہ لاشیں جو گھاٹی کے اوپر ملی تھیں۔‘‘

’’اسی کے آدمیوں کی ہیں۔‘‘

’’یعنی انھیں آپ نے

’’نہیں اس نے انھیں خود ہی کسی خوفناک حربے سے ختم کیا ہے تا کہ وہ آپ کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔‘‘ قیصر نے کہا

’’تعجب ہے۔‘‘

’’کیا پولیس گھاٹی میں اترنے کی کوشش کرے گی؟‘‘

’’یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔‘‘

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''تو پہلے آپ ہوٹل اور مسٹر رمیش کی حویلی کی تلاشی ہی لے ڈالئے۔''

''اس سے کیا فائدہ ہوگا۔''

''کروڑوں روپے کی مالیت کے جعلی نوٹ ملیں گے مسٹر انسپکٹر۔'' قیصر نے طنزیہ لہجے میں کہا اور وہ اچھل پڑا۔

''اگر ایسا ہو گیا جناب قیصر صاحب تو میری ترقی ہو جائے گی۔'' وہ وفور جذبات سے قیصر کے ہاتھ دباتے ہوئے بولا۔

''ہو گیا نہیں انسپکٹر خان ہو گا تم اپنا کام شروع کرو۔'' قیصر نے کہا اور فون پر ایس پی کے نمبر ڈائیل کرنے لگا۔

دوسری صبح بڑی سنسنی خیز تھی۔

سارے قصبے میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ ہوٹل ویلی اور وہاں کے رئیس اعظم رمیش چندر گپتا کے یہاں سے پولیس نے چھاپے مار کر کروڑوں روپے کی مالیت کی جعلی کرنسی برآمد کی ہے۔ یہ کارنامہ انسپکٹر خان کا بتایا گیا تھا اور اسکی تعریف میں پولیس اور عوام زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے۔ رمیش کے متعلق بھی یہی کہا گیا تھا کہ گھاٹی میں اسی نے خوف و ہراس پھیلا رکھا تھا اور روح نام کی کوئی چیز وہاں نہیں ہے۔ یہ سب اسی کا پھیلایا ہوا کھڑاک تھا۔ ایس پی کی کوٹھی پر ایک اہم میٹنگ بلائی گئی تھی اور کچھ اہم صلاح مشورے کئے جا رہے تھے۔

''آپ کا کیا خیال ہے مسٹر قیصر۔'' ایس پی نے پوچھا۔

''ہمیں گھاٹی میں خاموشی سے اترنا ہو گا۔ قیصر نے جواب دیا

''لیکن آپ یہ بھول رہے ہیں کہ وہ اب چوکنا ہے۔''

''اور اگر ہم زیادہ پولیس کے ساتھ اترے تو وہ ہم سب کو ختم کر دے گا میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس نے پتھریلی چٹانوں میں تاروں کا ایک جال بچھایا ہوا ہے اور انھیں سے اس نے لاؤڈ اسپیکر فٹ کئے ہوئے ہیں جن سے سادھو اور شالو کی چیخیں نشر کی جاتی ہیں اور شیر کی دھاڑ سنائی دیتی ہے۔''

Downloaded from https://paksociety.com

''اوہ بڑی منظّم سازش تھی۔''

''اور مجھے یقین ہے کہ ان تاروں کے سلسلے کے ساتھ ڈائینا مائیٹ بھی فٹ کئے ہوں گے تا کہ وقت ضرورت وہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمیوں کو ختم کر سکے۔'' قیصر نے معنی خیز لہجے میں کہا

''میں مسٹر قیصر کے نظریئے سے اتفاق کرتا ہوں۔'' سنگھ نے کہا

''تو یعنی آپ لوگ بہت کم تعداد میں نیچے اترنا چاہتے ہیں۔''

''ہاں۔'' قیصر نے کہا

''ایک بار پھر سوچ لیجئے۔''

''سوچ لیا ہے آپ مجرم کی نفسیات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ وہ ہمیں زندہ گرفتار کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ خود اس وقت احساس کمتری کا شکار ہے اور اس لئے وہ ہم سب کو احساس کمتری میں مبتلا کر کے بازی جیتنے کی کوشش کرے گا۔'' قیصر نے سنجیدگی سے کہا

''تو یہ ہے ایک خطرناک قدم۔''

''اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں ہوگا۔''

''او کے جیسے آپ کی مرضی۔ آپ کو جو بھی ہدایات چاہئے ملے گی وہ انسپکٹر خان دیں گے۔'' ایس پی نے سنجیدگی سے کہا

''شکریہ۔'' قیصر نے کہا پھر میٹنگ برخاست ہوگئی اور وہ سب وہاں سے کوتوالی کے لئے روانہ ہو گئے۔

''مسٹر سنگھ۔'' قیصر نے کہا

''فرمائیے۔''

''میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ مجھے کچھ لوگوں نے بتایا ہے کہ آپ اکثر اس گھاٹی میں شکار کھیلنے جاتے ہیں اگر آپ ہمارے ساتھ رہے تو ہمیں راستے سمجھنے میں بہت آسانی ہوگی۔''

''مجھے آپ جیسے عظیم انسان کے ساتھ کام کر کے یقیناً خوشی ہوگی۔ میں خود آپ سے یہی کہنا

Downloaded from https://paksociety.com

چاہتا تھا لیکن میری ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔

''ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ تو آپ ہمارے ساتھ چل رہے ہیں۔''

''جی ہاں۔''

''گڈ اور مسٹر شنگا رو تم......''

''غوں غوں۔'' اس نے دانت نکالے اور سب ہی ہنسنے لگے پھر پولیس وین کوئی پندرہ منٹ بعد کوتوالی میں پہنچ گئی اور وہ سب اتر گئے

''یہ قیصر ہم سب کو مروائے گا۔'' اشرف نے رانا سے کہا

''وہ کیسے؟''

''آخر پولیس فورس لے کر چلنے میں کیا حرج ہے۔''

''تم احمق ہو۔ اس کا خیال ٹھیک ہے اس طرح ہم سب مار دیئے جائیں گے۔'' رانا نے سنجیدگی سے کہا

''اس کل کے لونڈے نے سب کو بیوقوف بنا دیا ہے۔'' اشرف غرایا

''کک...... کیا ہوا اشرف بھائی۔'' قیصر نے بوکھلاتے ہوئے پوچھا۔ غالباً اس نے اشرف کا آخری جملہ سن لیا تھا۔

''مجھ سے بات مت کرو۔''

''کیا ناراض ہو ڈارلنگ؟''

''شٹ اپ۔''

''بس اس مہینے معاف کر دو اگلے ماہ کی تنخواہ میں تمہیں نئی ساڑھی اور چوڑیاں ضرور لا دوں گا۔'' اس نے ایسے ہی انداز میں کہا جیسے ایک کم تنخواہ پانے والا کلرک بیوی کو منانے کی کوشش کر رہا ہو اور سب ہنسنے لگے۔ اشرف ایک ایک کو پھاڑ کھانے والی نگاہوں سے گھورنے لگا۔

''آیئے چائے کا ایک دور ہو جائے۔'' انسپکٹر نے کہا

''ضرور۔'' قیصر نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر سب آفس روم میں آ گئے۔ خان نے چائے کے

Downloaded from https://paksociety.com

لئے کہا پھر وہ رمیش کے متعلق باتیں کرنے لگے۔

''بہت خطرناک آدمی نکلا۔'' عرفان نے کہا

''میں تو اسے آٹھ برس پہلے ہی پہچان گیا تھا جناب۔ پھر اگر اس نے آپ کو نہ بلایا ہوتا تو ہم ادھر کا رخ بھی نہ کرتے۔''

''یہ تو ہے ہی۔''

''اور گھاٹی کی روحیں؟'' لیکن قیصر کا جملہ نامکمل ہی رہ گیا۔ کوتوالی میں ایک بہت ہی زوردار قسم کا دھماکہ ہوا تھا پھر انھوں نے اس کمرے کی ایک دیوار گرتے دیکھی جس میں وہ خود بیٹھے تھے۔

''بھاگو۔'' قیصر پوری قوت سے چیخا اور وہ سب بھاگتے چلے گئے اسی وقت ایک دوسرا دھماکہ ہوا اور آفس روم ایک دھڑاکے کے ساتھ اڑ گیا۔ وہ اپنی حیرت اور خوف سے پر آنکھوں سے فضا میں چکرا کر گرتے ہوئے ملبے کو دیکھ رہے تھے۔

قیصر اپنے کمرے میں تھا۔ یہ طے پایا تھا کہ وہ سب دن ڈھلنے کے بعد گھاٹی میں اتریں گے۔

عرفان سگریٹ کے کش لے رہا تھا اور رشید اس کے سامنے مودب کھڑا تھا

''ایک بات کہنا چاہتا ہوں جناب۔'' رشید نے کہا

''کہو۔'' عرفان نے اسے گھورا

''آ...... آپ مجھے ساتھ نہ لے جائیں۔''

''کیوں؟'' کیا تم حرام کی تنخواہ لیتے ہو؟''

''مم...... میرا یہ مطلب نہیں تھا۔''

''پھر کیا تھا؟''

''مم...... میرا سایہ منحوس ہے جناب۔''

''آہا تب تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ بدروحیں منحوس سائے سے خوفزدہ ہوتی ہیں۔'' قیصر نے چہکتے ہوئے کہا اور وہ بوکھلا گیا۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''کک...... قیصر صاحب۔''

''فکر مت کر پیارے ہم سب ساتھ ہی مریں گے۔''

''لل...... لیکن ممی ڈیڈی......''

''فکر مت کر وہ دوسرا رشید پیدا کر لیں گے۔''

''جج...... جناب۔''

گئے تیل لینے۔'' قیصر نے غراتے ہوئے کہا اور وہ سہم گیا۔

''ان لاشوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔'' عرفان نے اسے چونکا دیا

''کونسی انسپکٹر؟''

''وہی جن کے چہرے پھٹے تھے۔''

''میں خود چکر میں ہوں۔''

''کہیں سچ مچ یہ بدروحوں کا چکر ہی نہ ہو۔''

''اور رمیش؟''

''ہو سکتا ہے اسے بھی روحوں نے ہی غائب کیا ہو۔''

''ارے باپ رے۔'' قیصر بوکھلا گیا۔

''کیوں؟''

''تب تو واپس چلنا چاہیئے۔''

''بکو مت۔''

''پھر...... پھر کیا کروں جناب مجھے ان کے متعلق کوئی فکر نہیں ہے۔''

''پھر؟''

''اس کا کیا ہوگا جناب جو میرے نام پر گذشتہ سترہ سال سے پل رہی ہے۔'' اس نے سنجیدگی سے کہا اور عرفان ہنسنے لگا۔

''تم واقعی شاندار قسم کے گدھے ہو۔''

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''گدھوں کی قسم نہیں ہوتی جناب نسل ہوتی ہے۔'' قیصر نے سنجیدگی سے کہا اور عرفان اسے پھاڑ کھانے والی نگاہوں سے گھورنے لگا۔

''رمیش سے مجھے ایسی توقع نہیں تھی۔

''کیوں کیا ہوا؟''

''کہ وہ اسقدر خطرناک شخصیت ہے۔''

''لیکن اب تو وہ ثابت ہو چکا ہے۔''

''تمہیں اس پر کب شک ہوا تھا؟''

''ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔''

''کیا مطلب؟''

''ابھی تو ہمیں موت کی کھائی میں اترنا ہے۔''

''میرے خیال میں ہمیں پولیس فورس کے ساتھ جانا چاہیئے۔''

''نہیں اس طرح کئی زندگیاں تباہ ہو جائیں گی اور...... اور شاید جعلی نوٹ چھاپنے کا کام بھی اپنی رفتار سے چلتا رہے۔''

''کیا مطلب؟''

''گھاٹی میں جعلی نوٹ چھاپے جا رہے ہیں۔''

''اوہ تو یہ بات ہے اسی لئے گھاٹی میں اس قدر وحشت پھیلائی گئی ہے کہ کوئی ادھر کا رخ نہ کرے اور مجرم اپنا کام کرتے رہیں۔''

''شاید''

''آخر تم کھل کر بات کیوں نہیں کرتے؟''

''کھوپڑی بھی کھل سکتی ہے انسپکٹر رمیش ایک بہت ہی خطرناک دشمن ہے یہ مت بھولو کہ اس وقت ہماری جان کا دشمن ہو رہا ہے۔ وہ ہمیں ختم کرنے کے درپے ہوگا۔'' قیصر نے سنجیدگی سے کہا۔

''ایان تم......'' پھر عرفان کے منہ سے ایک طویل چیخ نکل گئی۔ قیصر نے اسے ایک جانب

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

بڑے زور سے دھکیل دیا تھا۔ رشید کو اس نے کھینچ کر بڑی میز کے پیچھے لے لیا تھا دو گولیاں ایک ساتھ چلیں گولیاں اوپر روشن دان سے چلائی جا رہی تھیں۔

''انسپکٹر ہوشیاری سے۔'' قیصر نے کہا۔ پھر بجلی کی سرعت سے اس نے اپنے ریوالور سے کمرے میں جل رہے بلب کو نشانہ بنا ڈالا۔ دو گولیاں پھر چلیں لیکن وہ محفوظ ہی رہے۔ قیصر نے ایک لمبی جست کی اور دروازے کے قریب پہنچ گیا اس نے دروازے پر ہاتھ رکھا پھر اسے ایسا ہی محسوس ہوا جیسے اس سے کوئی ٹیک لگائے کھڑا ہے اس کی آنکھوں میں ایک خوفناک چمک دکھائی دی اور اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا اس کے ساتھ ہی کوئی اندر لڑھکتا آ گیا وہ بجلی کی سرعت سے سنبھلا لیکن قیصر اس پر پہلے ہی ٹوٹ پڑا۔ اس کا گھٹنا اس کے پیٹ پر پڑا اور وہ ایک چیخ کے ساتھ الٹ گیا۔

اسی وقت اوپر روشندان سے ایک گولی چلائی گئی اور کمرے میں اس سیاہ پوش کی دلخراش چیخ گونج اٹھی جس کے پیٹ میں قیصر نے گھٹنا مارا تھا۔ گولی نے اس کا سینہ توڑ دیا تھا اب باہر راہداری میں بھاگتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دینے لگی تھی قیصر نے دروازے کی جانب چھلانگ لگائی پھر اچانک اسے ٹھٹک جانا پڑا اوپر سے ایک بڑی دلدوز چیخ سنائی دی پھر گہرا سناٹا چھا گیا۔

''قیصر۔'' باہر سے بالی کی آواز سنائی دی

''زندہ ہوں۔'' اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا

''میری بدقسمتی ہے۔'' بالی نے بھی ویسے ہی لہجے میں جواب دیا

''یہ کیا ہوا تھا؟'' روزی نے پوچھا اس نے ٹارچ روشن کر دی تھی۔

''گولیاں چلی تھیں پھر دو لاشیں آ گئیں۔''

''دو لاشیں؟ لیکن یہاں تو ایک ہی ہے۔''

''ایک اوپر چھت پر ہو گی۔''

''کیا؟'' عرفان نے کہا

Downloaded from https://paksociety.com

''آپ لوگوں کو محتاط رہنا چاہیئے مسٹر قیصر۔'' سنگھ نے کہا

''ہم لوگ بہت سخت جان ہیں مسٹر سنگھ اور مسٹر شنگارو تم کہاں ہو۔''

''اس نے کہا پھر سرعت سے کمرے کے باہر نکلتا چلا گیا۔

''مسٹر شنگارو۔'' قیصر نے کہا پھر کچھ سوچ کر اس حصے کی جانب بڑھتا چلا گیا جدھر تالاب بنا ہوا تھا اس نے وہاں پہنچ کر شنگارو کو آواز دی اور جواب اسے شنگارو کی غوں غوں سنائی دی۔

''اوہ تم یہاں ہو ڈارلنگ اور میں وہاں پریشان تھا اب اگر تم نہا چکے ہو تو واپس آ جاؤ آج کی رات بہت حسین ہے۔'' اس نے رومانی لہجے میں کہا اور شنگارو غوں غوں کا نعرہ لگاتا ہوا اس کے کندھے پر آ رہا۔ اسی وقت اسے اپنی پشت پر قدموں کی آہٹ سنائی دی اور وہ پلٹ گیا اس کے سامنے بالی کھڑی تھی

''کیوں کیا ہوا؟''

''اوپر بھی ایک لاش ملی ہے''

''اور تم سب لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا چہرہ بہت جلدی پھٹ جائے گا۔'' قیصر نے سنجیدگی سے کہا پھر بھیانک انداز میں ہنسنے لگا۔

''اوہ تم...... ہنس رہے ہو؟''

''پھر کیا ملہار گاؤں؟''

''تم پر ابھی قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔'' اس نے حیرت سے کہا

''کب؟ کیا واقعی؟'' قیصر نے حیرت سے پوچھا اور بالی اسے گھور کر رہ گئی۔ وہ اپنی جیب سے چیونگم کا پیکٹ نکالنے لگا تھا۔

رات اپنا آدھا سفر طے کر چکی تھی۔

آج کی رات تھی بھی بھیانک کیونکہ آسمان پر گہرے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے چاروں طرف اس قدر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ سب گھاٹی کے جنوبی حصے سے نیچے اترے تھے حالانکہ یہ طرف سب سے خطرناک تھی لیکن قیصر کے مشورے

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

کے خلاف چلنے کی کسی نے بھی ہمت نہیں کی۔ راستہ بہت ہی خراب تھا اور گہری تاریکی کے باعث وہ کئی بار ٹھوکریں کھا کر گرتے گرتے بچے تھے ان سب کے پاس ٹارچیں تھیں لیکن انھوں نے اسے روشن نہیں کیا اسی لئے انھیں تاریکی میں بڑی ہوشیاری سے آگے بڑھنا پڑ رہا تھا گھاٹی کے بھیانک پن کا احساس ہر گزرتے لمحے کے ساتھ گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ رشید کی حالت سب سے زیادہ غیر تھی اسے اس بات کا پوری طرح یقین ہو گیا تھا کہ وہ سب موت سے ملنے جا رہے ہیں اور واپسی کی کوئی امید نہیں ہے اس کے خیال میں موت اور زندگی میں بہت کم فاصلہ تھا اور اس بات کے احساس نے اس کے جسم سے جیسے جان ہی نکال کر رکھ دی تھی۔

قیصر اور سنگھ دونوں ہی آگے آگے چل رہے تھے سنگھ کے ہاتھوں میں اپنی ٹامی گن تھی اور قیصر کے دونوں ہاتھ اس کی کوٹ کی جیبوں میں تھے اور انگلیاں جیبوں میں پڑے پستولوں کے ٹرائیگرز پر جمی ہوئی تھیں وہ سب ہی خاموشی سے بڑھتے چلے جا رہے تھے. ہاں ان سب کے قدموں کی بازگشت ضرور گونج رہی تھی۔

''مسٹر شنگارو۔'' قیصر نے رومانی لہجے میں کہا

''غوں غوں۔''

''یہ جانور بھی بہت پیارا ہے۔'' سنگھ نے کہا

'جی ہاں اسے میں نے سیارہ چاند سے امپورٹ ایا ہے۔''

''آپ بہت دلچسپ آدمی ہیں مسٹر قیصر۔''

''کچھ گدھے مجھے گدھا سمجھتے ہیں۔'' قیصر نے اپنے ہی ساتھیوں پر طنز کیا لیکن کسی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا سنگھ ہنس کر رہ گیا۔

''جج...... جناب۔'' رشید بوکھلا ہوا بولا

''کیا ہے رشید میاں؟''

''کیا یہ ہنسنے کا وقت ہے؟'' اس نے مرے ہوئے لہجے میں کہا

''کیا ہم سب تمہارے جنازے کے ساتھ ہیں؟'' قیصر نے سنجیدگی سے پوچھا۔ اور کئی لوگ

Downloaded from https://paksociety.com

ہنس پڑے لیکن دوسرے ہی لمحے وہ سب سنجیدہ ہو گئے۔

''جج...... جناب آپ...... آپ۔''

''چھوڑ دیا راس وقت تو کوئی گانا وغیرہ ہو جائے۔''

''میں سمجھ گیا جناب۔'' رشید نے سنجیدگی سے کہا

''کیا سمجھے؟''

''موت کے احساس نے آپ کے ذہن کو الٹ کر رکھ دیا ہے۔ رشید نے دلیل دی اور قیصر بے اختیار ہنس پڑا اور رشید اسے عجیب نگاہوں سے دیکھنے لگا اب ان کی آنکھیں تاریکی میں کچھ کچھ دیکھنے کی عادی ہو چکی تھیں۔

''ایک بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔'' روزی نے شیدلی سے کہا

''وہ کیا؟'' قیصر چونکا۔

''آخر اتنی بڑی گھاٹی میں اپنی منزل کہاں ہے؟''

''بستی نہ سہی جنگل ہی سہی تجھے ڈھونڈ ہی لیں گے کہیں نہ کہیں۔'' قیصر گنگنایا

''کیا مطلب؟''

''کیا تم اپنے خواب کو بھول گئی ہو؟''

''میں سمجھی نہیں۔''

''میرے خیال میں ہماری منزل وہی غار ہے جس میں تم نے وہ ہڈیوں کے متحرک ڈھانچے دیکھے تھے۔'' قیصر نے سنجیدگی سے کہا

''لیکن جناب وہ خواب تھا مسٹر قیصر......'' سنگھ نے کہنا چاہا

''نہیں وہ خواب نہیں تھا مسٹر سنگھ۔

''پھر۔''

''وہ حقیقت ہی تھی مس روزی کو اغوا کیا گیا تھا اور وہ تمام مناظر دکھانے کے بعد اسے واپس ہوٹل پہنچا دیا گیا۔ اس طرح مجرم ہمیں خوفزدہ کر کے ہمیں یہاں سے بھاگنے پر مجبور کرنا چاہتا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

تھا۔'' قیصر نے کہا

''اور پھر وہ میری پیشانی کا زخم۔''

''چمگادڑوں کے پروں پر کوئی ایسی چیز لگائی گئی ہو گی جو جسم پر لگ کر جلن پیدا کرتی ہو اور اس چیز کا رنگ غالباً لال رہا ہو گا جو تمہارے پسینے کے ساتھ مل کر خون بن گیا ہو گا۔'' قیصر نے معنی خیز لہجے میں کہا

''او، آپ کا اندازہ ٹھیک ہی معلوم ہوتا ہے مسٹر قیصر۔'' سنگھ نے کہا

''وہ کیسے؟''

''یہاں ایک بوٹی ملتی ہے جو اگر جسم پر لگ جائے تو جلن کا احساس ہونے لگتا ہے۔ انسان یہی سمجھتا ہے کہ وہ زخمی ہو گیا ہے اور وہ سرخ رنگ بھی چھوڑتی ہے۔''

''اوہ۔'' روزی نے کہا اور کچھ سوچنے لگی۔ پھر وہ سب ہی خاموشی سے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ انھیں اپنے سے کچھ فاصلے پر ہی کسی شیر کی دہاڑ سنائی دی پھر ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی شیر دہاڑتا ہوا ان کے پاس سے بھاگتا چلا گیا ہو۔ پھر سارا جنگل سادھو اور شالو کی روایتی چیخوں سے گونجنے لگا۔ وہ سب بری طرح سے خوفزدہ ہو گئے سنگھ بھی ٹھٹک کر قیصر کی جانب دیکھنے لگا۔

''اب؟'' اس نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

''آگے بڑھنا ہے۔'' قیصر نے بھاری لہجے میں کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ سب چند لمحوں تک اسے الجھن زدہ نگاہوں سے گھورتے رہے پھر اس کے پیچھے ہو لئے لیکن چند قدم چلنے کے بعد ہی انھیں شیر کی دہاڑ پھر سنائی دی لیکن اب کی بار بھاگتے ہوئے قدموں کی آہٹ سنائی نہیں دی قیصر چونک کر رک گیا

''اپنی اپنی جگہ پر رک جاؤ۔'' قیصر نے سرد لہجے میں کہا اور وہ سب ٹھٹک گئے پھر انھوں نے جھاڑیوں کے پیچھے سے ایک شیر کو قیصر پر چھلانگ لگاتے دیکھا اور ان سب کے منہ سے دبی دبی چیخیں نکل گئیں۔ سنگھ اپنی ٹامی گن سنبھالنے لگا تھا اور......''

Downloaded from https://paksociety.com

اور قیصر نے ایک لمبی چھلانگ لگا دی۔

اس کا خیال تھا کہ وہ شیر کے حملے کی [illegible] کا [illegible] اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا تھا۔ شیر اس کے اوپر ہی گرا غالباً اس نے [illegible] کا اندازہ لگا کر ہی اپنا رخ موڑا تھا۔ وہ دونوں گھاٹی کی ڈھلوان پر لڑھکتے چلے گئے [illegible] کی گردن میں اپنے بازو حمائل کر دیئے تھے۔ شیر بڑی خوفناک آواز میں دہاڑا [illegible] قیصر کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ پھر وہ دونوں ہی ایک دوسرے [illegible] کے دونوں ریوالور اس کے ہاتھوں سے ڈھلوان پر لڑھکتے ہوئے گر [illegible] باقی ساتھی ڈھلوان کی آڑ میں تھے لہٰذا وہ قیصر کی کوئی مدد نہ کر سکے۔ شیر [illegible] اور پھر اس سے گتھم گتھا ہو گیا۔

''غوں غوں'' شنکارو جو قیصر [illegible] درخت پر جا چڑھا تھا غرایا لیکن قیصر نے اس جانب کوئی توجہ نہیں [illegible] لپٹا [illegible] کی اور موت کی جدوجہد کر رہا تھا اچانک شیر نے اپنا بایاں پنجہ [illegible] اس کے جسم میں آگ کی چنگاریاں بھر گئی ہوں۔ ''خون [illegible] غیض و غضب کی ایک آگ سی بھر دی وہ بڑے خونخوار انداز میں پلٹا [illegible] آیا پھر اس کے دونوں بازو اس کی گردن کے گرد لپٹ گئے۔ شیر نے زور لگا [illegible] آزاد ہونے کی کوشش کی لیکن قیصر کی طوفانی گرفت سخت ترین ہوتی گئی پھر ایک [illegible] کی ایک خوفناک آواز کے ساتھ ہی شیر کی دہاڑ سنائی دی پھر اس کا جسم اچھل کر قیصر کی گرفت [illegible] نکل گیا۔ وہ کئی گز اچھل گیا تھا پھر وہ ٹھیک اسی جگہ گرا جہاں قیصر کی پارٹی کے دوسرے لوگ [illegible] اس خونخوار جنگ کو دیکھ رہے تھے۔ سب کے منہ سے دبی ہوئی چیخیں نکلیں لیکن دوسرے ہی لمحے ان کے چہروں پر اطمینان جھلکنے لگا۔ شیر مر چکا تھا اس کی موت گردن کی ہڈی ٹوٹنے کے باعث ہوئی تھی۔

''ونڈر فل۔'' سنگھ نے سنجیدگی سے کہا اور قیصر کی پشت کا زخم دیکھنے لگا۔ رانا نے زخم پر دوا لگا کر پٹی باندھ دی اور قافلہ پھر آگے بڑھ گیا وہ سب بڑی خاموشی سے آگے بڑھ رہے تھے۔

''کیا آپ سب نے بات نہ کرنے کی قسم کھائی ہے۔'' قیصر چہکا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''اونہہ ہم تمہاری طرح شیطان نہیں ہیں۔'' اشرف نے کہا

''تو تم شیطان کی خالہ ہو گے۔'' قیصر نے سرگوشی کی اور روزی مسکرا دی۔

''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم آخر اس گھاٹی میں کب تک بھٹکتے رہیں گے۔'' عرفان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''جب تک وہ غار نہ مل جائے۔'' قیصر نے کہا

''لیکن وہ غار......''

''مسٹر سنگھ کیا آپ ہمیں گھاٹی کے غاروں تک لے جا سکتے ہیں؟''

''لیکن وہاں بہت ہی خونخوار قسم کے جنگلی جانور رہتے ہیں۔''

''آپ غلط سوچ رہے ہیں مسٹر سنگھ۔''

''وہ کیسے؟''

''وہ غار اب مجرموں کے کام آ رہے ہیں لہٰذا وہاں کسی جنگلی جانور کا تصور ہی مضحکہ خیز ہو گا۔'' قیصر نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ اس طرف تو میرا خیال ہی نہیں گیا۔'' سنگھ نے چونکتے ہوئے کہا بہر صورت اب آپ ہمیں غاروں کی طرف لے کر چل رہے ہیں۔''

''جنوبی راستے سے گھاٹی میں پہلی بار اترا ہوں بہر صورت پھر بھی کوشش کروں گا۔ مسٹر قیصر کہ آپ کو آپ کی منزل تک جلد سے جلد پہنچا سکوں۔

''گڈ۔'' قیصر نے کہا پھر یہ قافلہ آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد شیر کی دہاڑ سنائی دیتی پھر بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں اور اس کے بعد سادھو اور شالو کی چیخیں گونجنے لگتی پھر ساری گھاٹی پر موت کا سناٹا طاری ہو جاتا

''مسٹر قیصر آپ کو رمیش پر شبہ کب ہوا تھا۔'' انسپکٹر خان نے پوچھا

''مجھے اس پر شروع سے ہی شبہ تھا۔''

''پھر آپ نے اس پر ہاتھ کیوں نہیں ڈالا؟''

Downloaded from https://paksociety.com

''ثبوت......''

''وہ بعد میں دیکھا جاتا۔''

''نہیں یہ خطرناک ہوتا۔''

''اور اب کیا کم خطرناک کام ہے۔'' عرفان غرایا

''بس سمجھو وہ ہاتھ سے نکل ہی گیا۔''

''آپ کا کام کرنے کا ڈھنگ واقعی قابل تعریف ہے مسٹر قیصر۔ مجرم کو پہنچان لینا بہت ہی مشکل ہوتا ہے لیکن آپ جیسے باصلاحیت انسان کے لئے یہ کام بہت ہی آسان ہے۔'' سنگھ نے کہا اور قیصر بہت ہی بھونڈے انداز میں ہنسنے لگا۔ اور بالی برا سامنہ بنا کر رہ گئی۔

''ویسے آپ کے خیال میں ابھی ہمیں کتنی دیر تک چلنا ہوگا مسٹر سنگھ''

''میں آپ کو ایک گھنٹے تک وہاں پہنچانے کی کوشش کروں گا لیکن......''

''لیکن کیا مسٹر سنگھ؟''

''یہ محض میرا اندازہ ہی ہے۔''

''مجھے یقین ہے۔ آپ کا اندازہ غلط نہیں ہوگا۔'' قیصر مسکرایا

''شکریہ۔'' سنگھ بھی مسکرایا پھر وہ خاموشی سے آگے بڑھنے لگے۔

وہ اب سبز گھاٹی سے نکل کر پتھریلی چٹانوں پر آ گئے تھے

''کیا میں اندازے سے ٹھیک آیا ہوں۔'' سنگھ نے پوچھا

''ہاں انھیں چٹانوں میں ہمیں غار ملنے چاہئیں۔'' قیصر نے کہا

''لیکن کیا روزی اس غار کو پہچان لے گی۔''

''ہاں اگر وہ غار یہیں ہے تو میں اسے ضرور پہچان لوں گی۔'' روزی نے کہا اور انھوں نے اپنی اپنی ٹارچیں روشن کر لیں۔

''اسے جرائم کی گھاٹی کہا جا سکتا ہے۔'' اشرف نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا

''جل تو جلال تو......'' رشید منمنایا

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

"یہ موت کی گھاٹی کیسے بن سکتی؟" قیصر نے اشرف کو گھورتے ہوئے کہا کہ یہ خاموشی کسی بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ بھی ہے۔" اشرف نے کہا یہ بہت ممکن ہے۔" عرفان نے کہا

"ہاں رمیش کوئی معمولی مجرم نہیں ہے کیا وہ اس بات سے مطمئن نہیں ہوگا کہ ہم خود بخود اس کے جال میں پھنسنے جا رہے ہیں۔" سنگھ نے سنجیدہ لہجے میں کہا

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مجرم ایسا سوچ رہا ہے لیکن....."

"لیکن کیا؟" روزی نے چونکتے ہوئے پوچھا

"لیکن میں اپنی عادت سے مجبور ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"میں مجرم کو اسی کے گھر میں گھس کر مارنے کا عادی ہوں۔" قیصر نے معنی خیز لہجے میں کہا اور پھر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"یہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے مسٹر قیصر۔"

"میں جانتا ہوں لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔" قیصر نے کہا وہ بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ خاموشی سے آگے بڑھتے رہے۔ ان لوگوں کی ٹارچوں کی روشنی گھاٹی کی پتھریلی چٹانوں پر پڑ رہی تھی اچانک روزی کی آواز نے ان سب کو چونکا دیا۔

"وہ دیکھو۔" اس نے ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا اور ان سب کی نگاہیں اسی جانب اٹھ گئیں۔ وہ دو تھے۔ ٹیلے پر کافی روشنی تھی اور ان دونوں کو نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا تھا ان میں سے ایک سادھو لگتا تھا جس کے سر پر بہت لمبے لمبے بال تھے۔ اس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں اور ان میں سے آگ نکلتی محسوس ہوتی تھی۔ دوسرا ایک لمبا تڑنگا انسان تھا اس کے ہاتھ میں خنجر تھا۔ اچانک اس لمبے انسان نے اس سادھو کی پشت کی جانب سے سادھو کی کمر میں خنجر پیوست کر دیا۔ سادھو کی سرخ آنکھوں میں حیرت وخوف کے تاثرات دکھائی دیئے پھر اس کی دلدوز چیخ نے ساری گھاٹی کو لرزا دیا پھر اس لمبے آدمی نے سادھو پر پے در پے کئی وار کئے اس کی چیخیں گونجتی رہیں پھر وہ لڑکھڑا کر ڈھیر ہو گیا۔ اس لمبے آدمی نے جھک کر سادھو کی تلاشی لی پھر اس کے ہاتھوں

Downloaded from https://paksociety.com

میں ایک تھیلی آ گئی وہ تھیلی لے کر اٹھ کھڑا ہوا اس نے پھر ایک خوفناک قہقہہ لگایا لیکن پھر دوسرے ہی لمحے اس کے منہ سے ایک خوفناک چیخ نکل گئی ان سب نے حیرت سے دیکھا اس کے جسم کے گرد کئی سانپ نہ جانے کہاں سے آ کر لپٹ گئے تھے۔

پھر وہ اچھل اچھل کر سانپوں کو جھٹکنے لگا۔ وہ برابر چیخے بھی جا رہا تھا پھر اس کے منہ سے ایک بہت بھیانک چیخ نکلی اور وہ بھی سادھو کی لاش کے پاس ہی ڈھیر ہو گیا۔ اس کے گرتے ہی سانپ بھی ایک ایک کر کے وہاں سے غائب ہونے لگے۔ وہ سب اپنی حیرت وخوف سے پھٹی آنکھوں سے اس خوفناک منظر کو دیکھتے رہے پھر اس وقت تو کئی کے چہروں پر موت کی تاریکی چھا گئی جب انھوں نے دونوں لاشوں سے چیخوں کی آوازیں نکلتے سنیں۔

"بھ بھ...... بھاگ چلئے جناب۔" رشید نے عرفان سے لپٹتے ہوئے کہا

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟" عرفان غرایا پھر اسی وقت کسی شیر کی دہاڑ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز گونجنے لگی۔ رشید اچھل کر عرفان سے الگ ہو گیا پھر کسی کے کچھ سمجھنے سے پیشتر ہی وہ ایک طرف بھاگنے لگا لیکن قیصر نے آگے بڑھ کر اسے پکڑ لیا۔

"خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو۔"

"تاکہ واپسی پر ہمیں تمہاری لاش بھی اٹھا کر لے جانی پڑے۔"

"مم...... میرا......"

"تم گدھے ہو۔"

"لیکن ابھی میں مرنا نہیں چاہتا۔"

"اگر ایسی بات ہے تو میں تمہیں نہیں روکوں گا لیکن اگر تم تنہا مارے گئے تو تمہاری لاش جنگلی جانور ہی نوچتے پھریں گے۔" قیصر نے اس کا ہاتھ چھوڑ کر سرد لہجے میں کہا۔

"ب...... باپ رے۔" وہ خوفزدہ لہجے میں بولا۔

"جاؤ اب سوچ کیا رہے ہو؟"

"آ...... آپ سب کیوں موت کے منہ میں جانا چاہتے ہیں؟"

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

"نہیں ہم سب واپس چلیں گے لیکن ......"

"لیکن کیا؟"

"ہم سامنے ٹیلے کی دونوں لاشوں کو دیکھنے کے بعد لوٹیں گے۔"

"لیکن وہ تو روحیں ہیں جناب۔"

"یہی تو ہمیں دیکھنا ہے۔" قیصر نے سنجیدگی سے کہا پھر اسی ٹیلے کی جانب دیکھنے لگا جہاں ابھی چند منٹ پیشتر سادھو اور شالو کی لاشیں پڑی تھیں اور جہاں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی لیکن ادھر نگاہ پڑتے ہی وہ اچھل پڑا۔ وہ ٹیلہ اب گہری تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اس کے سب ساتھی بھی چونکہ اس کی اور اب رشید کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اس لئے انھیں بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ وہاں کب تاریکی ہوئی اور دونوں لاشوں کا کیا حشر ہوا۔ قیصر نے سرعت سے ٹارچ روشن کی پھر اس کی روشنی کا دائرہ ٹیلے کی جانب پھینکا پھر وہ سب ہی چونک پڑے۔ وہ دونوں لاشیں اب ٹیلے پر نہیں تھیں۔

"اوہ مسٹر قیصر یہ کیا ہوا؟" سنگھ نے پوچھا

"معجزہ ہے۔"

"کیا مطلب؟" بالی چونکی

"وہ اب بھی ہمیں آسیبی چکر میں ڈالنا چاہتا ہے۔" قیصر مسکرایا

"اوہ لیکن ......"

"میں نے آج تک بہت مجرم دیکھے ہیں انسپکٹر نعمان لیکن اسقدر ہوشیار اور نڈر مجرم میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

"اگر جناب وہ نڈر ہوتا تو بھاگتا نہیں۔"

"لیکن وہ ہمارے بہت قریب ہے یہیں کہیں کسی غار میں ہے۔ اس کے کئی ساتھی بھی ہوں گے اگر وہ چاہے تو ہمیں بہ آسانی مار سکتا ہے لیکن وہ ہمیں اپنے جال میں پھانس کر ہماری بے بسی کا مذاق اڑانا چاہتا ہے اور پھر ......"

"اور پھر کیا؟"

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''اور پھر ہماری بے بسی کا مذاق اڑانے کے بعد وہ ہمیں ختم کر دے گا اور اس کے بعد اس گھاٹی کی آسیبی روایات اپنے آپ بڑھ جائیں گی اور اس کا جعلی نوٹوں کا کام چلتا رہے گا۔'' قیصر نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

''میں پھر کہوں گا کہ تم نے زبردست غلطی کی۔'' عرفان غرایا

''وہ کیا؟''

''اگر تمہیں اس کے مجرم ہونے کا یقین تھا تو تمہیں اس پر پہلے ہی ہاتھ ڈالنا چاہیئے تھا۔

''بے شک۔'' سنگھ نے تائید کی

''ایک تو اس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا پھر دوسرے اس کا نوٹ چھاپنے کا کارخانہ ایک راز ہی رہ جاتا اور یہ ایک خطرناک بات ہوتی۔''

''اور اب کیا ہوگا؟'' وہ بھی قانون کے ہاتھوں سے دور رہے گا۔ کارخانہ بھی چلتا رہے گا اور ہم سب بھی کتے کی موت مارے جائیں گے۔'' اشرف غرایا

''میں ایسا نہیں سمجھتا۔''

''کیا مطلب؟''

''ہم اسے پالیں گے۔''

''لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں موت دبوچ لے گی۔'' اشرف نے ہی جواب دیا۔

''تم بزدل ہو۔ اگر تم موت سے خوفزدہ ہو تو واپس جا سکتے ہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔'' قیصر نے سرد لہجے میں کہا اور چند لمحوں کے لئے وہاں موت کا سناٹا چھا گیا پھر شیر کی دھاڑ نے ان سب کو چونکا دیا اور وہ ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگے۔

''اچھا دوستوں خدا حافظ۔'' آپ میں سے جو میرے ساتھ آنا چاہے وہ آ سکتا ہے۔'' قیصر نے کہا اور پھر اس ٹیلے کی جانب بڑھنے لگا جہاں ابھی کچھ دیر پیشتر انھوں نے دو لاشیں گرتی دیکھی تھیں ایک لمحے کے لئے اس کے ساتھیوں نے کچھ سوچا پھر وہ سب اس کے پیچھے ہو لئے۔

''مسٹر شنگارو کیا تم چوکنے ہو؟''

Downloaded from https://paksociety.com

''غوں غوں۔''

''میں تمہیں اچھی طرح سے سمجھتا ہوں ڈارلنگ لیکن تمہیں مجھے بھی سمجھنا ہوگا۔ سمجھ گئے نا۔'' اس نے سنجیدہ قسم کے لہجے میں کہا۔

''غوں غوں۔'' شنگارو نے جواب دیا اور اپنے دانتوں کی نمائش کر دی۔

قیصر نے اسے تھپتھپایا اور وہ اس کے کندھے سے اچھل گیا۔ قیصر نے اسے ایک ٹیلے پر چھلانگ لگاتے دیکھا پھر وہ بڑی سرعت سے بھاگا اور آن واحد میں اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ اس کے ساتھیوں نے جو کہ اس سے کچھ فاصلے پر تھے اس جانب کوئی توجہ ہی نہیں دی۔

''پانچ منٹ بعد وہ اوپری سطح پر بنے اس ٹیلے پر پہنچ گئے لیکن وہاں پر نہ تو کوئی لاش ہی ملی نہ ہی خون کے کوئی نشانات۔

''کہیں واقعی یہ آسیبی چکر تو نہیں ہے؟'' عرفان نے کہا

''پھر کیا رمیش کو روحوں نے غائب کر دیا ہے اور وہ جعلی ٹرنسی؟ کیا اس کی ذمہ دار بھی گھاٹی کی روحیں ہیں؟'' بالی نے پوچھا اور پھر سب نے قیصر کی ہدایت پر ٹارچیں روشن کر لیں پھر روزی کے منہ سے نکلنے والی سسکاری نے سب کو چونکا دیا۔

''کیوں کیا ہوا؟'' قیصر نے پوچھا

''وہ سامنے...... وہ...... وہی غار ہے۔'' روزی نے پر جوش لہجے میں کہا

''کیا تمہیں یقین ہے؟''

''سو فیصدی۔'' روزی نے کہا اور وہ سب کچھ سوچنے لگے۔

''اور'' قیصر اسی جانب بڑھ گیا۔ پھر وہ سب تین منٹ میں اسی خوفناک غار میں داخل ہو رہے تھے اندر موت کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ سب نے ٹارچیں روشن کر لی تھیں اچانک ایک سمت سے کئی چمگادڑیں اڑتی ہوئی آئیں اور غار کے دہانے سے باہر نکلتی چلی گئیں۔ انھوں نے ان سب کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا لیکن پھر بھی وہ بری طرح سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔ سنگھ قیصر سے دو قدم آگے بڑھ گیا تھا۔ اچانک انھوں نے زمین کے اسی حصے کو شق ہوتے دیکھا تھا پھر سنگھ کی چیخ سنائی

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

دی اور وہ زمین میں غائب ہو گیا زمین کا وہ شق ہونے والا حصہ پھر اپنی جگہ آ لگا تھا۔

''اوہ یہ کیا ہوا؟'' روزی نے پوچھا

''ایک کتے کی موت مارا گیا۔'' اشرف نے سنجیدگی سے کہا

''بکومت۔'' قیصر غرایا پھر غار میں آگے بڑھنے لگا اسی وقت شنگارو غوں غوں کرتا کہیں سے آ کر اس کے کندھے پر چڑھ گیا۔ پھر وہ غار کا ایک موڑ گھومتے ہی رک گئے۔ رشید کے منہ سے تو کئی چیخیں ایک ساتھ نکل گئی تھیں ان کے سامنے پانچ انسانی پنجر کھڑے تھے وہ سب ہی ان کو حیرت زدہ نگاہوں سے گھور ہی رہے تھے کہ اچانک زمین کا وہ ٹکڑا نیچے جھول گیا جہاں وہ کھڑے تھے کئی کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔ پھر انہیں ایسا ہی محسوس ہوا جیسے وہ کسی اندھے کنوئیں میں گرتے جا رہے ہوں۔ پھر وہ کسی نرم و نازک گدے پر ہی لڑھکے تھے پھر بھی کئی چیخیں گونجی تھیں کیوں کہ کئی کے سر آپس میں ٹکرا گئے تھے۔

''خوش آمدید دوستو۔'' ایک خوفناک آواز سنائی دی اور وہ سبھی اچھل پڑے وہ ایک ہال میں گرے تھے۔ جس میں تقریباً بیس آدمی موجود تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں ریوالور تھے اور وہ ان کی زد پر تھے ان کے درمیان ہی ایک سیاہ پوش کھڑا تھا اس کے چہرے پر ایک سیاہ نقاب پڑی تھی اور اس میں سے اس کی سرخ آنکھیں بڑی خوفناک انداز میں چمک رہی تھیں۔

''سالاما لیکم۔'' قیصر نے چہکتے ہوئے کہا

''تم بہت بڑے گدھے ہو مسٹر قیصر۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

''ہم تو تم پر کب سے مر چکے ہیں ڈارلنگ۔'' قیصر نے ہنستے ہوئے کہا

''بکومت۔'' سیاہ پوش غرایا

''آ ہا تو تمہیں اس سے نفرت ہے۔'' قیصر نے کہا اور شنگارو کو ایک تھپڑ رسید کر کے نیچے اتار دیا۔

''تم واقعی جوکر ہو لیکن......'' سیاہ پوش کا جملہ مکمل ہونے سے پیشتر ہی شنگارو نے اس کی جانب چھلانگ لگا دی جدھر بس ریوالور تنے ہوئے تھے۔ پھر دو چیخیں ایک ساتھ سنائی دیں پھر وہ بری طرح سے بوکھلا گئے۔

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

''آہا۔'' قیصر نے نعرہ لگایا پھر اس نے سیاہ پوش کی جانب چھلانگ لگا دی۔ قیصر کے ساتھی بھی چونکے پھر انھوں نے پوزیشن لی اور اس کے بعد فائرنگ شروع ہوگئی۔ سیاہ پوش نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور اس ہال کمرے سے نکل گیا۔ قیصر بھی اس کے ساتھ ہی نکل گیا۔

''اب فضول ہے ڈارلنگ تمہارا سارا طلسم میری سمجھ میں آ گیا ہے۔''

''میں تمہیں مار ڈالوں گا۔'' وہ غرایا پھر اس نے قیصر پر کئی فائر جھونک مارے لیکن قیصر کسی بندر کی طرح اچھل کر الگ ہو گیا پھر اس نے اس پر ایک لمبی جست لگائی اور اس پر چھا گیا اس نے اس کے ہاتھ سے ریوالور پکڑ کر ایک جانب اچھال دیا پھر اسے گھونسوں پر ہی رکھ لیا وہ چیختا رہا پھر ایک دلدوز چیخ کے ساتھ لڑھک گیا وہ چیخ ایسی ہی تھی جیسے کوئی بدروح چیخی ہو یا کوئی بہت ہی خوفناک بلا چیخی ہو۔

ہال کمرے میں اب بھی چیخ و پکار مچی ہوئی تھی ایسی ہی چیخیں سنائی دے رہی تھیں جیسے کئی ..لوں کو ایک ساتھ ذبح کیا جا رہا ہو پھر اس وقت بالی بھاگتی ہوئی وہاں آ گئی۔

''تت...... تم واقعی شیطان ہو۔ وہ شندگارو کا بچہ۔ میں سمجھ گئی ہوں کہ اس کے پنجوں کے اندر ہریلے پنجے ہیں۔''

''کک...... کیا یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو؟'' قیصر ہکلایا

''اس شیطان نے انھیں بری طرح سے زخمی کر دیا ہے ان کے چہرے سوجتے جا رہے ہیں ..مجھے یقین ہے کہ ان کے چہرے جلد ہی پھٹ جائیں گے۔''

''قیصر نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

''بکومت تم یہ بات بہت پہلے سے جانتے تھے۔'' بالی نے غراتے ہوئے کہا پھر اس کی نگاہ ..میں پر پڑے سیاہ پوش پر پڑی اور وہ چونک پڑی اسی وقت اس کے سب ساتھی کمرے میں آ ..ئے۔ وہ سب ہی زندہ سلامت تھے ویسے ایک دو معمولی طور پر زخمی ضرور ہو گئے تھے۔

''یہ کمبخت رمیش ہے۔'' عرفان نے کہا

''اور سنگھ کہاں گیا؟''

Downloaded from https://paksociety.com

''وہ بھی یہیں کہیں ہوگا۔'' قیصر نے کہا پھر اس نے آگے بڑھ کر سیاہ پوش کے چہرے سے نقاب نوچ لی اس کے چہرے پر نگاہ پڑتے ہی ان کے منہ سے حیرت کی کئی سسکاریاں نکل گئیں۔ ان کے سامنے سنگھ پڑا تھا۔

باہر پو پھٹنے لگی تھی۔

اور اسی شام قیصر تفصیلات بتاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''سنگھ نے یہ سارا جال بڑی ہوشیاری سے پھیلایا تھا رمیش بھی اس کے گروہ کا ایک آدمی تھا ویسے وہ انھیں اسی تہہ خانے میں ایک جگہ بندھا ہوا مل گیا تھا گروہ کے کسی بھی آدمی کو اپنے باس کے متعلق معلوم نہیں تھا۔ نلنی رمیش کو کسی لڑکی کی عصمت دری اور اس کے بعد اس کی خودکشی کے جرم میں بلیک میل کر رہا تھا۔ رمیش بظاہر اس کے لئے کام کر رہا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اس کے چنگل سے نکلنا چاہتا تھا اس نے نلنی کو مشورہ دیا کہ وہ گھاٹی کی آسیبی روایات کو مضبوط کرنے کے لئے عرفان کو کیوں نہ بلالے۔ نلنی کے ذہن میں ایک سکیم تھی وہ مجھے نیچا دکھانا چاہتا تھا۔ حالانکہ ہماری کوئی ذاتی پرخاش نہیں تھی لیکن جرائم کی دنیا میں وہ قیصر کو نیچا دکھا کر اپنا ڈنکا بجوانا چاہتا تھا اس نے رمیش کو ہدایت کی کہ وہ اسے بلوائے راستے میں عرفان کا سامان اڑا کر اسے خوفزدہ کیا گیا حالانکہ اٹیچی کیسوں میں بچوں کے جہازوں کے دو تین انجن فٹ کئے گئے تھے اور انھیں ایک مخصوص سمت کی طرف اڑا لے گئے پھر جب رمیش انھیں اندر لینے گیا تو سنگھ نے اٹیچی کیس اس کی کار میں رکھ دیئے۔ ویسے رمیش کو اس اسکیم کا پتہ تھا ہی پھر راستے میں چمگادڑ ڈرامہ کیا گیا حالانکہ وہ بھی ایک آٹومیٹک کھلونا تھا اور اس میں مائیک کا میکنزم تھا۔ پھر دونوں کاریں تباہ کر دی گئیں ان میں ٹائم بم رکھے گئے تھے۔ عشرت کی اطلاع پر میں یہاں پہنچا لیکن رمیش کو اس کی اطلاع مل گئی۔ سنگھ تو میرے انتظار میں تھا ہی پھر روزی کو اغوا کیا گیا اور اسے یہاں کے طلسماتی مناظر دکھانے کے بعد واپس پہنچا دیا گیا۔ ہوٹل ویلی کا منیجر ان کا اہم رکن لیکن سنگھ نے اسے بڑی ہوشیاری سے ہمارے سامنے ہی ختم کر دیا گیا اور ہم اسے اپنا محسن سمجھتے رہے۔ دوسری جانب رمیش لزی کو حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اپنے نامعلوم باس

Downloaded from https://paksociety.com

خوفزدہ تھا اس لئے اس رات اس نے اسے اغوا کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں رمیش کے پیچھے پہلے ہی لگ چکا تھا کیونکہ مجھے اس بات کی اطلاع مل گئی تھی کہ شام گڑھ میں اس کا ایک آٹو میٹک کھلونوں کا کارخانہ ہے پھر میں لڑکی کے پاس کاؤنٹر پر کچھ جعلی نوٹ بھی دیکھ چکا تھا جن کو مینجر نے ہٹانے کے لئے لڑکی کو بجلی آف کر کے اشارہ کیا تھا اتنا ہی شنگارو کو میں نے رمیش کی تصویر دکھا کر اور اپنا پرس دکھا کر اس کا پرس غائب کرایا تھا۔

جس میں مجھے جعلی نوٹ ملے تھے لہٰذا میں رمیش کی نگرانی کر رہا تھا پر جب رمیش اپنی کار اور ڈرائیور کو چھوڑ کر لڑکی کو اغوا کرنے کے چکر میں گیا تھا تو میں اس کے ڈرائیور کی جگہ پہنچ گیا پھر اس کے بعد وہ ٹکراؤ ہوا جس میں شنگارو نے اپنے جوہر دکھائے۔ سنگھ اور رمیش کے کئی آدمیوں کو پٹھنے والے جہوار کی موت مار [illegible] اور اظہار [illegible] بھی سمجھتے [illegible] کہ مجرم نے خود ہی اپنے ساتھیوں کو ٹھکانے لگایا [illegible] ہاں [illegible] رمیش [illegible] لڑکی والی حرکت کا پتہ چل گیا [illegible] نے اسے اغوا کر کے غار [illegible] کر دیا۔ اور آپ سمجھتے رہے کہ رمیش فرار ہو گیا"

"کیا مطلب تم رمیش [illegible]"

"نہیں [illegible] ی ا [illegible] ہاتھ [illegible] مجھ پر ا[illegible] تھی لیکن میرے پاس اس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا لہٰذا میں نے اسے ساتھ چلنے کی پیشکش کی مجھے یقین تھا کہ وہ اس طرح فوراً تیار ہو جائے گا اور ہوا بھی ایسا ہی۔ وہ اس بات سے مسرور تھا کہ ہمیں جال میں باندھنے لے جا رہا ہے اور میں اس کے طلسماتی غار تک پہنچنے کے چکر میں تھا اور پھر جو ہوا وہ آپ لوگوں نے دیکھا ہی ہے یہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ چیخوں کی آوازیں گراما فون کے ریکارڈ سے نکلتی تھیں جس کا تعلق گھاٹی میں پھیلائے ہوئے مائیک کے جال سے تھا۔" قیصر نے سنجیدگی سے کہا۔

"اور وہ ٹیلے کی لڑائی؟"

"وہ ہمیں خوفزدہ کرنے کے لئے تھی دوسرے اس کے ذریعہ ہمیں غار تک پہنچانے کے لئے یک جال تھا وہ زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے۔ لہٰذا خنجر کے وار خالی جا رہے تھے۔ اور وہ سانپ بے

Downloaded from https://paksociety.com

ضرر تھے۔''

''اوہ بہت خوفناک مجرم تھا۔'' خان نے کہا۔

''اونہہ گھاٹی کی بلا۔'' بالی نے کہا

''تمہارا کیا خیال ہے ڈارلنگ کیا اب شادی کا مہورت نکلواؤں۔'' قیصر نے کہا اور بالی دانت پیس کر رہ گئی۔

ختم شد

www.pakistanipoint.com

Downloaded from https://paksociety.com

چترالی پبلی کیشنز
کی شاہکار کتب

محبت کے پجاری	ایم اے زاہد	60/-	شیطان کے چیلے	نسیم امتیاز	40/-
ایک مرد	ایم اے زاہد	60/-	چڑیل کا انتقام	اختر رضا نیئر انصاری	40/-
ہانگ کانگ	ایم اے زاہد	60/-	بدروح کا انتقام	انوار الحق طاہر	40/-
پیار کے راہی	ایم اے زاہد	75/-	بدروحیں	معظم جاوید	15/-
بمبئی رات کی باہنوں میں	ایم اے زاہد	50/-	جادو نگری	مظہر الحق علوی	20/-
میں پھر بھی اکیلی	ایم اے زاہد	50/-	میرے قتل کے بعد	طاہر امین	40/-
چاند رات کا پچھلا پہر	ایم اے زاہد	30/-	اسلام کی پہلی مجاہدہ	زاہدہ نوری	40/-
سیکس اور جذبات	وملا کماری	60/-	لیلائے شب	ابوالبیان صحافی	40/-
لوان بیروت	ایم اے زاہد	50/-	غالب کے رومان	انور بٹالوی	50/-
جنس اور جذبات	وملا کماری	60/-	کعبہ سے کربلا تک	مائل ملیح آبادی	40/-
جنسی بیماریوں کا علاج	وملا کماری	30/-	جنسی گائیڈ	بملا کماری	30/-
نیل کی ناگن	زاہدہ نوری	75/-	جنسی محرکات	بملا کماری	30/-

چترالی پبلی کیشنز حبیب بنک بلڈنگ اردو بازار لاہور

www.pakistanipoint.com